اصحابؓ رسولﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا ترجمان

سلسلہ وار

خیرپور سندھ

نظام خلافت راشدہ

شمارہ نمبر 4 اپریل 2012ء مطابق جمادی الاوّل 1433ھ

بغض ہو جس میں صدیقؓ کا فاروقؓ کا

سزا ہے اس کو وہ سینہ سدا پٹتا رہے



سپاہ صحابہ

عدالتوں سے بحال کراؤں گا

SSP

SSP

مولانا محمد احمد لدھیانوی صدر اہلسنت والجماعت کا خطاب

ہمارا ٹارگٹ نظام خلافت راشدہ کا قیام ہے

اہلسنت والجماعت کے سینئر نائب صدر خلیفہ عبدالقیوم سے انٹرویو

ام المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا ولولہ انگیز کارنامے

عالمِ عرب میں بیداری

اسلامک وائس کا تجزیہ

اہلسنت والجماعت پر پابندی

سازش کے محرکات کا جائزہ

تصوف کے مثالی پیشوا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

حالات واقعات

www.jmmpak.org

www.jmmpak.org

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق تھے عتیق نسب کے نجیب تھے — آمادۂ سفر تھا جو اللہ کا نبی ﷺ
اک یہ بھی تھا شرف کہ نبی ﷺ کے حبیب تھے — جبریل علیہ السلام لے کے آئے پیامِ سلامتی
پیکر میں علمِ تجربہ صادق کا نور تھا — منڈلا رہا تھا سر پہ جو خطرہ وہ ٹل گیا
یہ سب مرے خدا کے کرم کا ظہور تھا — پڑھتے ہوئے وہ سورۂ یٰسین نکل گیا
ہجرت کی شب نبی ﷺ سے فقط ناطہ جوڑ کر — اللہ کا نبی ﷺ تو سلامت نکل گیا
دنیا میں جتنے ہوتے ہیں سب رشتے توڑ کر — سینے پہ ان کے تیر خجالت کا چل گیا
اللہ کے نبی ﷺ کی رفاقت قبول کی — مایوس ہو کے لوٹ گئے دشمنِ خدا
بخشش کی زندگی میں بشارت حصول کی — محفوظ غارِ ثور میں بیٹھے تھے مصطفیٰ
خوں میں ڈبو کے ہاتھ قبائل کے جیش نے — پھیلا دیئے قریش نے ہرکارے ہر طرف
قتلِ نبی ﷺ کا عہد کیا پھر قریش نے — متلاشی وہ رسولِ خدا ﷺ کے تھے ہر طرف
یلغار کر کے پھر وہ درِ مصطفیٰ پہ آئے — خطرے تھے بے شمار مدینے کی راہ میں
شامل تھے اس ہجوم میں سب اپنے اور پرائے — لیکن وہ آ گئے تھے خدا کی پناہ میں
ان کا یہ فیصلہ تھا بدی کے اصول پر — پکڑیں نبی ﷺ کو اور نبی ﷺ کے رفیق کو
سب ایک ساتھ وار کریں گے رسول ﷺ پر — جاں بازِ مصطفیٰ کو بہادر شفیق کو
سب دشمنانِ دینِ خدا ہو کے ایک جا — ان کو پکڑ کے پاس ہمارے جو لائے گا
آئے درِ حبیبِ خدا ﷺ پہ وہ اشقیا — سو اونٹ سرخ اس کا وہ انعام پائے گا

حدید مرزا مرحوم رحمۃ اللہ علیہ

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

تالیف: مولانا العلامہ حضرت ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ

المعروف

خلافت ورلڈ آرڈر

یہ کتاب 14 سال قبل اسیری کے دوران کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی اس وقت لکھی گئی باتیں آج سچ ثابت ہو رہی ہیں

- 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- دنیا بھر کے مسلمان ممالک کی سیاسی و جغرافیائی حالت
- مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر......اس کی حیثیت
- پوری دنیا پر دفاعی تسلط کی امریکی کوشش
- مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- خلافت ورلڈ آرڈر دورِ حاضر کا حقیقی تقاضا
- اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- برِ اعظم ایشیا و افریقہ میں انگریزی بالادستی
- دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- عزیمت اور رخصت کی تقسیم اور اسلام کی نوید
- خلافت کی بنیاد پر اسلامی دعوت کا طریقہ کار
- غلبہ اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- عالمگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم
- بیسویں صدی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش

اعلیٰ کتابت | خوبصورت طباعت | صفحات 208 | ہدیہ -/125

کتاب چھپ چکی ہے
آج ہی اپنے قریبی بکسٹال
041-3420396 سے طلب فرمائیں

ناشر

ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد

Ph: 041-3420396

ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

ماہنامہ

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

بانی
علامہ علی شیر حیدری شہید
قائد اہلسنت
جامعہ حیدریہ خیرپور

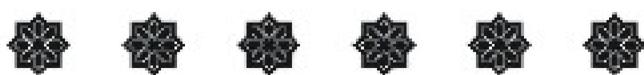
سرپرست اعلیٰ
قائد اہلسنت مولانا
محمد احمد لدھیانوی مدظلہ
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران
مولانا
اورنگزیب فاروقی مدظلہ
مرکزی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ پاکستان

اپریل 2012ء

شمارہ نمبر 4 — جلد 3

فہرست



بیاد

حضرۃ العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
امیر عزیمت

حضرۃ العلامہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
امیر عزیمت، اوج اسلام

حضرۃ العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ
جلیل القدر، شہید ناموس صحابہؓ

چیف ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود

مجلس مشاورت

- ☆ سید غازی پریل شاہ (سندھ)
- ☆ حاجی غلام مصطفیٰ جدون (خیبر پختونخواہ)
- ☆ مولانا شمس الرحمٰن معاویہ (پنجاب)
- ☆ مولانا ثناء اللہ فاروقی (بلوچستان)
- ☆ مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)
- ☆ مولانا عبداللہ حیدری (گلگت)

مجلس ادارت

- ☆ سید سکندر شاہ
- ☆ سید علی معاویہ شاہ
- ☆ غلام رسول
- ☆ محمد ظہیر
- ☆ محمد طارق
- ☆ محمد معاویہ

فی شمارہ 35 روپے، سالانہ 500 روپے

رابطہ کیلئے: 0306-7810468 ، 041-3420396

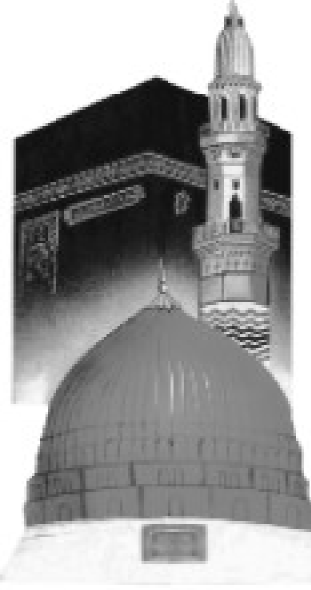
Khelafaterashida@yahoo.com ------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر نظامِ خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

فرمان الٰہی عزوجل

ترجمہ:.....''وہ (صحابہ) گھر میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے۔ اور نہ خرید فروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے۔ اور آنکھیں اوپر کو (چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں تا کہ خدا ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے۔ خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



فرمان رسول ﷺ

بحوالہ سہل بن مالک...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگو میرے داماد وں اور خسروں کے بارے میں میرا لحاظ کرنا ان میں سے کسی کی غلطی کا مواخذہ تم سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ تبادلے کی چیز نہیں۔ مسلمانوں (صحابہؓ) کی عزتوں پر حکم کرنے سے اپنی زبانوں کو بچا رکھو۔ جب کوئی فوت ہو جائے تو بھلائی کے سوا اس میں کھود کرید مت کرو۔ (الریاض، النضرہ ج ۲ ص ۱۱)

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

حضرت زین العابدین کا فرمان ہے:

حضرت علی بن حسین (المعروف زین العابدین) کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا قرب حاصل تھا۔ آپ نے فرمایا! جو نزدیکی اور قرب ان کی قبروں کو حاصل ہے۔ بحالت حیات بھی ان کو یہی قرب نصیب تھا۔ (مسند احمد جلد ۴ ص ۷۷، تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۳۰۶) جو لوگ حضرات خلفاء ثلاثہؓ کے خلاف آپ کے سامنے تنقیص کے لیے زبان کھولتے تو آپ ان کو حکم فرما دیتے تھے۔

''ہمارے ہاں سے اٹھو اللہ تمہیں برکت نہ دے اور تمہارے گھر رحمت کے قریب نہ ہوں اور تم اسلام کے ساتھ مذاق کرتے ہو۔ تم اہل اسلام میں سے نہیں ہو! اٹھو! (البدایہ والنہایہ لابن کثیرؒ جلد ۹ ص ۱۰۷)

شیعوں کے معروف مجتہد علی بن عیسیٰ اربلی کی کتاب (۶۸۷ھ) کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زین العابدینؒ کے پاس عراق کے کچھ لوگ آئے اور شیخین کی تنقیص کرنے لگے (حضرت زین العابدین نے سن لیا پھر) ان سے سوال کیا کہ کیا تم مہاجرین و انصار میں سے ہو جو صادق مخلص تھے اور اللہ کی رضا اور فضل کے طلب گار رہتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان میں سے نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا:

''تم نے ان دونوں فریقوں میں سے ہونے سے بیزاری اختیار کی اب میں تمہارے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے ہر گز نہیں ہو جن کے متعلق خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (والذین جاء و من بعد هم ۔ الآیۃ پ ۲۸ الحشر) جو لوگ بعد میں آئے۔ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہم کو ہمارے سابق ایمان لانے والے بھائیوں کو بخش دے اور ہمارے قلوب میں مومنوں کے حق میں کھوٹ اور کینہ نہ ڈال دینا، سو تم یہاں سے نکل جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ وہی معاملہ کرے جس کے اہل ہو۔ (کشف الغمہ جلد ۲ ص ۲۶۷)

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے یہ بھی سوچا کہ اکابرین کو انگریز کا فر...... ہندو کا فر...... مرزائی کا فر کا نعرہ لگوانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ انہیں مسلمان سمجھتا ہی کون تھا؟ وہ تو مسلمہ کافر تھے ان سے تو صرف نفرت پیدا کرنی تھی۔ ان کے مظالم اور مسلمانوں کی حق تلفیاں گنوانی تھیں تا کہ ان کے خلاف تحریک منظم ہو سکے۔ نفرت کا لاوا بہہ سکے۔ لوگوں کا شعور اجاگر ہو سکے۔

میرا مسئلہ تو یہ ہے کہ شیعہ صدیوں سے باوجود فتوے کفر کے تقیہ کے بل بوتے پر مسلمانوں کا حصہ بنے پڑے ہیں اور عوام کا ذہن تو انہیں کافر ماننے کے لیے آمادہ بھی نہیں۔ میرے لیے تو زمین ہموار نہیں ہے۔ مجھے اس لائن پر بھی کام کرنا ہے۔ انہیں کافر بتلانا، کافر لکھا ہوا پڑھ کر سنانا۔ سمجھانا اور باور کرانا ہے۔ اور دوسرا کام یہ بھی ساتھ ہی کرنا ہے کہ ان سے قوم کو مرزائیوں وغیرہ کی طرح متنفر بھی کرنا ہے تا کہ عوام صحابہ کرامؓ کے خلاف کھلے عام تبرا بازی۔ قرآن پاک کی توہین۔ متعہ بازی کو کفر سمجھنے لگ جائیں۔

(از کتاب: امیر عزیمت)

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

دنیا بھر میں ہونے والی مسلم مجاہدین کی کارروائیاں حقیقت میں روس اور مغربی مظالم کا رد عمل ہیں۔ اسے دہشت گردی قرار دینا استعمال کی عادت بن چکا ہے۔ لیکن سب سے بڑی دہشت گردی کشمیری مظلوموں کے خلاف بھارت کی ہے۔ بوسنیائی مسلمانوں پر سربوں کی ہے۔ سوڈان کے اسلامی ملک پر امریکہ کے حواریوں کی ہے۔ اب جہاد کے فریضہ کو منظم انداز میں جاری رکھنا سوا ارب مسلم قوم کا فرض ہے ایک طرف ہمیں ظالم استعمال سے نبرد آزما ہونا ہے، دوسری طرف اسلامی قوتوں کو منظم کرنا ہے۔ ایک طرف جہادی تنظیموں کو جدید اسلحہ سے آراستہ کرنا ہے دوسری طرف دنیا بھر کی مظلوم مسلم اقلیتوں کو احساس تحفظ دلانا ہے۔ ایک طرف اپنے اپنے ملکوں کو اسلامی تہذیب سے آراستہ کرنا ہے، دوسری طرف منافق مسلم حکمرانوں کو راستے سے ہٹانا ہے۔ ایک طرف مسلم قومیت کو فروغ دینا ہے، دوسری طرف اپنے ملکوں کے سیاستدانوں اور حکمرانوں پر یہ واضح کرنا ہے۔ تہذیب محمدی ﷺ یا مغربی اور اشترا کی تہذیب ان میں ایک کا اختیار کریں۔ منافقت چھوڑ کر کھلی سیاست کی طرف لوٹ آئیں۔ ....(از کتاب: خلافت ورلڈ آرڈر)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

جناب سپیکر! اس مہینے کی 9 تاریخ کو بھکر کے ایک ماسٹر نے سکول کی تعلیم دیتے ہوئے پیغمبر اسلام ﷺ پر توہین آمیز جملے کستے ہوئے کہا ہے ''اللہ پاک کے رسول ﷺ اپنی بیویوں کے پاس اس طرح جاتے تھے جس طرح کوئی مینڈھا بکریوں کے پاس جاتا ہے (معاذ اللہ) اور اس کے ساتھ اس نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور اصحابؓ رسول ﷺ پر توہین آمیز جملے کسے ہیں جناب! یہ ایک FIR کی بات نہیں ہے۔ اس ملک میں اس حکومت کو اس طرف متوجہ کیا۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ تم دہشت گرد ہو تم تخریب کار ہو اگر ولی خاں غفار خاں کے خلاف کوئی بات نہیں سنتے انہیں کوئی دہشت گردی نہیں کہتا اور کوئی شخص اپنے کسی محسن کے خلاف کوئی بات نہیں سنتا۔ اسے کوئی دہشت گردی نہیں کہتا اور اگر ہم کہیں کہ پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے ناموس کا تحفظ ہونا چاہیئے۔ ان کے خلاف گالی گلوچ کا دروازہ بند ہونا چاہیئے اگر اسے دہشت گردی کہا جاتا ہے تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں سب سے بڑا دہشت گرد ہوں۔

نیٹو سپلائی کی بحالی......... حکمران ہوش کے ناخن لیں

سلالہ چیک پوسٹ پر نیٹو فوجیوں نے حملہ کرکے ہمارے 26 فوجی جوانوں کو اپنے افسران سمیت شہید کردیا تھا۔اس کے جواب میں پاکستان کے پاس نیٹو افواج کی اس دیدہ دلیری، دہشت گردی اور احسان فراموشی کا اور کوئی ردعمل نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ پرویز مشرف کی نام نہاد اسٹریٹجک پارٹنرشپ پر نظر ثانی کرتے ہوئے نیٹو افواج کی پاکستان کے راستے جاری سپلائی لائن بند کردیں۔ نیٹو سپلائی بند ہوئے تقریباً دو ماہ سے زائد عرصہ ہوچکا ہے جس سے امریکہ کو فضائی راستے استعمال کرنے سے دس گنا زائد اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ یہ بات حقیقت ہے کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں بلکہ ہمیشہ اپنے مفادات کا اسیر رہتا ہے۔اس نے کئی دہائیوں سے پاکستان میں مداخلت کا سلسلہ شروع کررکھا ہے۔کبھی فوجی ڈکٹیٹروں کو سپورٹ کرتا ہے جب فوجی حکمرانوں کے ذریعے مفادات حاصل کرلیتا ہے تو جمہوریت کا ڈھونگ رچا کر انہی فوجی حکمرانوں کو عبرت کا نشان بنانے سے بھی نہیں چوکتا۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے ایک اخباری بیان میں بالکل صحیح فرمایا ہے کہ امریکہ کی دوستی اس کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہنے کو تو امریکہ پاکستان کا دوست ہے لیکن اس کی ساری نوازشیں پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کیلئے ہیں۔ پاکستان کو جب بھی مشکل پیش آئی اس نے کبھی پاکستان کا ساتھ نہیں دیا۔ بھارت کے ساتھ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں امریکہ کے بحری بیڑے پاکستان کی مدد کو آنے کی بجائے کھلے سمندروں میں پاکستان کی بربادیوں کا انتظار کرتے رہے ہیں......اس میں شک نہیں کہ امریکہ سے زیادہ ہمارے سیاستدانوں، سول اور فوجی بیوروکریسی کا قصور ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹنے والے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کا ساتھ بھی انہیں سیاستدانوں اور اعلیٰ عدلیہ نے دیا تھا۔ امریکہ نے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے ذریعے اپنے ازلی دشمن روس کا بیڑا غرق کرنے کے بعد اسی جنرل ضیاء الحق مرحوم کو شہید کرنے کی سازش نہیں کی؟ جس کے بعد میاں محمد نواز شریف کا تختہ الٹ کر پرویز مشرف اقتدار پر براجمان ہوا تھا۔ آج وہی نواز شریف نیٹو سپلائی لائن کی بحالی کے خلاف دینی جماعتوں کے ساتھ چلنے کیلئے تیار کیوں نہیں ہیں؟ نیٹو کی سپلائی لائن کی بحالی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے برادر افغان بھائیوں کے قتل عام کیلئے نیٹو فورسز کو اسلحہ اور خورد ونوش کا سامان پہنچانے میں معاون بنیں۔ سلالہ چیک پوسٹ پر 26 پاکستانی فوجیوں کی شہادت سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں ہے۔ اس نے مسلمانوں کی ترقی، خوشحالی اور تعلیم کے تمام راستے بند کرنے کا عزم کررکھا ہے، ورنہ افغانستان کے غریب، مفلوک الحال طالبان سے اس کو کیا خطرہ ہوسکتا تھا؟ اس کو خطرہ یہ تھا کہ جس طرح طالبان نے اپنے ملک میں شریعت کا نظام نافذ کرکے اپنے علاقوں کو مثالی امن کا گہوارہ بنادیا تھا کہیں دنیا بھر کے مسلمان اس نظام کے نفاذ کیلئے اپنے اپنے ملکوں میں بھی کمر نہ کس لیں۔

نیٹو سپلائی لائن کی بحالی ایک ٹیسٹ کیس ہے اگر ہمارے حکمران اور عوام نیٹو سپلائی پر پابندی کے فیصلہ پر عزم اور حوصلہ کے ساتھ قائم رہے تو وہ دن دور نہیں کہ ہم اپنے فیصلے خود کرنے کے قابل ہوجائیں۔ دفاع پاکستان کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے کہا نیٹو سپلائی لائن کی بحالی آئین سے غداری کے مترادف ہے۔ اگر پارلیمنٹ کے ذریعے نیٹو سپلائی کو بحال کیا گیا تو بحال کرنے والوں کے خلاف آرٹیکل 106 کے تحت غداری کا مقدمہ درج کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے فرمایا آئندہ انتخابات میں بھرپور حصہ لیں گے اور انتخابی اتحاد بھی قائم کریں گے۔ مولانا سمیع الحق نے یہ اعلان کرکے پاکستان کے تمام محب وطن طبقات کی ترجمانی کی ہے۔ نیٹو سپلائی لائن کی بحالی ہمارے فوجیوں کے خون کی قیمت پر کی گئی تو بڑا المیہ ہوگا۔ حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

روشنیوں کا شہر کراچی............اندھیروں میں ڈوب گیا

کراچی میں قتل وغارت، بھتہ خوری، لاقانونیت اور شہریوں کا عدم تحفظ عروج پر ہے۔ پیپلز پارٹی وفاقی اور صوبائی حکمرانی کا تاج سر پر سجائے عوام کو مہنگائی، بیروزگاری کے ساتھ ساتھ بجلی، گیس کی عدم فراہمی اور امن وامان قائم کرنے میں بھی مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ پیپلز پارٹی کو اقتدار سنبھالے ہوئے 4 سال پورے ہوچکے ہیں۔ باقی صوبوں میں اس کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو صوبہ سندھ جہاں ان کا آئیڈیل اقتدار ہے وہاں پر بھی پیپلز پارٹی کی حکومت کسی صورت کامیاب نظر نہیں آتی ہے۔ اعلیٰ عدلیہ نے دیگر تمام مقدمات کے ساتھ رینٹل پاور میں بھی حکمران جماعت کی کرپشن اور بے ایمانی کو ننگا کردیا ہے۔ میڈیا کی طرف سے حالات کی درست سمت نشاندہی اور مشوروں کا بھی موجودہ حکمرانوں پر کوئی اثر نہیں ہورہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آنے والے انتخابات میں عوام ان چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں سے ووٹ کی پرچی کے ذریعے انتقام لینے کیلئے کمربستہ ہوجائیں۔ یہ عہد کریں کہ ان چوروں کو آئندہ کامیاب ہوکر دوبارہ ملک کو لوٹنے کا موقع فراہم نہیں کریں گے۔

پاکستان کے نصاب تعلیم میں تبدیلی......لمحہ فکریہ!

روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر کے مطابق پنجاب حکومت کے شعبہ تعلیم کی طرف سے نویں جماعت کے اسلامیات کے نصاب سے قرآن پاک کی تیس سورتوں اور احادیث چھٹی جماعت کی عربی کتاب سے پہلا پارہ اور نویں جماعت کی انگلش کی کتاب سے رسول اکرم ﷺ پر لکھے گئے مضمون کو خارج کر دیا گیا ہے۔ پنجاب حکومت کے شعبہ تعلیم کی اس کارروائی کے خلاف ملک بھر کے محب وطن طبقات کی طرف سے شدید احتجاج سامنے آیا ہے۔ نصاب تعلیم میں تبدیلی اور اسلام کی روح نکالنے کا کام اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کا نیا حربہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک منظم سازش کے ذریعے پاکستان کے نصاب تعلیم کو اسلامی تشخص سے آزاد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کا شکار ہمارے سیاستدان اور بیوروکریٹ ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کی کوششیں پرویز مشرف کے دور میں بھی ہوئی تھیں۔ جب مردِ آہن مولانا محمد اعظم طارق شہید نے وزیر تعلیم زبیدہ جلال سے نصاب تعلیم کا مسودہ چھین کر احتجاج کیا تھا اور اس وقت تو وہ حکومت اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ لیکن اب گلگت اور بلتستان میں بھی نصاب تعلیم تبدیل کرنے کی سازش شیعہ حکمرانوں کی طرف سے جاری ہے اور پنجاب کے حکمرانوں کو بھی ان خفیہ سازشوں کا شکار ہونے سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے نصاب تعلیم میں تبدیلی کے فیصلے کو واپس لینے کا اعلان کرنا اسلام دشمن عالمی طاقتوں کی سازش سے بچ جانا چاہئے۔

غور کرو اللہ نے فرمایا فوجوں کی فوجیں ہیں یہ کہتے ہیں دو تین ہیں تو انکار ہو گیا نہیں ہوا......ہوا، اب مسلمان ٹھہرے؟ نہیں، نہیں نا بات ختم ہو گئی اور جنتی فوجوں کی فوجیں آئیں......وہ کہاں ہیں کیا وعدہ ہے؟ **وکلا وعداللہ الحسنی** سب جنتی ہیں اور اس سے واضح الفاظ میں......

والسبقون الاولون من المھاجرین و الا نصار والذین اتبعوھم با حسان رضی اللہ عنھم و رضواعنہ واعد لھم جنت

فرمایا جنت کے باغ تیار ہی ان کے لیے کئے ہیں

جو انہیں جہنمی کہے وہ کون ہے؟

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری

قرآن پاک نے صحیح الفاظ میں اعلان کر دیا نا؟......اب جو انہیں جہنمی کہے؟......وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ نہیں! وہ کیا ہوگا؟ کافر! اور وہ کون کہتا ہے؟ شیعہ! کوئی شک تو نہیں نا؟ پکی بات ہے نا! پھر اس کو کیسے مسلمان کہہ دیں' کیسے کہیں؟؟؟ مجھ سے کرنل نے پوچھا آپ شیعوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا جی میں نے بہت تلاش کیا ہے، بہت ڈھونڈا ہے، تحقیق کی ہے، ان میں مسلمانوں والی کوئی بات ملتی ہی نہیں......اس لیے کافر کہتا ہوں کہنے لگا ان سے بات ان کے ذہن کے مطابق کرو میں نے کہا میں نے بہت تلاش کیا ہے ان میں مسلمانوں والی کوئی بات مجھے ملی نہیں اگر آپ کو ملتی ہے تو آپ بتلائیں وہ آٹھ دس افسران تفتیش کے لیے آئے تھے جیل میں ......وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے دیکھ دیکھ کے ایک نے کہا کلمہ جو پڑھتے ہیں میں نے کہا ٹھیک......مسلمانوں والا......؟ کہتے ہیں نہیں اور میں نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ اور ہیں ہم کیسے انہیں مسلمان کہیں؟ قرآن کو یہ غلط کہتے ہیں، رسول اللہ کی ختم نبوت کے منکر ہیں، رب کی وحدت کے منکر ہیں، اسلام کا کلمہ تبدیل کر دیا، اسلام کی صورت بگاڑ دی، وضو سے لے کر جنازے تک......کوئی چیز اسلام کی انہوں نے نہیں اپنائی......میں کس طرح انہیں مسلمان کہوں؟

بات کرنے کی بجائے ہمیں تنگ کیا جاتا ہے ہمیں سمجھا دو کس طرح انہیں مسلمان کہوں میں تمام مسلمانوں کو......سنو افسرو، فوج والو، پولیس والو، تمام افسرو، سن لو......وزیرو سن لو، حاکمو سن لو، تم بھی اپنی طرف سے کفار کی طرف داری کرتے ہوئے آنکھوں سے اندھے، کانوں سے بہرے مت بنو، سوچو! آخر محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے بھی نبی ہیں، آخر قرآن کو تم بھی مانتے ہو اور شیعہ تمہاری بھی عزت پر حملہ آور ہے۔ شیعہ واضح الفاظ میں تحریر کرتا ہے کہ جو "ابوبکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہیں تمام سنی تمام سنی (کہتا ہے) کافر بھی ہیں اور ولد الزنا بھی ہیں" کہتا ہے

ان الناس کلھم اولاد بغای ملا خلاشیعتنا

کہتا ہے جو شیعہ نہیں ہے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں

متعہ اس کی ماں کرائے......! ہیرا منڈی کی زینت یہ بنیں......اور کنجریوں کی اولاد مسلمانوں کو کہیں؟ میں کس منہ سے انہیں مسلمان مان لوں؟ آج ایران کی لونڈی حکومت ہمیں مجبور کر رہی ہے، تنگ کر رہی ہے، چار مہینے سے میرا سندھ میں داخلہ بند کیا ہوا ہے۔ دو مہینوں کے آرڈر اب آئے ہیں۔ پتہ نہیں ان کا کیا ارادہ ہے اور میرے رب کے ارادے کیا ہیں؟۔ باقی انہوں نے ظلم کی انتہا کر دی ہے میں پیدا سندھ میں ہوا، پلا سندھ میں، پڑھا سندھ میں، لیکن میرا سندھ میں داخلہ بند کیا ہوا ہے، ڈاکو، چور، اچکوں کا داخلہ کھلا ہے۔ ایک شریف انسان کو روکا ہوا ہے۔

میں حکومت کو کہنا چاہتا ہوں تم جو مرضی کر سکتے ہو کر و انشاء اللہ ہم ہر حالت میں حق کی آواز کو بلند رکھیں گے۔ اور ہر حالت میں حق کا پرچار کریں گے اللہ پاک حق کا بول بالا فرمائے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین (خطبات حیدری)

حقیقتِ آیت تمکین

حصہ دوم

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور لکھنوی فاروقیؒ

سورۃ حج کی آیت کریمہ "الذین ان مکنھم فی الارض" معروف بہ آیت تمکین کی تفسیر خالص قطعیات ویقینیات سے کر کے روز روشن کی طرح یہ بات دکھائی گئی ہے کہ جناب سیدالانبیاءﷺ کے اصحاب مہاجرین کے حق میں قرآن کریم حسب ذیل شہادت دیتا ہے۔(۱) بارگاہ الٰہی میں ان کی بڑی عزت اور بڑی قدر ہے۔(۲) ان میں سے ہر شخص امامت وخلافت کی قابلیت رکھتا ہے(۳) ان میں سے جو لوگ مسند آرائے خلافت ہوئے ان کی خلافت قرآن کریم کی موعودہ خلافت ہے(۴) ان کے عہد خلافت کے تمام کام خدا کے پسندیدہ اور مقبول ہیں۔ مزید تائید کے لیے احادیث صحیحہ کے ساتھ خصوصاً روایات شیعہ بھی پیش کی گئی ہیں۔

اب ہم چند روایات صحیحہ فریقین (مسلمانوں اور اہل تشیع) کی درج کرتے ہیں جن سے اس آیت کے مقصود یعنی حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت کی کامل توضیح ہوتی ہے۔

روایات اہل سنت:

(ترجمہ):...... امام بیہقیؒ اور حافظ ابونعیمؒ (مولانا محمد علی نقشبندیؒ کی تحقیق کے مطابق اس نے اپنی شیعیت کو چھپا رکھا ہے اس لیے مورخین اسے اہلسنت میں شمار کرتے رہے ہیں۔ "ادارہ") نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تم میں بارہ خلیفہ ہونگے ابوبکر صدیقؓ تو میرے بعد تھوڑے دن ہی رہیں گے اور وہ عرب کی چکی چلانے والا اچھی زندگی پائے گا اور شہید ہو کر مرے گا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عرب کی چکی چلانے والا کون شخص ہے آپ نے فرمایا عمر بن خطاب پھر آپ عثمان بن عفان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم سے لوگ درخواست کریں گے کہ ایک قمیص جو اللہ نے تمہیں پہنائی ہے اتار دو لیکن قسم اسکی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا کہ اگر تم اسکو اتار دو گے تو جنت میں نہ داخل ہو گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نکل جائے۔

ف:...... حضرت عثمانؓ سے جو قمیص کے اتارنے کو آپ ﷺ نے منع کیا مراد اس سے قمیص خلافت ہے یہی سبب کہ حضرت عثمانؓ کو جب باغیوں نے گھیرا اور چاہا کہ آپؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں تو آپ نے منظور نہ کیا اور شہید ہو گئے۔

حضرت عمرؓ کو عرب کی چکی چلانے والا فرمایا چکی کی آواز میں ایک شور سا ہوتا ہے۔ دور دور تک لوگ سنتے ہیں اسی طرح حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عرب کا شور وغلغلہ تمام دنیا میں بلند ہوا اور انکی حکومت اطراف عالم میں پھیل گئی۔ کتب شیعہ میں بھی حضرت علی المرتضیٰؓ کی زبان سے حضرت عمرؓ کی شان میں یہی کلمہ منقول ہے اور غالباً وہ اسی حدیث سے ماخوذ ہو۔ نہج البلاغہ قسم اول صفحہ ۲۸۲ میں ہے کہ حضرت علیؓ نے بوقت مشورہ معرکہ فارس فرمایا۔

"فکن قطباً واستدر الرحی من العرب"

یعنی اے فاروق اعظمؓ آپ خود میدان جنگ میں نہ جایئے بلکہ آپ چکی کی کیلی بن جایئے اور عرب سے بیٹھے بیٹھے چکی چلا دیجئے۔

ترجمہ:...... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ دنیا سے نہیں گئے یہاں تک کہ مجھے یہ خبر دے گئے کہ ابوبکرؓ آپ کے بعد والی حکومت ہوں گے ان کے بعد عمرانؓ کے بعد عثمانؓ ان کے بعد میں مگر میری خلافت پر سب کا اتفاق نہ ہوگا۔

چکی کی آواز شور کی وجہ سے لوگ دور دور تک سنتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عرب کا شور وغلغلہ تمام دنیا میں بلند ہوا۔ اور ان کی حکومت اطراف عالم میں پھیل گئی تھی

ریاض النضرۃ، غنیۃ الطالبین۔

ف:...... اس حدیث کی پیشین گوئی کے مطابق حضرت علیؓ کی خلافت سے مسلمانوں کی ایک جماعت مخالف رہی اہل شام سے ان کا جنگ کا سلسلہ برابر قائم رہا۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے کچھ پہلے فرمایا کہ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکرؓ کو اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور عہد نامہ لکھ دوں تاکہ کہنے والے نہ کہیں اور تمنا کرنے والے تمنا نہ کریں پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ انکار کریگا اور ایمان والے دفع کر دینگے یا فرمایا کہ اللہ دفع کر دے گا اور ایمان والے انکار کریں گے۔ یہ حدیث بخاری مسلم دونوں میں ہے اور مسلم میں اتنے لفظ اور ہیں کہ اللہ اور ایمان والے سوا ابوبکر کے اور کسی کو منظور نہ کریں گے۔

ف:...... یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر بہت واضح دلالت کرتی ہے۔ مولوی حامد حسین صاحب نے استقصار الافحام میں اس حدیث پر یہ جرح کی ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو علمائے اہل سنت خلافت صدیقی کے منصوص ہونے سے کیوں انکار کرتے حالانکہ علمائے اہل سنت جس نص کا انکار کرتے ہیں وہ اور چیز ہے چنانچہ ہم تفسیر آیت استخلاف میں اسکو بیان کر چکے ہیں۔

ترجمہ:...... حاکم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں جب نبی ﷺ نے مسجد کی (بنیاد میں) ایک پتھر آپ نے رکھا پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ ایک پتھر میرے پتھر کے پہلو میں رکھیں پھر فرمایا کہ عمرؓ ایک پتھر ابوبکرؓ کے پتھر کے بازو میں رکھیں پھر فرمایا کہ عثمانؓ ایک پتھر عمرؓ کے پتھر کے پہلو میں رکھیں اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہونگے۔

ف:...... رسالہ اصلاح کے ایک نامہ نگار نے اس حدیث پر بڑا تمسخر کیا ہے کہ خلافت کا فیصلہ اینٹ پتھر سے کیا گیا لیکن یہ ان کی خوش فہمی ہے پتھر سے فیصلہ نہیں ہوا بلکہ فیصلہ تو ارشاد رسول اللہ ﷺ سے ہوا البتہ پتھر سے فیصلہ امامت کا خود شیعوں کے یہاں ہوا ہے۔

اصول کافی کتاب الحجۃ میں ہے کہ جب محمد بن حنفیہ فرزند حضرت علی المرتضیٰؓ نے امامت کا دعویٰ کیا اور امام زین العابدین سے بحث کی تو امام زین العابدین کسی عقلی نقلی دلیل سے ان کو قائل نہ کر سکے تو آخر حجر اسود سے اس کا فیصلہ کرایا۔ اینٹ پتھر سے فیصلہ یہ ہے نہ کہ وہ۔

ترجمہ:...... بزارؒ اور طبرانیؒ نے اپنی کتاب اوسط میں

اور بیہقیؒ نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کہ ہے وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبی ﷺ تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ میں آ گیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے سلام کیا پھر حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے سلام کیا اس کے بعد حضرت عثمانؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سات کنکریاں تھیں پھر آپؐ نے ان کو اٹھایا اور اپنی ہتھیلی میں رکھا تو وہ کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان کی آواز شہد کی مکھی کی سی سنی پھر آپؐ نے وہ کنکریاں زمین پر رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر آپ نے وہ کنکریاں زمین سے اٹھا کر ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھیں۔ تو ان کے ہاتھ میں بھی وہ تسبیح پڑھنے لگیں۔ یہاں تک کہ میں نے ان کی آواز شہد کی مکھی کی سی سنی۔ پھر آپ نے ان کو زمین پر رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں پھر آپ نے ان کو اٹھا کر حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رکھ دیا تو ان کے ہاتھ میں بھی وہ تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان کی آواز شہد کی مکھی کی سی سنی پھر آپ نے ان کو زمین پر رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر آپ نے ان کو اٹھا کر حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رکھا تو ان کے ہاتھ میں بھی وہ تسبیح پڑھنے لگیں۔ یہاں تک کہ میں نے ان کی آواز شہد کی مکھی کی سی سنی پھر آپ نے ان کو زمین پر رکھ دیا۔ تو وہ خاموش ہو گئیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت کی ہے اور ابن عساکرؒ نے اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ پھر آپ نے فرداً فرداً ہم لوگوں کے ہاتھ میں ان کنکریوں کو رکھا مگر ایک کنکری نے بھی ہمارے ہاتھ میں تسبیح نہ پڑھی۔

روایات شیعہ:

یوں تو کتب شیعہ میں بکثرت روایات موجود ہیں مگر اس وقت ان کی ایک طولانی حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے جو ان کی سب سے بڑی معتبر کتاب کافی میں ہے۔

فروع کافی جلد اول کتاب الجہاد ص ۶۰۹ سے لے کر ص ۶۱۳ تک اس حدیث کا سلسلہ چلا گیا ہے بڑی لمبی حدیث ہے جو کئی صفحوں پر آئی ہے کوئی بات فضائل ومناقب کی ایسی نہیں جو اس حدیث میں صحابہ کرامؓ کے لیے ثابت نہ کی گئی ہو اور کوئی عیب ایسا نہیں ہے جس سے صحابہ کا پاک دامن ہونا نہ بیان کیا گیا ہو اور آیت تمکین کی تو خاص تفسیر اس میں ہے اور اس کا مصداق بڑی تصریح کے ساتھ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں کو قرار دیا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ وہ دین کی تائید دشمنان دین کی کتابوں سے کراتا ہے۔

فضائل ومناقب کی کوئی بات ایسی نہیں جو ''فروع کافی'' کی حدیث میں صحابہ کرامؓ کے لیے ثابت نہ کی گئی ہو اور کوئی عیب ایسا نہیں ہے جس سے صحابہ کرامؓ کا پاک دامن ہونا بیان نہ کیا گیا ہو بلکہ آیت تمکین کی خاص تفسیر اس میں ہے خدا کی قدرت ہے کہ وہ دین کی تائید دشمنان دین کی کتابوں سے کراتا ہے۔

پوری تجویز مع ترجمہ النجم کے مناظرہ حصہ سوم میں ہم درج کر چکے ہیں اور شیعوں کے سلطان العلماء مولوی سید محمد مجتہد نے تشئید المبانی میں جو رکیک تاویلات اس حدیث کی کی ہیں ان کا جواب بھی دے چکے ہیں لہٰذا اس وقت اسکے خلاصہ مضمون اور بعض ضروری فقرات کے نقل پر اکتفاء کرتے ہیں۔

کوئی شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ماذون نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ مومن کامل، صالح الاعمال نہ ہو

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ان سے ابوعمرو زبیری نے پوچھا کہ اللہ کی طرف سے بلانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا ہر مسلمان کے لیے جائز ہے یا کسی مخصوص جماعت کے لیے یہ کام مخصوص ہے اس سوال کے جواب میں یہ طویل حدیث ارشاد فرمائی جس کا ماحصل حسب ذیل ہے۔

(۱):......دین اسلام کی طرف لوگوں کو بلانا اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا انہیں لوگوں کے لیے جائز ہے جو مظلوم ہوں اور کوئی شخص مظلوم نہیں ہو سکتا جب تک کہ مومن نہ ہو اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان دس صفتوں کے ساتھ موصوف نہ ہو۔ (۱) غیر اللہ کی عبادت نہ کرتا ہو (۲) اس کے ایمان میں شرک کی آمیزش نہ ہو (۳) کافروں پر سخت اور مسلمانوں پر مہربان ہو (۴) اللہ کی رضامندی کا طالب ہو (۵) قتل ناحق کا مرتکب نہ ہو (۶) زنا کار نہ ہو (۷) اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہو (۸) ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہو (۹) روزہ اور نماز کا خوب پابند ہو (۱۰) عبادت الٰہی میں خشوع وخضوع کی کیفیت اس کو حاصل ہو۔

(۲)......جس شخص میں دس اوصاف مذکورہ بالا پائے جائیں وہ مومن ہے اور مظلوم ہے اور اس کے لیے آیت

''اُذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا''

میں جہاد فی سبیل اللہ کی اجازت مذکور ہے۔

(۳)......اس آیت کی رو سے ہر زمانہ کے مسلمان جوان اوصاف کے ساتھ موصوف ہوں جہاد کر سکتے ہیں۔

(۴)...... یہ آیت دراصل مہاجرین کے حق میں نازل ہوئی تھی جب کہ کفار مکہ نے ان پر مظالم کیئے اور انکو ان کے گھروں اور جائیدادوں سے نکالا۔

(۵)......مہاجرین نے اسی آیت کی رو سے بحکم خدا مکہ میں جہاد کیا اور اسی آیت کی رو سے بحکم خدا انہوں نے کسریٰ و قیصر یعنی شاہ ایران وشاہ روم سے جہاد کیا۔

(۶)......یہ آیت گو مہاجرین کے حق میں نازل ہوئی تھی مگر جو شخص ان دس اوصاف کے ساتھ موصوف ہو جو اللہ نے اصحاب نبی کے بیان فرمائے ہیں اسکو بھی یہ آیت شامل ہے

(۷)......اللہ تعالیٰ نے اصحاب نبی کے حق میں فرمایا کہ ہم نے ان کی ناپاکی دور کر دی اور ان کو خوب پاک کر دیا اور ان کے یہ اوصاف بیان فرمائے کہ ''محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور اپنے آپس میں مہربان ہیں رکوع اور سجدہ میں رہتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی طلب کرتے ہیں یہ حالت انکی توراۃ وانجیل میں مذکور ہے'' نیز ان کے حق میں یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو رسوا نہ کرے گا۔ ان کی روشنی ان کے چہار طرف محیط ہو گی اور نیز ان کے حق میں یہ بھی فرمایا کہ یقیناً وہ مومن کامیاب ہیں جو نماز میں خشوع کرتے ہیں اور لغو باتوں سے درگذر کرتے ہیں یہ لوگ جنت الفردوس کے وارث ہیں یہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے پھر خدا نے یہ بھی ان کے حق میں فرمایا کہ ہم

آیت استخلاف اور آیت تمکین دونوں کا مفہوم ایک ہے البتہ آیت تمکین میں مہاجرین کی محبوبیت اور ان کے علو مرتبت کا بیان عجیب دلکش پیرایہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

ان کا جان و مال بعوض جنت کے مول لیا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ یہ لوگ اپنے عہد کو پورا کر چکے ہیں پس جو شخص اصحاب نبی ﷺ کے ان اوصاف کے ساتھ موصوف ہو وہ خدا کی طرف سے جہاد کا مجاز ہے۔

پتھر کی کنکریاں خلفائے ثلاثہ کی ہتھیلی پر فرداً فرداً تسبیح پڑھنے لگیں اور ان کی آواز شہد کی مکھی کی سی سنی گئی۔ لیکن کسی اور صحابی کے ہاتھ میں ایک کنکری نے بھی تسبیح نہ پڑھی

(۸)......جس شخص میں یہ اوصاف نہ پائے جائیں اس کو چاہیے کہ ان اوصاف کے حاصل کرنے کے بعد جہاد کا ارادہ کرے۔

(۹)......جو شخص ان اوصاف کے ساتھ موصوف نہ ہو اور وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے وہ اس حدیث کا مصداق ہے کہ کبھی اللہ ان لوگوں سے اپنے دین کی مدد کرا دیتا ہے جن کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوتا۔

(۱۰)......ان سب باتوں کے بیان کرنے کے بعد آخر حدیث میں امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمادیا کہ دیکھو ہم تمام باتیں بیان کر چکے ہیں بس اب ہر شخص کو چاہیے کہ جھوٹی حدیثوں کے افترا کرنے سے ڈرے جن کی قرآن تکذیب کرتا ہے اور جن سے اور جن کے راویوں سے قرآن بیزاری ظاہر کرتا ہے مطلب یہ کہ دیکھو اصحاب نبی کے مناقب ہم بحوالہ آیات قرآنی تم پر ظاہر کر چکے اب تم لوگ صحابہ کی مذمت کی حدیثیں جو گھڑا کرتے ہو ان سے باز آؤ وہ حدیثیں قرآن کی مخالف ہیں قرآن ان کی تکذیب کرتا ہے اور ان سے بیزاری ظاہر کرتا ہے ایک فقرہ اس طولانی حدیث کا یہ ہے......

(ترجمہ):......لیکن مہاجرین پر دو طرح کے ظلم ہوئے اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا ان کو انکے گھروں سے اور انکے مالوں سے نکالا پس انہوں نے اللہ پاک کی اجازت سے اہل مکہ سے جہاد کیا اور کسریٰ و قیصر نیز اور قبائل عرب و عجم نے بھی مہاجرین پر ظلم کیا کیونکہ جس قدر اموال انکے قبضہ میں تھے انکے حقدار مسلمان تھے نہ وہ پس انہوں نے اللہ عزوجل کی اجازت سے کسریٰ و قیصر سے جہاد کیا اور اسی آیت کی دلیل سے ہر زمانہ کے مسلمان جہاد کر سکتے ہیں اللہ عزوجل نے انہیں مومنوں کو اس آیت میں اجازت جہاد کی دی ہے جو اللہ کے بیان کئے ہوئے شرائط پر قائم ہوں جو اللہ نے مومن اور مجاہد ہونے کے لیے بیان کئے ہیں۔ جو شخص ان شرائط پر قائم ہو وہی مومن ہے وہی مظلوم ہے اور اسی کو جہاد کی اجازت ہے۔

سلطان العلماء مولوی سید محمد مجتہد تشئید المبانی میں لکھتے ہیں کہ نہایت آنچہ ازیں حدیث مستفاد می شود این ست کہ مہاجرین ماذون بجہاد کسریٰ و قیصر بودند و حقیت خلافت خلفاء ازاں اصلاً مستفاد نمی شود یعنی اس حدیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین کو جہاد کسریٰ و قیصر کی اجازت تھی انکی خلافت کا برحق ہونا اس سے نہیں نکلتا۔

اب قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ اس جواب کو حدیث سے کیا تعلق ہے اور آیا یہ جواب کسی ذی ہوش کے قلم سے نکل سکتا ہے۔ حدیث میں صاف تصریح ہے کہ کوئی شخص جہاد کے لیے ماذون نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ مومن کامل صالح الاعمال نہ ہو۔

سلطان العلماء نے ایک جواب یہ بھی دیا ہے کہ خلیفہ ثانی بلکہ تینوں خلیفہ چونکہ جناب امیر سے مشورہ لے کر کام کرتے تھے اس سبب سے ان کو جہاد کی اجازت مل گئی تھی یہ جواب بھی مضمون حدیث سے کچھ ربط نہیں رکھتا۔ حدیث میں تو صاف صاف یہ بیان ہے کہ جب تک یہ صفات کاملہ کسی میں نہ ہوں اسکو جہاد کی اجازت نہیں ملتی یہ کہیں نہیں ہے کہ کسی سے مشورہ کر لینے کے سبب سے بھی جہاد کی اجازت مل جاتی ہے۔

آخر میں سلطان العلماء صاحب لکھتے ہیں کہ

و ھذا کلہ بعد اغضاء النظر عن احتمال التقیۃ فی ذلک الحدیث ۔

قرآن پاک کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ جو مضمون ایک آیت میں بیان فرمایا گیا ہے بالفاظ دیگر وہ مضمون دوسری کسی آیت میں ضرور ارشاد ہوا ہے ایک آیت میں اگر کوئی بات مجمل ہے تو دوسری آیت میں مفصل بیان ہو جاتی ہے

یعنی یہ جواب بعد اسکے ہیں کہ اس حدیث میں احتمال تقیہ سے آنکھ بند کر لی جائے۔

شیعوں کی عجیب حالت ہے جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن سے فیصلہ کر لو تو قرآن کے محرف ہونے اور چیستان ہونے کا عذر پیش کر کے روایات کی طرف بھاگتے ہیں اور جب انہیں کی روایات سے ان کو الزام دیا جاتا ہے تو تقیہ کا بہانہ کر کے ٹال دیتے ہیں دنیا میں شاید ایسا بے اصول فرقہ سوا شیعوں کے کوئی نہ ہوگا۔

فصل چہارم:

قرآن مجید میں جس طرح اور بہت سے معجزات ہیں اسی طرح ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ جو مضمون ایک آیت میں بیان فرمایا گیا ہے بالفاظ دیگر وہ مضمون دوسری کسی آیت میں ضرور ارشاد ہوا ہے ایک آیت میں اگر کوئی بات مجمل ہے تو دوسری آیت میں مفصل ہو جاتی ہے۔

قولہ تعالیٰ کتاباً متشابھا مثانی......

آیت استخلاف اور آیت تمکین بلکہ تمام آیات خلافت میں اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے خلیفہ بنانے کا حکم کہیں نہیں دیا کیونکہ حکم نہ دینے میں بندوں کو فی الجملہ اختیار باقی رہتا ہے کہ اس حکم پر عمل کریں یا نہ کریں بلکہ خداوند حکیم نے ان کی خلافتوں کا وعدہ فرمایا ہے پیشین گوئی کی ہے کہ اس کا امر تقدیری ہونا ظاہر فرمایا ہے جس کا وقوع ضروری اور لابدی ہے اسی لیے حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء میں فرماتے ہیں ۔ خلافت حضرت سید المرسلین ﷺ امرے نیست کہ بآں عامہ را مکلف ساختہ باشند فقط پس اگر بحسب امر عمل کردند مطیع شدند و اگر عصیاں ورزیدند مستوجب عقوبت گشتند بلکہ وعدہ بود از فوق عرش نازل شدہ کہ امکان تخلف نداشت و دریں وعدہ تعلق بجبرے و اختیار احدے نہ بود۔

اب دونوں آیتوں سے الفاظ کا تطابق کر کے دیکھو کہ کس طرح دونوں آیتیں ایک ہی مضمون کو بیان کر رہی ہیں۔

آیت استخلاف میں وعد اللہ فرمایا اور آیت تمکین میں اپنی سنت مومنین سے مدافعت کی اور مومنین کی مظلومیت بیان فرما کر شرط و جزا کے عنوان سے انکی قابلیت خلافت کو ظاہر کیا جس سے وعدہ کا مضمون پیدا ہو گیا۔

آیت استخلاف میں وقت نزول آیت مومنین صالحین کو موعود لہم قرار دیا اور آیت تمکین میں خاص کر مہاجرین کو معلوم ہوا کہ آیت استخلاف میں مومنین و صالحین سے مہاجرین ہی مراد ہیں اور کونسا عمل صالح ہے جو ہجرت سے بڑھ کر ہو۔ آیت استخلاف میں استخلاف اور تمکین دین و تبدیل

باقی صفحہ نمبر 44

محمد پیغمبرؐ

یا اللہ مدد

صحابہؓ رہبر

تاریخ ساز عظیم الشان سالانہ فقید المثال
عظمتِ صحابہؓ و آہلبیتؓ و دفاع پاکستان کانفرنس

بمقام:۔ مین بازار بٹگرام بتاریخ 19 اپریل بروز جمعرات صبح 10 بجے

زیرِ صدارت
حاجی غلام مصطفیٰ صاحب جدون
صدر اہلسنت والجماعت خیبر پختون خواہ

سٹیج سیکرٹری
مولانا محمد افضل حنفی
فخر بٹگرام

نعت خواں
عبدالشکور برادران ملتان
ذیشان معاویہ ہری پور

زیرِ سرپرستی
مولانا مجاہد ملت نجم الدین مدظلہ

خصوصی خطاب
سفیرِ امن، وکیل ناموسِ صحابہؓ، جانشین اعظم طارق شہید
علامہ حضرت محمد احمد لدھیانوی
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

زیرِ نگرانی
علامہ عطاء محمد دیشانی
ضلعی صدر
اہل سنت والجماعت بٹگرام

فخر اہلسنت
نڈر بے باک خطیب
علامہ اسلام الدین عثمانی صاحب
آف منڈی بہاؤالدین

قاری
نثار احمد قاسمی

مولانا
حبیب اللہ
صاحب

★ قاری ضیاء اللہ فاروقی ★ قاری عبدالولی بٹگرامی ★ قاری سراج الحق نعمانی

منجانب: قاری ثاقب اللہ عثمانی۔ اہلسنت والجماعت ضلع بٹگرام

رابطہ: 03065613416/ 03005644614/ 0301-8124655

ہمارا اصل ٹارگٹ روئے زمین پر

نظام خلافت راشدہ کا قیام ہے

اہلسنت والجماعت کے مرکزی سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ سے خصوصی انٹرویو

انٹرویو نگار: ابو معاویہ حافظ یحییٰ احمد عاصم حقانی و قاری عبدالرحمٰن: کلاچی

اہلسنت والجماعت کے سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ حضرت قبلہ اقدس حضرت جمیل احمدؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ کے انٹرویو کے لیے در اقدس پر حاضری ہوئی۔ خوبصورت چہرہ، موٹی آنکھیں، گورا رنگ، میانہ قد، خوبصورت لمبی داڑھی، سر پر علامہ حیدری شہیدؒ کی طرح کالی پگڑی سجائے حضرت خلیفہ علامہ عبدالقیوم دامت برکاتہ نے ہمارا استقبال کیا۔ ان کے حجرہ میں عوام الناس کا بے پناہ رش دیکھ کر محسوس ہوا کہ آپ سماجی اور رفاہی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔

2008ء کے قومی انتخابات میں ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخواہ منتخب ہو چکے ہیں۔ ہم نے انٹرویو کے لیے درخواست کی تو فرمایا کہ آج ضروری کاموں کے سلسلہ میں آئے ہوئے لوگوں کا بہت رش ہے۔ اس لیے آپ کل تشریف لے آئیں۔ اگلے دن حضرت خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاتہ سے گفتگو کا آغاز نہیں ہوا تھا کہ اطلاع ملی کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کے شیخ الحدیث حضرت مفتی فرید انتقال فرما گئے ہیں۔ اس خبر سے حضرت خلیفہ صاحب کی طبیعت پر کافی اثر ہوا اور فرمایا کہ جو کہنا چاہتا تھا اب نہ کہہ سکوں گا۔ بہر حال اس دوران جو گفتگو ہوئی وہ قارئین نظام خلافت راشدہ کی نذر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاتہ نے فرمایا۔ اس وقت پوری دنیا کے مسلمانوں کی نظریں تحفظ حرمین شریفین پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ عالم کفر مرکز اسلام حرمین شریفین کو خلفشار اور انتشار کا شکار کرنے کے لیے اپنی مذموم سرگرمیوں کا آغاز کر چکا ہے۔ حالیہ عرب دنیا کے اندر فسادات اور کرنل قذافی کی شہادت اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ ان تمام فسادات میں ہمارے ایک ہمسایہ ملک کی شیعہ حکومت پیش پیش ہے ہماری جماعت اہلسنت والجماعت اللہ کے فضل و کرم سے حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر اول دستے کا کردار ادا کرے گی۔

اہلسنت والجماعت کا مشن اور پروگرام وہی ہے جو سپاہ صحابہ کا تھا۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم نہیں کی گئی۔ اصحاب رسول کی عزت و ناموس کا تحفظ اور دشمنان اصحاب رسول کی مذمت ہمارے مشن کا حصہ ہے۔ ہمارا اصل ٹارگٹ پاکستان میں نظام خلافت راشدہ قیام ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دشمنان اصحاب رسول کا وہ گروہ ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کے دشمن ہی نہیں بلکہ اسلام کے بھی دشمن ہیں انہوں نے منافقت کے ذریعے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ یہ لوگ اسلام کا نام لے کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سیدنا علیؓ اور سیدنا حسینؓ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی بجائے ان کا نام لے کر دوسرے اصحاب رسول خصوصاً خلفاء ثلاثہ کو حرف تنقید بنا کر نفاذ شریعت کی برکات سے عوام کو محروم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اسی لیے علماء کرام نے یہ ضابطہ مقرر کر دیا ہے کہ جو تاریخ کسی صحابیؓ کو حدف تنقید بنائے گی وہ تاریخ قابل اعتبار نہیں بلکہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لائق ہے۔ اہلسنت والجماعت کا عزم یہ ہے کہ اصحاب رسول کو تاریخ کے ترازو میں تولنے کی بجائے قرآن وحدیث کے معیار پر پرکھا جائے یہی ہمارا نصب العین اور یہی ہمارا مشن ہے۔

> **جو تاریخ کسی صحابیؓ کو حدف تنقید بنائے گی وہ تاریخ قابل اعتبار نہیں بلکہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لائق ہے اصحاب رسولؓ کو تاریخ کے ترازو میں تولنے کی بجائے قرآن وحدیث کے معیار پر پرکھا جائے**

خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاۃ نے فرمایا کہ دین اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق سے پھیلا ہے۔ حضور پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ حسن اخلاق کے پیکر تھے۔ انہوں نے کبھی بھی کسی شخص کو تلوار کے زور پر کلمہ نہیں پڑھایا۔ بلکہ خلفاء راشدین کے دور میں تمام غیر مسلموں کو مکمل تحفظ حاصل تھا۔ ان کی جان و مال کے تحفظ کے لیے دوسرے مسلمانوں سے زکوٰۃ کی طرح جزیہ وصول کیا جاتا تھا غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنا اس بات کی علامت تھا کہ تمام غیر مسلم مکمل تحفظ کے تحت اسلامی حکومت میں نہ صرف زندگی بسر کر سکتے تھے بلکہ اپنے عقائد نظریات کے تحت اپنی عبادات کا اہتمام کرنے میں بھی انہیں مکمل آزادی ہوتی تھی۔ ہماری جماعت بھی پاکستان میں انہی خطوط پر نظام قائم کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

پاکستان خداداد اسلامی مملکت ہے۔ اس کے تحفظ و بقاء او ترقی کا انحصار صرف اور صرف نفاذ شریعت میں ہی مضمر ہے۔ ہم پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں جو بھی قربانی دینا پڑے گی دریغ نہیں کریں گے۔

نظام خلافت راشدہ کا بقاء پاکستان کا مقدر بن چکا ہے۔ اس کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا ایمان ہے۔ کسی سیکولر یا دوسری کسی بھی جماعت کی طرف سے تیار کی گئی کوئی سازش ہمیں اپنے عزائم سے باز نہیں رکھ سکتی ہے۔ اگر ہمیں مشن سے روگردانی کرنا ہوتی تو اس وقت کر لیتے جب علامہ حق نواز جھنگویؒ کو شہید کیا گیا تھا۔ اس کے بعد علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کو، مولانا محمد اعظم طارق اور علامہ علی شیر حیدریؒ جیسے

> **ہمارا ایمان ہے کہ کسی سیکولر یا دوسری کسی بھی جماعت کی طرف سے تیار کی گئی کوئی سازش ہمیں اپنے عزائم سے باز نہیں رکھ سکتی ہے۔**

عظیم قائدین کی شہادتوں کے بعد بھی ہم اسی مشن پر کھڑے ہیں جس مشن پر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے۔انشاء اللہ آئندہ بھی اسی مشن پر قائم رہیں گے۔

خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاۃ نے فرمایا ہم پاکستان میں کسی بھی قسم کے خلفشار یا خون خرابہ کی تائید نہیں کر سکتے ہیں ہم نے ہمیشہ قتل و غارت کی نہ صرف مذمت کی ہے۔ بلکہ اپنے قائدین اور ہزاروں کارکنوں کی شہادتوں کے باوجود صبر کا دامن نہیں چھوڑا اپنے قائدین اور کارکنوں کی شہادتوں کا بدلہ لینے کی بجائے قانونی طریقے سے قاتلوں کو سزا دلوانے کے لیے ہمیشہ آئینی راستہ اختیار کیا ہے۔ہم نے کبھی بھی صبر کا دامن نہیں چھوڑا ہمارے قائدین کے قاتل آج بھی سر عام پھرتے ہیں لیکن ہم نے عدالتوں پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔صرف کراچی میں ہمارے سینکڑوں کارکنوں اور قائدین کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا ہے۔جس میں سیاسی جماعتوں کے مرکزی قائدین ملوث ہیں ہمارے قائدین اور کارکنوں کے قاتلوں کو ایوان صدر کی حمایت حاصل ہے۔اس کے ثبوت بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہمیں دہشت گردی کا طعنہ دینے والے یہ کیوں نہیں جانتے کہ ہم لوگ تو خود دہشت گردی کا شکار ہیں۔ہم دہشت گردی کی حمایت کس طرح کر سکتے ہیں پاکستان کا کوئی شہر اور علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں ٹارگٹ کلنگ کے ذریعے ہمارے کارکنوں کو نشانہ نہیں بنایا گیا۔ہمیں ایک منصوبے کے تحت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔تاکہ ہمارے نظریات اور حقائق عوام تک نہ پہنچ سکیں۔

اس وقت ایوان صدر میں مخصوص نظریات کے حامل لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ حکومت کی مخالف تمام لابی انتشار کا شکار ہے۔جب تک تمام سنی قوم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر میدان میں نہیں آئے گی ان لوگوں کو ایوان صدر سے نکالنا ممکن نہیں ہوگا۔یہ بات خاص طور پر میاں محمد نواز شریف اور اس کے اتحادیوں کو سوچنا چاہئے۔جب تک وہ پوری سنی قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے سیاست کے میدان میں نہیں لائیں گے ان کی کامیابی ممکن نہیں ہوگی۔میاں محمد نواز شریف ان کے بھائی میاں محمد شہباز شریف کو سیاست کے ساتھ ساتھ مذہبی بنیادوں پر بھی لائحہ عمل ترتیب دینا چاہئے۔کیونکہ ملک کی تمام شیعہ اور سیکولر قوتیں جناب آصف علی زرداری کے ساتھ ہم رکاب ہیں۔اور وہ دوسری ٹرم کے لیے حکومت کرنے کی مکمل تیاری کر چکے ہیں۔

خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاۃ نے فرمایا نفاذ شریعت کے نظام سے ملک کے اندر بہاریں، برکتیں، محبتیں، اور خوشیاں آئیں گی اس لیے ہر وزیر اور مشیر بلکہ ہر سیاسی کارکن کا یہ جذبہ ہونا چاہیے اس جذبہ کی برکت سے خداوند کریم ہماری نصرت فرمائیں گے۔اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان امن و آشتی اور پوری دنیا کی قیادت کے قابل ہو سکے گا۔اس بات میں ذرہ بھی شک نہیں ہے کہ دین و دنیا کی ہر ترقی کا انحصار خلفاء راشدین کی طرز نفاذ شریعت میں موجود ہے۔ہمیں اس وقت اخلاق حسنہ، ایثار و محبت کا عظیم کردار پیش کرتے ہوئے ایک ہاتھ میں قرآن پاک اور دوسرے ہاتھ میں فرمان رسول ﷺ لے کر پوری دنیا میں چھا جانے اور دین حق کے غلبہ کے لیے کوشاں رہنا ہوگا۔

ہم نے ہمیشہ قتل و غارت کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ اپنے قائدین اور ہزاروں کارکنوں کی شہادت کے باوجود صبر کا دامن نہیں چھوڑا اور قانونی طریقے سے قاتلوں کو سزا دلوانے کے لیے ہمیشہ آئینی راستہ اختیار کیا ہے۔

خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاۃ نے فرمایا ہم اپنے مشن کے حصول کے لیے تھوڑے وقت میں بہت زیادہ قربانیاں دے چکے ہیں۔آئندہ بھی قربانی دینے کا جذبہ قائم رکھیں گے۔اس مشن کی کامیابی کے لیے دیگر قائدین اور کارکنوں کی طرح جتنی مشکلات اور مصائب کا سامنا مجھے کرنا پڑا ہے اس کی مثال بہت کم ملتی ہے مجھے درجنوں بار جیلوں کی ہوا کھانا پڑی ہے۔مجھ پر کئی قاتلانہ حملے بھی ہوئے۔الحمدللہ، اللہ پاک نے محفوظ رکھا۔تشدد اور قید بھی برداشت کئے لیکن اللہ پاک کا فضل ہے کہ اس نے میرے پایہ استقلال میں کوئی کمزوری نہیں آنے دی ہے۔اس پر جتنا بھی اللہ پاک کا شکر ادا کروں کم ہے۔ہم زنداں میں رہے تب بھی اسلام زندہ باد اور عظمت صحابہ کا نعرہ لگایا۔اور اگر دار پر چڑھیں گے تب اسلام اور عظمت رسول ﷺ عظمت صحابہؓ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے موت قبول کریں گے۔

خلیفہ عبدالقیوم دامت برکاۃ نے فرمایا ڈیرہ اسماعیل کے علاقے میں فسادات اور انتشار کی اصل وجہ مظلوم کو انصاف نہ ملنا اور حکمرانوں کی طرف سے ظالم کو بھرپور امداد ملنا ہے۔اس کے لیے بیرونی ہاتھ بھی سرگرم ہیں۔جس کے ہمارے پاس واضح ثبوت موجود ہیں جب تک مظلوم کو انصاف اور ظالم کی امداد اور حمایت ترک نہیں کی جائیگی اس علاقے میں امن وامان کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ نے فرمایا آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کا عزم ہے۔ہم نے لوگوں کے نجی اور اجتماعی مسائل حل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ خیبر پختونخواہ اسمبلی کے اندر ناموس صحابہؓ کے تحفظ کی آواز اٹھائی ہے۔فیس بک اور انٹرنیٹ پر صحابہ کرامؓ کی توہین پر مبنی تحریروں کے خلاف بھی اسمبلی سمیت ہر فورم پر آواز بلند کی ہے۔اگر مجلس شوریٰ نے منظوری دی تو پورے ملک میں صحابہ کرامؓ کے جانثار الیکشن میں حصہ لیں گے۔

خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ نے فرمایا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، اور علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ تمام قائدین جامع کمالات کے حامل تھے۔سیرت، صورت، اور جملہ خصوصیات میں کامل مومن اور بہترین انسان تھے۔انہوں نے صرف گفتار سے ہی نہیں بلکہ اپنے کردار سے بھی اصحاب رسولؐ کی عظمت و تحفظ کی نہ صرف جدوجہد کی بلکہ اپنی جان تک قربان کر کے بے مثال تاریخ رقم کر دی ہے۔ان کے ساتھ اگر کوئی عام انسان بھی ملا تو وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ایمان کی حالت میں جس شخص نے بھی ان کے ساتھ ہاتھ نظریں یا سینہ ملایا ہمیشہ کے لیے ان کا سپاہی بن گیا۔ہم فقیر بھی ان کی خدا رسول، صحابہ اور دین کی وفاداری کی وجہ سے ان کے چاہنے والے بنے تھے اور پوری زندگی ان کے ساتھ وفا کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ان کے ساتھ وفا کا یہی طریقہ ہے کہ پوری دنیا میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی جدوجہد کی جائے۔

مجلہ نظام خلافت راشدہ کے قارئین کے لیے پیغام میں فرمایا کہ محبت، اخوت، پیار اور اخلاص کے ساتھ عظمت صحابہؓ کے لیے کام کریں۔ہر قاری کو چاہئے نظام خلافت راشدہ کا خریدار بن کر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سچی محبت کا ثبوت دے۔

ہم زنداں میں رہے تب بھی اسلام اور عظمت صحابہؓ زندہ باد کا نعرہ لگایا اور اگر دار پر چڑھیں گے تب بھی اسلام، عظمت رسولؐ اور عظمت صحابہؓ زندہ باد کا نعرہ بلند کرتے ہوئے موت قبول کریں گے

ایک شجر سایہ دار

مولانا

عبدالغفور ندیم شہیدؒ

تحریر: قاری سید محمد شہزاد شاکر (کراچی)

اس مسجد صدیق اکبرؓ سے بہت سی یادیں وابستہ ہیں 1987ء میں نوکری کی تلاش میں جامعہ محمودیہ مدنیہ بفرزون پہنچا تو ایک درویش صفت بوریا نشین عالم مہتمم جامعہ محمودیہ مدنیہ مولانا محمد احمد مدنی سے ملاقات ہوئی۔ بہت ہی خندہ پیشانی سے بڑے شفقانہ انداز میں پیش آئے۔ خیریت دریافت کے بعد آمد کا مقصد پوچھا میں نے عرض کیا تدریس وغیرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں فرمایا تدریس کی جگہ تو نہیں ہے۔ البتہ مؤذن کی جگہ ہے میں نے کہا ٹھیک ہے۔ فرمایا گن چورنگی صدیق اکبر مسجد میں پیش امام مولانا اعظم طارق کے پاس چلے جاؤ۔ بہر حال 800 روپے ماہانہ تنخواہ پر میرا تقرر ہو گیا اس وقت یہ مسجد کچی تھی اور چھت چادر کی بنی ہوئی تھی۔

اردگرد جو فلیٹ بنے ہوئے ہیں یہاں پر تاحد نگاہ جھاڑیاں تھیں۔ 1988ء کے آخر میں مسجد کی تعمیر پختہ بنیادوں پر شروع ہوئی اور ادھر انجینئر الیاس زبیر بھی ان فلیٹوں کی تعمیراتی کام میں شب و روز محنت کرتے نظر آئے۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے بحیثیت مؤذن اور مشن جھنگوی سے وابستگی کی وجہ سے برادرانہ تعلقات ہو گئے پھر وہ رفتہ رفتہ جماعتی سطح پر ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی شہادت کے بعد نائب سرپرست اعلیٰ بنا دیئے گئے۔

جماعت کے قائد سپاہ صحابہ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے حکم دیا کہ اب کراچی کو خیر باد کہہ کر جھنگ آ جائیں۔ اس وقت جھنگ مقتل گاہ اور آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔ اگر چہ آپ یہاں کے ساتھیوں کو بے سہارا چھوڑ کر جانے کو تیار نہ تھے۔ لیکن کچھ شرائط پر کہ مہینے میں دو جمعے کراچی میں اور باقی دن جھنگ میں گزاروں گا۔

دوسرا یہ کہ میں شہید ہو گیا تو میری قبر جھنگوی شہیدؒ کے پہلو میں ہو گی۔ چنانچہ وفاداروں نے اپنا کیا ہوا عہد وفا نبھایا صدیق اکبر مسجد میں بھی کچھ ایسا ہی عہد و پیماں نظر آتا ہے۔ جانے والے نے نگاہ قلندری سے ایک ایسی شخصیت کا انتخاب کیا جو اس راز سے واقف اور مزاج شناس تھے۔

کیونکہ رہنما تو اور بھی بہت تھے جو جرأت و بہادری میں کم نہ تھے (قاری سعید الرحمٰن حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، مولانا اللہ وسایا صدیقی، مولانا محمد امین قاری تاج مکی وغیرہ)

لیکن گلشن جھنگویؒ کے پھولوں میں سے ایک خوشبو دار پھول چنا جسے ہر دلعزیز شخصیت مولانا عبدالغفور ندیم کی صورت میں اپنے ممبر و محراب اور مسند پہ سجا دیا۔ امامت سنبھالنے کے بعد مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ سے سلام دعا اور قلبی تعلق تھا ہماری رہائش چونکہ مسجد صدیق اکبرؓ کے قریب مسلم ٹاؤن میں ہے اور تدریس مدرسہ رحمانیہ گودھرا کالونی تھی اکثر نماز اسی مسجد میں پڑھتے حضرت مولانا عبدالغفور ندیمؒ سے تقریباً روزانہ ملاقات ہو جاتی ان کے حسن و اخلاق نے اتنا گرویدہ بنا رکھا تھا کہ وہ علاقہ چھوڑنے کو، اور نہ ہی جمعہ کسی دوسری جگہ پڑھنے کو دل چاہتا تعارف کے بعد بے تکلفی سے گفتگو فرماتے ایک روحانی و قلبی سکون حاصل ہوتا ان سے ملاقات کے بعد ہمیں یوں محسوس ہوتا جیسے ہم اپنے گھر آ گئے ہیں۔ بلکہ گھر سے بھی زیادہ۔ مولانا عبدالغفور شہیدؒ اور بھائی الیاس زبیر شہیدؒ کے ساتھ اسیر رہنے کا شرف حاصل رہا۔ تو مجھے کچھ ساتھیوں نے کہا کہ اپنے قائدین کو بہت قریب سے دیکھا ان کے ساتھ قید و بند میں اسیر بھی رہے ان سے اچھے تعلقات رہے ان کے حالات زندگی پر کوئی معلوماتی مضمون تحریر کریں۔

میں اپنی کم علمی کی وجہ سے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ شہید حق کی نظر کر رہا ہوں۔

جب میں گلشن جھنگویؒ کے ایک ایک پھول پر نظر ڈالتا ہوں تو ہر ایک کی خوشبو ایسی ہے کہ ہر ایک سے بڑھ کر دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے ہر ایک کا تذکرہ کروں تو پوری کتاب تیار ہو جائے۔ لیکن جب میں نظر ڈالتا ہوں مولانا عبدالغفور ندیم شہید پر تو بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں کئی سوالوں کا ایک ہی جواب مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کی صورت میں نظر آتا ہے۔

میں سوچ رہا تھا کہ ان کے کس کس پہلو پہ گفتگو کی جائے کون سی ادا پیش کروں۔

قلم بھی بزبان حال پوچھتا ہے کہ کیا آپ کے پاس وہ الفاظ ہیں کہ جس کے بارے میں آپ کچھ لکھنا چاہتے ہیں ان کی خط و کتابت' تقریر و تحریر کے الفاظ ایسے کہ اس کے قلم کی نوک کے اردگرد الفاظ بھی ادب سے اس طرح گھومتے نظر آتے جیسے شمع کے گرد پروانے۔ میرے پاس وہ الفاظ کہاں جو ان کی شان و عظمت میں بطور سلام عقیدت پیش کر سکوں۔ نہ میں کالم نگار نہ ادیب نہ خطیب نہ تعلیم یافتہ وہ تو ایک عظیم رہنما ہی نہیں بلکہ عظیم عالم باعمل' بے مثال خطیب' عظیم شاعر' ادیب' مصنف' بہترین کالم نویس اور عظیم اسکالر تھے۔

> **آپؒ کی خط و کتابت، تقریر و تحریر کے الفاظ، قلم کی نوک کے اردگرد ادب سے اس طرح گھومتے جس طرح شمع کے گرد پروانے گردش کرتے ہیں۔**

جب میں ان کے چہرے پہ نظر ڈالتا ہوں تو وہ حسن و جمال، استقامت و استقلال کے پیکر نظر آتے ہیں۔ جب میں ان کی رفتار' گفتار اور انداز خطابت کو دیکھتا ہوں تو مولانا عبدالغفور ندیمؒ کے روپ میں امیر عزیمت قائد سپاہ صحابہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تصویر نظر آتی ہے۔

جب میں ان کی زلفوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جھلک نظر آتی ہے۔

جب میں اسٹیج کی رونق کو دیکھتا ہوں تو مؤرخ اسلام قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی جھلک نظر آتی ہے۔

جب میں ان کے پایہ استقامت، قید و بند کی صعوبتیں دیکھتا ہوں تو جبل استقامت جرنیل اعظم طارق شہیدؒ کے جانشین نظر آتے ہیں۔

جب میں ان کے حسن اخلاق، کردار کو دیکھتا ہوں تو امام اہلسنت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ جیسے عظیم قائد رہنما نظر آتے ہیں۔

جب میں ان کی قبر کی مٹی سے نکلنے والی خوشبو کو دیکھتا ہوں تو حضرت لاہوریؒ کی جھلک نظر آتی ہے۔

جب میں ان کے زہد و تقویٰ کو دیکھتا ہوں تو مجھے

پڑھے لکھے، بڑے، چھوٹے سبھی لطف اندوز ہوتے کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے جیل میں اسیری کے دوران بھی کئی کتابیں اور نظمیں لکھیں جیسے (گرفتاری سے سزائے موت تک اور انکشاف حقیقت) وغیرہ۔ شاعر بھی تھے۔ مفتی سعید ارشد الحسینی انہیں کی محنت کے شاہکار ہیں۔ بھائی الیاس زبیر شہیدؒ کوئی عالم یا مولوی نہ تھے۔ بلکہ حضرت ندیم شہیدؒ کی صحبت اور محنت

خوف اور جیل کی اذیت ناک وادیوں میں ثابت قدم رہ کر آسان کردیا۔

مذہبی اسکالر:

اسکالر ایسے کہ بڑے بڑے قلم دان ان کی گفتگو سن کر تحریر دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے کالم نویس بھی تھے "اسلام" اور "جنگ" اخبار میں اکثر ان کے کالم شائع ہوا کرتے۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی نگاہ قلندری نے گلشن جھنگویؒ کے پھولوں میں سے ایک خوشبودار پھول، ہر دلعزیز شخصیت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کی صورت میں مسجد صدیق اکبر ناگن چورنگی کراچی کے منبر و محراب پر سجادیا تھا

علامہ یوسف بنوری کی جھلک نظر آتی ہے۔

حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کی شخصیت کو اللہ پاک نے کچھ ایسے ظاہری و باطنی اوصاف سے نواز رکھا تھا کہ بظاہر وہ ایک چھوٹے سے قد کا وجود ایک جسم ایک نفیس جان ہونے کے باوجود کئی باکمال انسانوں کا مجموعہ تھے۔ یہ مبالغہ آرائی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔

حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ باکمال تھے گویا علم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر آرہا ہو۔ توحید بیان کرتے تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جواہر پارے تقسیم کرتے، پیارے نبی کریم ﷺ کی پیاری سیرت وصورت، قدرو منزلت، کردار، رخسار وزلف کی رعنائی بیان کرتے، صحابہؓ و اہل بیتؓ کی شان، بدرو حنین کی معرکہ آراء باتیں، علم کے بحر بے کنار میں غوطہ زن ہو کر نایاب علمی گوہر پارے بکھیرتے۔

وہ ایک بہترین خطیب تھے جب بولتے تو معلوماتی موتی ہوتے سامعین کے خیالات، سوالات، افکار اور دل کی ترجمانی کررہے ہوتے مخالفین کے دل و دماغ کو صحابہؓ کی محبت و مستی میں لاکر صحابہؓ و اہل بیتؓ کا دیوانہ و پروانہ بنا دیتے جب اپنے انداز میں اظہار حق کرتے ہوئے حکمرانوں اور دشمنان صحابہؓ کو للکارتے تو یقیناً کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو جاتا۔ نوجوانوں کے ایمانی جذبوں کو حرارت ملتی، طلباء علماء، وکلاء، صحافی میدان میں نکل کر تحفظ ناموس رسالتؐ و ناموس صحابہؓ کے چوکیدار و پہرے دار بنتے۔

ادیب و مصنف:

مصنف اور ادیب ایسے کہ ان کے تحریر کی مٹھاس سے

کا اثر ورنگ تھا وہ ایک خطیب بن کر سامنے آئے۔ ممبر و محراب پر بیٹھ کر یوں بیان کرتے گویا وہ ایک عالم ہیں۔ اور راقم خود بھی کوئی مضمون نگار یا کالم نویس نہیں بلکہ پرائمری پاس بھی نہیں۔

قارئین کو تعجب ضرور ہوگا۔ یہ صرف ان حضرات کے ساتھ قید و بند، گفت و شنید اور صحبت کا اثر ہے۔ کہ بندہ بھی مضمون نگاری کے قابل ہوا۔

راقم نے 2004ء میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت پر مضمون لکھ کر نظر ثانی کے لیے حضرت مولنا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کے پاس لے گیا تو چند غلطیوں کی نشان دہی کردی فرمانے لگے آپ کی تعلیم کیا ہے میں نے عرض کیا تعلیم کچھ نہیں بس صرف آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ پھر ان کی تحریری سفارش سے یہ مضمون خصوصی نمبر میں شائع ہوا۔

ایک مدبر قائد:

حضرت مولنا عبدالغفور ندیم شہیدؒ ایک مدبر قائد بھی تھے قائد ایسے کہ حالات کے سنگین راستوں پر اپنے خداداد حسن تدبر سے ایسے ایسے مدبرانہ کارنامے سرانجام دیئے کہ دیکھنے والوں نے دیکھا جب مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے مصلیٰ امامت مولنا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کے حوالے کیا تو فطری طور پر ہر طرف سے یہ سوال ضرور اٹھا ہوگا، اب کیا ہوگا؟ مشن جھنگویؒ کو آگے کون بڑھائے گا۔ دشمن صحابہؓ کو اعظم طارق شہیدؒ کے لہجہ میں کون للکارے گا۔ سنی حقوق کی بات، مظلوموں کی دادرسی کون کرے گا۔ اسیران ناموس صحابہؓ اور شہداء کے والدین کو تسلیاں کون دے گا۔ منزل تک مشن کیسے پہنچے گا؟۔ ان سب سوالوں کا جواب مشکل بھی تھا لیکن مولنا عبدالغفور ندیمؒ نے اپنے حسن تدبر، ہمت واستقامت، حالات کی سنگینی، موت کا

مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ ایک عظیم رہنما، عظیم عالم باعمل، بے مثال خطیب، عظیم شاعر، ادیب مصنف، بہترین کالم نویس اور عظیم اسکالر تھے

اسیر محبت:

حضرت مولانا عبدالغفور ندیمؒ ایک ایسے اسیر تھے کہ اپنے اور بیگانے آپ کے علمی اخلاق اور جرأت کے اسیر ہو جاتے جیل میں رہ کر بھی اسیران ناموس صحابہؓ کے علاوہ دوسرے قیدیوں کے کام بھی خوش اسلوبی سے کرتے کسی کو دارالقرآن میں منتقل کردیتے اور کسی کی مشقت معاف کرادیتے آزاد فضاؤں میں رہنے والوں کی رہنمائی بھی کرتے خندہ پیشانی سے چہرے پہ ہمیشہ مسکراہٹ سجائے آگے بڑھنے کا عزم کرتے۔

مصائب لاکھ بڑھ جائیں عزائم کم نہیں ہوتے
یہ وہ سر ہیں جو کٹ جاتے ہیں لیکن خم نہیں ہوتے

زہد و تقویٰ:

دنیاوی جاہ و جلال کے ہرگز وہ متلاشی نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے بڑے عالم اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو کر بھی دنیاوی عیش عشرت، بینک بیلنس، جائیداد پلاٹ حتیٰ کہ اپنے بچوں کے لیے گھر تک نہ بنا سکے۔ مسجد کے دو کمروں میں رہنے کو ہی پسند کیا

حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی شہادت کے بعد ابھی سرپرست اعلیٰ کا انتخاب نہیں ہوا تھا۔ حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ خلاف معمول جمعہ کے روز کالی پگڑی پہنے لال رومال سر پر لٹکایا ہوا تھا۔ جیسے علامہ حیدری شہیدؒ پہنتے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ علامہ حیدری شہیدؒ تشریف فرما ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد باہر بینچ پر آکر بیٹھے ہم بات چیت کرتے رہے اگلے جمعہ کو خیر پور جامعہ حیدریہ میں سرپرست کے بارے میں اجلاس اور جلسہ کا پروگرام تھا۔

میں نے مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کی یہ شکل وصورت دیکھ کر کہا آج آپ بعینہ علامہ حیدری لگ رہے ہیں کہیں سرپرست آپ کو تو نہیں بنایا جارہا۔ فرمایا نہیں سرحد سے کسی شخصیت کا نام ہے ان کا تقویٰ دیکھئے جواب سنہری حروف

باقی صفحہ نمبر 46

اہلسنت والجماعت پر پابندی کی سازش

تحریر: حافظ محمد ابوبکر طاہر

اہلسنت والجماعت پاکستان ملک کی اہم مذہبی جماعتوں میں سے ہے۔ یہ جماعت فکری اور نظریاتی تحریک کی صورت میں امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے اپنے محلے پپلیاں نوالی جھنگ کے چند نوجوانوں کو ساتھ لے کر قائم کی تھی۔ اگلے ہی سال عظیم الشان دفاع صحابہ کانفرنس میں اس جماعت کا ملک گیر تعارف ہوا اس کانفرنس کے اہم مقرر علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی چنیوٹ میں تقریر کی وجہ سے 16 ایم پی او کے مقدمہ میں مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوئے تو مجسٹریٹ نے ان کی ضمانت خارج کر کے گرفتار کروا دیا۔ حالانکہ علامہ فاروقی شہیدؒ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کہہ چکے تھے۔ کہ جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہ کی پہلی کانفرنس ہے۔ آپ اس مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش نہ ہونا یہ آپ کی ضمانت خارج کر دے گا تو فاروقی شہیدؒ نے عذر پیش کیا کہ چنیوٹ کے میرے ضامن کو پولیس تنگ کرتی ہے اس لیے پیش ہونا میری مجبوری ہے۔ سپاہ صحابہ کی پہلی کانفرنس میں شرکاء کی تعداد بہت زیادہ تھی جب سامعین کو علامہ فاروقی شہیدؒ کی گرفتاری کا علم ہوا تو انہوں نے جھنگ لیہ روڈ بلاک کر دیا جس سے انتظامیہ علامہ فاروقی شہیدؒ کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ اور پولیس کی طرف فاروقی شہیدؒ کو کانفرنس کے گراؤنڈ میں لایا گیا جہاں فاروقی شہیدؒ نے آخری خطاب اور درج ذیل تاریخی کلمات ادا فرمائے تھے۔

”آج کے بعد میرا اشاعتی ادارہ، میرا قلم اور میری زبان مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی قائم کردہ جماعت انجمن سپاہ صحابہ کے لیے وقف ہے۔ آخری دم تک اس جدوجہد میں ان کا ساتھ دوں گا۔ خواہ اس کے لیے مجھے جان کا نذرانہ ہی کیوں نہ پیش کرنا پڑے“۔

اس کانفرنس کے بعد انجمن سپاہ صحابہ جھنگ سے نکل کر ملکی سطح پر پھیلنے لگی۔ اس کا نام انجمن سپاہ صحابہ سے سپاہ صحابہ رکھ دیا گیا۔

اس جماعت کے بانی امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے بعد علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ قائد بنے۔ اور ان کی شہادت کے بعد قیادت کا سہرا مولانا محمد اعظم طارق کے سر پر سجا پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے ادوار حکومت میں سپاہ صحابہ کے خلاف ملک گیر اپریشن ہوئے سپاہ صحابہ کے تمام قائدین اور کارکنوں کو جیلوں جھکڑیوں اور شہادتوں کے الم ناک حالات سے گزرنا پڑا پرویز مشرف کے دور حکومت میں سپاہ صحابہ پر پابندی لگنے کے بعد مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے مشن کو عام کرنے کے لیے ملت اسلامیہ کے نام سے جدوجہد کا آغاز کر دیا گیا۔ اسی دور میں مولانا محمد اعظم طارق کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے گولڑہ انٹرچینج موٹروے پر شہید کر دیا گیا۔

جس وقت ملت اسلامیہ کے نام سے جدوجہد جاری تھی۔ اس وقت علامہ علی شیر حیدری شہید سرپرست اعلیٰ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ملت اسلامیہ کے صدر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ مولانا اعظم طارق کی شہادت کے بعد جماعت کی صدارت کے لیے مولانا محمد احمد لدھیانوی کو منتخب کیا گیا۔ اس وقت علامہ علی شیر حیدری شہید سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ جب صدر پرویز مشرف نے ملت اسلامیہ پر پابندی لگائی تو جماعت کا کام اہلسنت والجماعت کے نام سے شروع کر دیا گیا۔ علامہ علی شیر حیدری کی شہادت کے بعد سے اہلسنت والجماعت کی سربراہی کا تاج مولانا محمد احمد لدھیانوی کے سر پر ہے۔

9 مارچ 2012ء کو وزارتِ داخلہ کی طرف سے اہلسنت والجماعت پر پابندی کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ اس پابندی کا نام نہاد جواز پیدا کرنے کے لیے اہل تشیع کی دو فرضی تنظیموں کے نام بھی اس میں شامل کیے گئے۔ دراصل حکومت اس پابندی کے ذریعے امریکہ سے اپنی اعلیٰ کارکردگی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ لیکن پابندی کے خلاف شدید ردعمل کی وجہ سے حکومت اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اور حکومت کو اہلسنت والجماعت کے خلاف پابندی کا نوٹیفکیشن واپس لینا پڑا۔ 9 مارچ 2012ء کو وزارت داخلہ پاکستان کی طرف سے اہلسنت والجماعت پر پابندی کا نوٹیفکیشن جاری ہوا۔ اسی رات بی بی سی نے اپنے نمائندے کے ذریعے اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ساتھ رابطہ کر کے ان کا ردعمل معلوم کیا تو مولانا محمد احمد لدھیانوی نے واضح کیا کہ ہماری جماعت کا دہشت گردی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے دفاع پاکستان کانفرنسوں کا وسیع سلسلہ شروع کیا۔ جس میں عوام کی بہت بڑی تعداد نے شریک ہو کر نہ صرف ہمارے موقف کی تائید کی ہے بلکہ نیٹو فورسز کے لیے سپلائی کھولنے کی صورت میں سپلائی لائن کے راستے میں دھرنا دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ یہ ہمارا جائز اور آئینی حق ہے۔ کہ ہم اپنے افغان مسلمان بھائیوں کے خلاف امریکہ کو اپنی سرزمین استعمال نہ کرنے دیں۔

حکومت اہلسنت والجماعت پر پابندی کے ذریعے امریکہ و بھارت سے اپنی اعلیٰ کارکردگی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اسے پابندی کے خلاف شدید ردعمل کی وجہ سے اپنے ارادوں میں ناکام ہو کر پابندی کا نوٹیفکیشن واپس لینا پڑا

ہماری جماعت چونکہ دفاع پاکستان کونسل کی اہم رکن ہے اس لیے کہ حکومت امریکہ کی خوشیوں کے لیے ہماری جماعت پر پابندی لگانے کی سازش کر رہی ہے۔

بی بی سی نے مولانا محمد احمد لدھیانوی کا مذکورہ بالا موقف اپنی نشریات سے من وعن پیش کیا۔ اگلے روز تمام قومی اخبارات نے اہلسنت والجماعت پر پابندی کی خبر کو نہ صرف نمایاں طور پر شائع کیا بلکہ اپنے اداریوں میں اس پابندی کی پرزور الفاظ میں مذمت بھی کی ہے۔ اس سلسلہ کے قومی اخبار نوائے وقت میں 11 مارچ 2012ء کو شائع ہونے والا اداریہ قارئین کی اطلاع کے لیے درج کیا جا رہا ہے۔

وزارت داخلہ کی جانب سے اہلسنت والجماعت

اور دیگر مذہبی تنظیموں پر پابندی اور اس کا ممکنہ ردعمل......

کیا حکمران امریکی خوشنودی کے لیے ملک میں نیا فساد پیدا کرنے چاہتے ہیں؟

وفاقی وزارت داخلہ نے مبینہ طور پر فرقہ واریت اور لسانیت میں ملوث چار مذہبی جماعتوں اور گروپوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ روز وزارت داخلہ کی جانب سے متذکرہ جماعتوں کو جن میں اہلسنت والجماعت، شیعہ طلبہ تنظیم، پیپلز امن کمیٹی اور ٹی این اے گلگت شامل ہیں، انسداد دہشت گردی ایکٹ کے شیڈول ایک میں شامل کر کے ان پر پابندی کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے جب کہ اہلسنت والجماعت پر پابندی کی بنیاد پر "الحرمین فاؤنڈیشن" اور "رابطہ ٹرسٹ" پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے اہل سنت والجماعت مذہبی جماعتوں کے اتحاد دفاع پاکستان کونسل کی ایک رکن جماعت ہے اس اتحاد کے پلیٹ فارم پر گزشتہ دنوں لاہور، کراچی، کوئٹہ، راولپنڈی میں بھرپور دفاع پاکستان پبلک اجتماعات ہو چکے ہیں جس پر امریکہ اور انسانی حقوق کمشن نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا۔

اہل سنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے پابندی کے حوالے سے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم پرامن لوگ ہیں اور اپنے کارکنوں کو کنٹرول کر کے دفاع پاکستان میں مصروف ہیں جو وقت کی ضرورت ہے۔ ان کے بقول ملک میں موجود امریکیوں اور ان کے ہمنواؤں کو ہماری دفاع پاکستان کی کوششیں ناگوار گزری ہوں گی جب کہ ہم پر پابندی عائد کرنا درحقیقت پاکستان پر پابندی عائد کرنا ہے۔ دوسری جانب دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق اور دیگر مذہبی قائدین نے وزرات داخلہ کی جانب سے عائد کی گئی اس پابندی کو مسترد کر دیا ہے اور الزام عائد کیا ہے کہ حکومت بیرونی طاقتوں اور ملک دشمن قوتوں کے دباؤ پر ملک کے دفاع اور سالمیت کے تحفظ کے لیے میدان میں نکلنے والی جماعتوں کو دفاع پاکستان سے روکنا چاہتی ہے۔

حکومت بیرونی طاقتوں اور ملک دشمن قوتوں کے دباؤ پر ملک کے دفاع اور سالمیت کے تحفظ کے لیے میدان میں نکلنے والی جماعتوں کو پاکستان کے دفاع سے روکنا چاہتی ہے

اہلسنت والجماعت کا قیام سپاہ صحابہ کو کالعدم قرار دیئے جانے کے بعد عمل میں آیا تھا اور دفاع پاکستان کونسل میں شامل ہونے سے پہلے تک اس مذہبی تنظیم کی سرگرمیاں حکومت کی نگاہ میں کبھی قابل اعتراض نہیں رہیں اس لیے بادی النظر میں یہی محسوس ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت پر امریکی دباؤ کے تحت ہی پابندی عائد کی گئی ہے اور اس پابندی کا جواز پیدا کرنے کے لیے شیعہ طلبہ تنظیم، ٹی این اے گلگت اور پیپلز امن کمیٹی پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے جب کہ اس پابندی کا جواز پیش کیا گیا ہے وہ کسی صورت قرین قیاس نہیں کیونکہ اہل سنت والجماعت آج تک کسی انتہاپسندانہ سرگرمی یا فرقہ واریت میں ملوث نہیں رہی اور نہ ہی دفاع پاکستان کونسل کی رکن بننے سے پہلے اس جماعت پر کسی دہشت گرد گروپ یا تنظیم سے کسی قسم کے رابطے یا تعلق کا کوئی الزام سامنے آیا ہے یہ جماعت بلاشبہ پاکستانی مسلمانوں کی غالب

اہلسنت والجماعت پر پابندی کا نام نہاد جواز پیدا کرنے کے لیے اہل تشیع کی فرضی تنظیموں کے نام بھی شامل کیے گئے

اکثریت کی نمائندہ جماعت ہے جو تبلیغ و ترویج اسلام کے ساتھ ساتھ مسلم امہ کے اتحاد و یکجہتی کے لیے بھی سرگرم رہی ہے۔ اس تناظر میں اہل سنت والجماعت پر پابندی اسلامیان پاکستان کی دل آزاری اور انہیں مشتعل کر کے ایک نیا فساد برپا کرنے کی سازش معلوم ہوتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ محصورین پاکستان کے لیے آواز بلند کرنے اور ان کی مالی معاونت کے لیے حقوق انسانی کی تنظیموں کو متحرک کرنے والے قطعی بے ضرر ادارے رابطہ ٹرسٹ کو بھی نہیں بخشا گیا۔ مقصد صرف ایک ہے کہ مسلم امہ میں اتحاد، یکجہتی اور نظم و تحرک پیدا نہ ہونے دیا جائے۔

دفاع پاکستان کونسل وہ واحد متحرک اتحاد ہے جس کا قیام وطن عزیز کی سالمیت کے خلاف امریکی، بھارتی سازشوں اور جارحانہ عزائم کو بھانپ کر اور حکمرانوں کو دفاع وطن کی ذمہ داریوں سے غافل پا کر اسلامیان پاکستان میں شعور و بیداری کی لہر پیدا کرنے اور دشمنوں کو دفاع وطن کے لیے قوم کے سیسہ پلائی دیوار بننے کا پیغام پہنچانے کے لیے عمل میں لایا گیا، بالخصوص اسامہ بن لادن کے خلاف 2 مئی کے ایبٹ آباد آپریشن کے بعد امریکہ نے پاکستان کے خلاف جو جارحانہ پالیسیاں اختیار کیں اور دھمکی آمیز لہجے میں ڈومور کے تقاضے بڑھائے جانے لگے جس کے سامنے ہمارے حکمران بے بس نظر آئے تو ملک کے تمام محب وطن حلقوں پر ملک کے دفاع و سلامتی کے حوالے سے سخت تشویش پیدا ہوئی چنانچہ قومی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے افواج پاکستان نے امریکی فوجی امداد کو مسترد کیا اور اسے سخت پیغام بھجوایا۔

اس سے محب وطن حلقوں میں بجا طور پر یہ احساس اجاگر ہوا کہ افواج پاکستان کی حوصلہ افزائی کے لیے اس کے ساتھ پوری قوم کے یکجہت ہونے کا پیغام دیا جانا ضروری ہے تا کہ وہ دفاع وطن کے تقاضوں میں متحد و یکسو رہیں۔ اسی تناظر میں دینی اور ہم خیال سیاسی جماعتیں اور دوسرے محب وطن حلقے دفاع پاکستان کونسل کی صورت میں قومی اتحاد و یکجہتی کی آواز بنے۔ جس نے دشمنان اسلام و پاکستان، امریکہ اور بھارت کو ان کے جارحانہ عزائم کے جواب میں ٹھوس پیغام دینے کے لیے ملک گیر پبلک جلسوں کا آغاز کیا جن کی عوام میں پذیرائی کو دیکھ کر یقیناً امریکہ اور بھارت کو پاکستان کی سالمیت کے خلاف اپنے مذموم عزائم پر زد پڑتی ہوئی محسوس ہوئی ہو گی اس لیے دفاع پاکستان کونسل کی کڑیاں القاعدہ، طالبان اور دوسری انتہاء پسند تنظیموں کے ساتھ ملا کر اس کے خلاف پروپیگنڈہ مہم شروع کر دی گئی اور حکومت پاکستان پر دباؤ بڑھایا جانے لگا کہ دفاع پاکستان کونسل کی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ اسی تناظر میں وزیر داخلہ رحمان ملک نے یہ بیان دینا شروع کر دیئے تھے کہ کسی کالعدم تنظیم یا گروپ کو دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

دفاع پاکستان کونسل کے اسلام آباد کے جلسے کے

قائد اہلسنت والجماعت نے کہا ”ہم نے دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے دفاع پاکستان کانفرنسوں کا وسیع سلسلہ شروع کیا۔ جس میں عوام کی بہت بڑی تعداد نے شریک ہو کر ہمارے مؤقف کی تائید کی ہے“

موقف پر تو پروفیسر حافظ محمد سعید اور دفاع پاکستان کونسل کے دوسرے مذہبی قائدین کے اسلام آباد داخلے پر پابندی بھی عائد کر دی گئی۔ جس کا مقصد امریکہ کو اپنی تابعداری کا یقین دلانے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا جب کہ اب اہل سنت والجماعت اور اس کی آڑ میں وہ دوسرے مذہبی گروپوں پر بھی پابندی عائد کرنے کا انتہائی اقدام اٹھایا گیا ہے۔

وزیر داخلہ رحمان ملک ایک جانب تو قوم کو اس حقیقت سے آگاہ کر رہے ہیں کہ سانحہ کوہستان میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے اور اس واردات میں ملوث 6 اہم دہشت گردوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ اور دوسری جانب وہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ ٹی این اے گلگت پر بھی پابندی عائد کر کے سانحہ کوہستان کو فرقہ واریت کا رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب حکومتی ایجنسیوں کے پاس بلوچستان، کراچی اور ملک کے قبائلی علاقوں بشمول کوہستان اور دہشت گردی، تخریب کاری اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں بھارتی "را" اور امریکی سی آئی اے کے ملوث ہونے کے ٹھوس ثبوت اور شواہد موجود ہیں تو ان وارداتوں کی آڑ میں دفاع وطن کے لیے سرگرم دینی مذہبی جماعتوں پر پابندی عائد کرنا ملک کی سالمیت کے خلاف دشمن کی سازشوں کو تقویت پہنچانے کے مترادف ہے

ملک میں امن وامان کی صورتحال پہلے ہی انتہائی مخدوش ہے جب کہ اہل سنت والجماعت اور اس سے وابستہ تنظیموں پر پابندی عائد کرنے کا ردعمل ملک میں مزید افراتفری، انتشار اور عدم استحکام پر منتج ہو سکتا ہے اس لیے حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اور امریکی مفادات کی نگہداشت کرتے کرتے ملک کی سالمیت کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔ اہل سنت والجماعت اور دوسری مذہبی تنظیموں پر پابندی ملک کے مفاد میں نہیں ہے اور نہ ملکی اور قومی مفاد سے متصادم کسی فیصلے کو قوم قبول کر سکتی ہے"

تمام قومی اخبارات نے اہلسنت والجماعت پر پابندی کی خبر کو نہ صرف نمایاں طور پر شائع کیا بلکہ اپنے اداریوں میں اس پابندی کی پرزور الفاظ میں مذمت بھی کی ہے

ہماری جماعت بلاشبہ پاکستانی مسلمانوں کی غالب اکثریت کی نمائندہ جماعت ہے۔ جو تبلیغ وترویج اسلام کے ساتھ ساتھ مسلم امہ کے اتحاد و یکجہتی کے لیے بھی سرگرم ہے

دفاع پاکستان کونسل میں شامل تمام جماعتوں کے قائدین نے اہلسنت والجماعت پر پابندی کی پرزور الفاظ میں پابندی کی مذمت کی ہے۔

مختلف اخبارات میں شائع شدہ بیانات درج ذیل ہیں۔

"کراچی، اکوڑہ خٹک (اسٹاف رپورٹر، ایجنسیاں) دفاع پاکستان نے اہلسنت والجماعت پر پابندی کی مبینہ اطلاعات کو تشویش ناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت بیرونی دباؤ اور ملک دشمنوں کے ہاتھوں یرغمال نہ بنے۔ کراچی لاہور اور کوئٹہ سمیت کئی شہروں میں دفاع پاکستان کے لیے منعقدہ کانفرنسز میں لاکھوں افراد شریک ہوئے۔ جس میں نہ تو کوئی فرقہ وارانہ بات کی گئی اور نہ ہی بندوق اٹھائی یا دہشت گردی کی۔ اگر خدانخواستہ کسی پر کوئی الزام ہے بھی تو ان سارے لوگوں کی قومی دھارے میں شمولیت پر حکومت کو خوش ہونا چاہیے تھا۔

ہفتہ کو جاری بیانات میں کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق، جماعۃ الدعوۃ کے ترجمان یحیٰ مجاہد اور دیگر نے کہا کہ ہماری حکومت بالخصوص وزارت داخلہ تمام ملک دشمن سرگرمیوں اور ملک کو توڑنے والے عناصر سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہے اور دفاع پاکستان کونسل میں شامل جماعتوں کو ایک ایک کر کے مفلوج کرنا چاہتی ہے۔ جو ملک وملت کے مفادات سے صریح غداری ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ بہت جلد دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس میں اہل سنت والجماعت پر پابندی کے مسئلے پر غور کیا جائے گا۔

اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ حکومت اہلسنت والجماعت کے ساتھ ناروا سلوک کر رہی ہے دس برس قبل سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا الزام لگا کر پابندی لگائی گئی۔ لیکن الزامات آج تک ثابت نہیں ہوئے۔

اہلسنت والجماعت کے دیگر رہنماؤں مولانا اورنگزیب فاروقی، ڈاکٹر فیاض اور مولانا تاج حنفی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ اہلسنت والجماعت کوئی تنظیم نہیں بلکہ مسلک کا نام ہے اور مسلک پر فرد واحد کی جانب سے پابندی لگانا غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ اگر پابندی لگانے کی کوشش کی گئی تو عدالت کا رخ کریں گے"۔

(روزنامہ امت کراچی)

☆☆☆☆☆

"امریکہ پاکستان کا دوست تھا نہ کبھی ہوگا"

ترجمان جماعت اسلامی

اہلسنت والجماعت پر پابندی دفاع پاکستان کونسل اور امت مسلمہ کو کمزور کرنے کی سازش ہے

لاہور (پ ر) جماعت اسلامی پاکستان کے ترجمان نے وفاقی وزارت داخلہ کی جانب سے اہل سنت والجماعت پر پابندی لگائے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام امریکہ کے دباؤ پر کیا گیا ہے۔ منصورہ سے جاری بیان میں ترجمان جماعت اسلامی پاکستان نے کہا کہ امریکہ مذہبی و دینی جماعتوں کو اپنے مفاد کے خلاف سمجھتا ہے۔ اس سے پہلے امریکہ دفاع پاکستان کونسل پر بھی سخت تشویش کا اظہار کر چکا ہے۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ اہلسنت والجماعت پر پابندی دراصل دفاع پاکستان کونسل اور امت مسلمہ کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ حکومت اہلسنت والجماعت جیسی محب وطن جماعت پر پابندی لگا کر امریکہ کو خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ترجمان نے خبردار کیا کہ ایسی حرکتوں سے امریکہ کا اعتماد نہیں جیتا جا سکتا۔ امریکہ نہ پہلے کبھی پاکستان کا دوست تھا نہ آج ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ ترجمان نے مطالبہ کیا کہ حکومت فی الفور اپنا فیصلہ واپس لے"

"روزنامہ جنگ لاہور"

☆☆☆☆☆

دفاع پاکستان کونسل کے اہم راہنما جنرل حمید گل اور شیخ رشید احمد نے بھی اہلسنت والجماعت پر پابندی کی مذمت کی علماء کونسل پاکستان کے چیئرمین علامہ طاہر محمود اشرفی نے دھمکی دی کہ اگر اہلسنت والجماعت پر پابندی کا نوٹیفکیشن واپس نہ لیا گیا تو ہم اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کریں گے"۔

اس طرح کے شدید ردعمل کے بعد وزیر داخلہ رحمان ملک نے ٹیلی فون پر قائد اہلسنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ساتھ رابطہ کر کے اس نوٹیفکیشن سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "میں اس وقت گلگت میں ہوں۔ وزارت داخلہ کی طرف سے اہلسنت والجماعت پر قطعاً کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہوگی تو واپس لی جائے گی"۔

اس کے بعد اخبارات پر خبر شائع ہوئی۔

وزارت داخلہ نے 4 جماعتوں و گروپوں پر پابندی کو کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا، ترجمان

باقی صفحہ نمبر 46

سیرت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس، جھنگ

رپورٹ: محمد امان اللہ، اوراشہر

24 مارچ 2012ء ہفتہ اوراشہر خوشاب مظفر گڑھ روڈ 18 ہزاری ضلع جھنگ مدرسہ اسلامیہ صدیقیہ حنفیہ رجسٹرڈ کے زیراہتمام 41ویں سالانہ سیرت ساقی کوثر ﷺ کانفرنس بڑی شان وشوکت سے انعقاد پذیر ہوئی۔ صدارت ڈاکٹر عابد حسین سیال اور اسٹیج سیکرٹری شپ مولانا اکبر علی جھنگوی خطیب کوٹ شاکر نے سنبھالی پہلی نشست 11 بجے سے ایک بجے تک ہوئی۔ مقامی خطباء حضرات نے بیان کیا دوسری نشست بعد نماز ظہر ہوئی جس میں تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری عامر شہزاد جامعہ امدادیہ نے حاصل کی جاوید برادران نے نعت پیش کی۔ علی معاویہ بھائی بھائی کو دعوت خطاب دی گئی۔ ان کے بعد غلام رسول ہاشمی نے نعت پیش کی ملتان سے تشریف لائے ہوئے شاعر عبدالشکور ربانی برادران نے حمد ونعت کے بعد مشہور کلام نوکر میں صحابہؓ دا حاضرین کو سنا کو خوب گرمایا۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے سیرت کے عنوان پر مدلل گفتگو کی ان کے رفیق سفر سیف اللہ خالد نے نعت پیش کی قائد جھنگ وکیل صحابہؓ مولانا عبدالغفور جھنگوی نے شان حبیب خدا ﷺ اور مشن حق نواز شہیدؒ پہ روشنی ڈالی۔ سفیر امن قائد اہلسنت حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی قافلے کی شکل میں جلسہ گاہ پہنچے ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ قائد محترم نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ وتحفظ ناموس صحابہؓ پہ خوبصورت انداز میں بات کی اسی مناسبت سے غازی علم دین شہیدؒ اور غازی حق نواز شہیدؒ کا تذکرہ بھی کیا انہوں نے فرمایا امریکہ کے کہنے پر دفاع پاکستان کونسل پر پابندی لگائی گئی تو پاؤں کی ٹھوکر سے اُڑا دی جائے گی۔ کانفرنس کے اختتام پہ قائد محترم نے کارکنوں کو شاباش دی جنہوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں دن رات محنت کی۔ میں تمام اہل علاقہ خصوصاً مولانا اکبر علی جھنگوی حافظ محمد نواز کوٹ شاکر، محمد طارق اورا، محمد عارف اورا، محمد قاسم اورا، محمد ریاض اورا، استاد محمد رمضان حیدری، mb طاہر، ملک مپال اورا، ماسٹر حاجی احمد اور ڈاکٹر عبدالجلیل کا شکریہ ادا کیا! اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور سیرت ساقی کوثر ﷺ پہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سلسلہ وار **نظام خلافت راشدہ** کی فخریہ پیشکش

نئے سلسلے — نیا لہجہ — نئے انداز

کارکنوں کے پرزور اصرار پر "نظام خلافت راشدہ" کی طرف سے

- بچوں کے لیے نظام خلافت راشدہ
- خواتین کے لیے نظام خلافت راشدہ
- طلبہ کے لیے نظام خلافت راشدہ

انتہائی دلچسپ اور کم قیمت بے بہا معلومات کا سلسلہ عنقریب شروع کیا جارہا ہے

منجانب اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد

0306-7810468

عالمی حالات

عالم عرب میں بیداری

اسلام کا ٹائیگر احمد

لہو رنگ شام

اللہ معنا (اللہ ہمارے ساتھ ہے)، الحریۃ (آزادی) التحدی (چیلنج) الصمود حتی اسقاط النظام (نظام کے ختم ہونے تک ڈٹے رہنا) الحمایۃ الدولیۃ (عالمی حفاظت) یہ وہ نعرے اور عنوانات ہیں جو شام کے مظلوم سنی مسلمان ہر روز ان مظاہروں اور اجتماعات میں لگاتے ہیں جو بشارالاسد کے خلاف منعقد ہوتے ہیں۔

روزانہ ہزاروں مسلمان استبداد کے خلاف آواز اٹھانے کے لیے نکلتے ہیں شہید ہوتے ہیں۔ ظلم وستم کا شکار بنتے ہیں۔ مگر یہ فقید المثال مزاحمت بڑھتی جارہی ہے۔ اور اس کے آگے ڈکٹیٹر کا جبر اور ظلم بھی دم توڑتا نظر آتا ہے۔

ایک لمبے عرصے کے بعد اہل شام بیدار ہوئے ہیں یہ بیداری ایک نیا انقلاب پیدا کر رہی ہے جو صرف شام تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ عالم عرب کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدیں بھی بدل دے گا۔ آج سے چند ماہ پیشتر شام کے ہمسایہ میں مصر پر ''حسنی مبارک'' کی آمریت تھی۔ یمن میں علی عبداللہ صالح حکمران تھا۔ تیونس میں اسلام کا نام لینا جرم تھا۔ مگر آج مصر، یمن، تیونس، میں اسلام پسند اکثریت کے ساتھ پارلیمنٹ میں موجود ہیں۔ وہی لیبیا جہاں کبھی اللہ لیبیا قذافی وبس کا نعرہ لگا کرتا تھا۔ آج الجہاد الجہاد کے نعروں سے گونج رہا ہے۔ ظلم وستم کی اندھیر نگری میں مظلوموں کے خون سے جو شمع روشن ہوئی تھی۔ آج اس سے ہر طرف اجالا ہونے کو ہے۔

یقیناً ظلم کو زوال ہے۔ اور ظالم کا مکروہ چہرہ خواہ وہ کتنے ہی نقاب کیوں نہ اوڑھے ضرور بالضرور بے نقاب ہوتا ہے۔ یہ چہرہ افغانستان میں بھی بے نقاب ہوا۔ عراق میں بھی سامنے آچکا ہے۔ اور اب اہل شام میں نقاب کو اتارنے کے لیے بڑی قربانیاں دے رہے ہیں۔ یہ قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اور اسلام اور قومیت کے نام پر قابض منافقین کو ضرور حساب دینا پڑے گا۔ آیئے حمص کے ایک بڑے اجتماع میں ایک پرجوش نوجوان کی چند باتیں پڑھتے ہیں۔ جو یہ بتائیں گی کہ شام کے نوجوان اپنا اصل رستہ دیکھ چکے ہیں۔

ایک لمبے عرصے کے بعد اہل شام بیدار ہوئے۔ یہ بیداری ایک نیا انقلاب پیدا کر رہی ہے جو صرف شام تک محدود نہیں رہے گا بلکہ عالم عرب کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدیں بھی بدل دے گا

''ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں'' جس سے کوئی بڑا نہیں۔ جو سپر پاور ہے۔ کہ ہم اپنی عورتوں، اپنے بچوں، اپنے بھائیوں، اپنے علماء اور اپنے خون دینے والے نوجوانوں کا تحفظ کریں گے۔ خون کے آخری قطرے تک حمص کے بہادر نوجوانوں کا ایک ہی خواب ہے اور وہ فتح یا شہادت۔

اے اللہ! ہمارے اس کہنے پر گواہ رہیو

عرب لیگ، عالمی آبزورز، اقوام متحدہ، صدر اوباما، سرکوزی، اور ہر کوئی سن لے فتح اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔ فتح اللہ کی طرف سے ہے۔ اور نوجوانو! اگر تم میں سے کوئی کسی شخص، کونسل یا ملک کی طرف سے مدد کا انتظار کر رہا ہے وہ ہمیں چھوڑ دے۔ ہمارے لیے اللہ پاک ہی کافی ہے۔

فقول الحق للطاغی
ھو العز ھو البشری
ھو الدرب الی الدنیا
ھو الدرب الی الاخری
فان شئت فضمت عبداً
وان شئت فمت حراً

(طاغوت کے سامنے کلمہ حق کہنا ہی عزت وخوش بختی ہے۔ یہی دنیا میں زندگی کا ضامن ہے۔ اور یہی آخرت کی کامیابیوں کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ سو اب چاہو تو غلامی میں جان دو اور چاہو تو آزاد انسانوں کی طرح موت کو گلے لگالو۔

شام جغرافیائی، مذہبی، تاریخی حوالہ سے بہت اہمیت کا حامل خطہ ہے۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ہے۔ یہ انبیاء علیہ السلام کی سرزمین ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دجال کا قتل بھی اسی ملک میں ہوگا۔ یعنی اسلام کے آخری معرکہ کا میدان بھی شام کا خطہ ہوگا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی ﷺ نے شام کو کنانۃ الاسلام فرمایا اور ارشاد فرمایا ''طوبیٰ لشام (شام والوں کے لیے خوشخبری ہو) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کس لیے؟ فرمایا ''رحمان کے فرشتے اس کی فضاؤں میں پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔ ''شام سے اپنا تعلق قائم کرو کیونکہ اللہ کو یہ زمین پر سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کے بہتر بندے اس سرزمین پر چنے جاتے ہیں''۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ''اللھم بارک لنا فی شامنا'' کے الفاظ سے برکت کی دعا فرمائی۔ شام کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اہل مغرب (شام) ہمیشہ غالب رہیں گے حق پر، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ایک اور روایت میں ہے

''جب اہل شام خراب ہوجائیں گے تم میں سے کوئی خیر باقی نہ رہے گا۔ یہ بڑی بابرکت جگہ ہے۔ بعض

ایرانی ریڈیو اور ذرائع ابلاغ دن رات پاکستان، سعودی عرب اور دوسرے مسلمان ملکوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں مگر پاکستان میں ایران کی شیعہ حکومت کے مظالم بیان کرنے کو فرقہ واریت کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے پھلوں کی دعا کی تو اللہ کے حکم سے فرشتوں نے شام کی سرزمین سے ایک ٹکڑا لاکر مکہ کے قریب رکھ دیا۔ یہ طائف کا علاقہ ہے ملک شام نے مسلمانوں کو بڑے بڑے فاتحین، مجاہدین، محدثین، اولیاء آئمہ اور مصنفین دیے ہیں۔

نفوس قدسیہ کا بے حد قیمتی خزانہ شام کی سرزمین میں مدفون ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت بلال حبشیؓ، حضرت ابو درداءؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ، حضرت اویس قرنیؒ، ابن عساکر، ابن عابدین، امام رازی، ابن قدامہ المقدسی، ابن القیم، امام ابن تیمیہؒ، اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے نامور اور قابل قدر لوگ یہاں دفن ہیں۔ اسلامی جہاد کی تاریخ میں شام نے ہمیشہ قیمتی رجال کار مہیا کیے نورالدین زنگی، اور صلاح الدین ایوبیؒ وہ شخصیات تھیں جنہیں آج تک صلیبی نہیں بھلا پائے ہیں اس لیے دنیا میں جاری اب تک کی صلیبی جنگوں میں شام کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔

شام جغرافیائی، مذہبی اور تاریخی حوالے سے انبیاء کی سرزمین ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا نزول اور دجال کا قتل بھی اسی ملک میں ہوگا یعنی اسلام کے آخری معرکے کا میدان بھی شام ہی کا خطہ ہوگا

سرزمین شام پہلے سیریا (سوریا)، اردن، لبنان، اور فلسطین پر مشتمل تھی۔ لیکن خلافت عثمانیہ کے حصے بخرے کیسے گئے تو مسلمان سرحدوں میں بانٹ دیے گئے۔ ہمارا موضوع موجودہ ملک شام یعنی (سوریا) ہے۔ ملک شام کی کل آبادی دو کروڑ سے زائد ہے۔ جس میں اکثریتی طبقہ مسلمانوں کا ہے یعنی 75 فیصد باقی 15 فیصد نصیری علوی شیعہ، 2 فیصد اسماعیلی، 3 فیصد دروزی شیعہ، اور باقی مسیحی ارمنی، اور مجوسی ہیں۔ نسلی اعتبار سے 93 فیصد عرب اور 7 فیصد کرد ہیں۔

مسلمان اکثریت والے اس ملک پر بعث پارٹی کے نظریات سے تعلق رکھنے والے، اور مذہبی اعتبار سے نصیری علوی فرقے کی حکمرانی ہے حافظ الاسد، اور موجودہ صدر بشار الاسد اسی نصیری فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہم اس نصیری علوی فرقے کے عقائد جاننے سے پہلے کچھ تاریخی حقائق کا ذکر کرتے ہیں جن سے یہ پتہ چلے گا کہ یہ فرقہ اقلیت کے باوجود ایوان اقتدار تک کیسے پہنچا۔ اور اس نے بعثی نظریات کو کیسے سیڑھی کے طور پر استعمال کیا۔

یہ نصیری علوی خلافت عثمانیہ کے دور میں اندرون خانہ سازشوں کا حصہ رہے مگر کبھی کھل کر سامنے نہیں آئے۔ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد جب شام پر فرانسیسی استعمار کا قبضہ ہو گیا تو اس فرقے کے لوگوں نے بھی پر پرزے نکالنے شروع کیے۔ فرانسیسی استعمار کو اصل خطرہ اسلام سے ہونے کی وجہ سے اس فرقہ کو غیر معمولی اہمیت دی گئی۔ خود شیعہ کے اس فرقے نے شاہ سے بڑھ کر شاہ کا کردار ادا کیا۔ ذرا خط کے یہ الفاظ پڑھیے جو سلمان الاسد، بشار الاسد کے دادا نے فرانسیسی حکمرانوں کو لکھے۔

"کیا فرانسیسی اس بات سے بے خبر ہیں کہ صلیبی جنگیں کامیاب ہو جاتیں اگر ان کے قلعے شام کے شمال مشرق میں نصیری سرزمین پر ہوتے" بالکل اسی طرح جیسے نو آبادیاتی حکمرانوں نے کیا کہ عوامی اضطراب اور دنیا کے بدلتے حالات کی وجہ سے جب قوموں کو غلام رکھنا ممکن نہ رہا تو ایسے افراد کو چنا گیا۔ جو حق نمک ادا کرسکیں۔ اس لیے فرانسیسی حکمرانوں نے ان علویوں کی الگ فوج بنائی۔ عجیب بات یہ ہے کہ نصیری علوی فرقے نے من حیث القوم فوج کی ملازمت اختیار کی۔ یہی فوج بعد میں شامی نیشنل آرمی کہلائی۔

1946 میں فرانسیسی استعمار سے آزادی کے بعد عملاً بعث پارٹی حکمران بنی مگر درحقیقت شامی نیشنل آرمی ہی ملک کا کنٹرول سنبھالے ہوئے تھی۔ حافظ الاسد نے 1946ء میں ہی صرف 16 سال کی عمر میں بعث پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ شام سے اپنا تعلق قائم کرو کیونکہ اللہ کو یہ (خطہ) زمین پر سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کے بہتر بندے اس سرزمین سے چنے جاتے ہیں

1958ء میں جب بعث پارٹی نے ناصر کی تعلیمات سے متاثر ہوکر شام اور مصر کے الحاق کا فیصلہ کیا تو علویوں کو اپنے خواب غلط ہوتے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے اس بات کا خطرہ محسوس کیا کہ ہم دوبارہ (سنی) اسلام کے زیر اثر چلے جائیں گے۔

شیعہ علویوں نے 1963ء میں صالح حدید کی قیادت میں بغاوت کرادی جس کے نتیجہ میں حافظ الاسد کو ائیر فورس کا کمانڈر بنادیا گیا۔ جس نے 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ میں شام کی شکست کو جواز بنا کر 1970ء میں اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ حافظ الاسد کے بعد ابھی تک اس کا بیٹا بشار الاسد شام کا حکمران ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ نصیری فرقہ مسلمانوں کے گروہ میں کیسے نہ شامل ہوا۔ اس لیے ہم پہلے ان کے چند عقائد کا ذکر کرتے ہیں۔

یہ فرقہ جو اپنے آپ کو حضرت علیؓ کی نسبت سے علوی کہلاتا ہے حقیقتاً ابو صہیب محمد جو ابن نصیر سے منسوب ہے اس کا دعویٰ تھا کہ وہ پہلے تین اماموں سے فیض یاب ہوا ہے۔ یہ فرقہ ابن نصیر کے ایک پیروکار عبداللہ الاکشمی نے منظم کیا۔ جس کی موت حلب میں ہوئی۔ بعد میں اس کا پوتا 1032ء میں لاتیکا میں منتقل ہوا جو شام کی ساحلی پٹی ہے۔ اس نے یہاں نصیری عقائد کی تبلیغ کی ان کے عقائد میں......

○ تقیہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

○ کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ ظاہری ارکان ہیں جن پر عمل کرنا ضروری نہیں۔

○ اللہ پاک آخری بار حضرت محمد ﷺ اور حضرت علیؓ کی صورت میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)۔

○ حضرت علیؓ نور خداوندی سے آخری پیغمبر پیدا ہوئے۔ (نعوذ باللہ)

○ محمد ﷺ علیؓ اور سلمان فارسیؓ، الوہیت کے تین روپ ہیں۔ ان کے مطابق ہر انسان ستارہ ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ ستارہ بن جائے گا لیکن اس کے لیے سات جنم ضروری ہیں۔

○ جو حضرت علیؓ کی نافرمانی کرے گا اگلے جنم میں جانور بن جائے گا۔

○ عورتوں میں شیطانی روح ہوتی ہے۔ اس لیے وہ ستارہ نہیں بن پاتیں۔ یہ کرسمس، ایسٹر اور عیسائیوں کے دوسرے تہوار بھی مناتے ہیں۔

ان کے عقائد کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے الفاظ ملاحظہ ہوں......

یہ لوگ جو اپنے آپ کو نصیری کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور وہ گروہ جو قرامطہ اور باطنیہ ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی بڑے کافر ہیں۔ نہ صرف ان سے بلکہ مشرکین سے بھی بڑے کافر ہیں۔

1963ء میں جب علویوں کا شام پر اقتدار مضبوط ہونا شروع ہوا۔ تو دنیا بھر کے شیعوں نے ان کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ لبنان کے اثنا عشری رافضی امام موسیٰ الصدر نے 1973ء میں ایک فتویٰ جاری کیا جس میں نصیریوں کو

تعریف کرو۔ باغیوں کے لیے سخت پیغام دو، وغیرھم

(Guardian -14-3-12)

(Express Tribune -15-3-12)

عجیب بات ہے کہ بعث پارٹی سے تعلق رکھنے والا

حقیقت یہ ہے کہ شام اور ایران کو اصل خطرہ اسلام سے ہے۔ اس لیے شام اور ایران نے ہمیشہ بیان بازی کی حد تک اسرائیل اور امریکہ کی مخالفت کی۔ ریاست اسرائیل کے وزارت خارجہ کے سربراہ حاموس جلعاد کا بیان اس بات

شام میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود نصیری علوی شیعہ حکمران ہیں یہ لوگ خلافت عثمانیہ کے دور میں اندرون خانہ سازشوں، منافقانہ طریقہ کار اور غیر ملکی آقاؤں کی مدد کے ذریعے حکمرانی تک پہنچے۔

باقاعدہ شیعہ فرقے کا ایک گروہ تسلیم کیا گیا۔ اس فتوی کا بنیادی مقصد عالم عرب میں رافضی اقتدار کو فروغ دینا ہے۔

یہ موسی الصدر "حرکتہ اہل الشیعہ" موجودہ حزب اللہ کا بانی تھا جو ایران میں پیدا ہوا۔ 1958ء میں لبنان پہنچا اور لبنانی شہریت حاصل کی، خمینی کا شاگرد خاص تھا۔ خمینی کے بیٹے احمد کی شادی موسی الصدر کی بھانجی سے ہوئی۔ "حرکتہ اہل الشیعہ" مسلح تنظیم تھی جس کے شامی نیشنل آرمی سے خصوصی تعلقات تھے۔ 15، اگست 1976ء کو فرانس کی خبر رساں ایجنسی نے خبر دی کی موسی الصدر نے رومی پادریوں کے اجتماع میں اس بات پر زور دیا ہے کہ شام کے نصیری شیعہ کی مدد کی جائے۔ مقتدی الصدر، جو عراق میں ہزاروں مسلمانوں کا قاتل ہے اسی موسی الصدر کا کزن ہے۔ اسی موسی الصدر نے 1985ء میں لبنان میں مظلوم مسلمانوں کے کیمپ میں قتل وغارت کی اور حافظ الاسد نے اپنی فوج کے چھٹے بریگیڈ کو حکم دیا کہ وہ اس قتل وغارت میں حرکت اہل شیعہ کا ساتھ دیں۔ اہل شیعہ کے قتل وغارت پر خمینی نے خاموشی اختیار کی اور جب اس کے نائب نے کچھ بات کی تو اس نے اس کو معزول کردیا۔

(فہمی ہویدی کی کتاب: ایران من الداخل)

(حزب اللہ کیا ہے؟)

مسلمان اکثریتی ملک پر حکمرانی کے لیے حافظ الاسد اور اس کے فرقے کو بعث پارٹی کا سہارا لینا پڑا۔ بعث پارٹی عرب قومیت کی علمبردار تھی۔ اور صرف عرب نیشنلزم ہی ایسا نعرہ تھا جو اقلیت کے اس گروہ کو اکثریت پر غالب رکھ سکتا تھا۔ حیرت انگیز طور پر حال ہی میں منظر عام پر آنے والے اس خط کے مندرجات بھی ایسے ہی ہیں۔ جو ایرانی ایمبیسی کی طرف سے صدر بشار الاسد کو بھجوایا گیا ہے۔ جس میں اس کو عوام الناس سے تقریر اور تقریر کے نکات ADVISE کیے گئے ہیں۔ اس خط میں واضح لکھا ہے کہ شام سنی اکثریتی ملک ہے۔ اس لیے یہاں پر نیشنلزم کو ابھارو۔ اسرائیل کے خلاف بات کرو۔ فلسطین کے مظلوموں پر آنسو بہاؤ۔ شہداء کی

ملک شام عراق ایران جنگ میں جو 1980ء میں ہوئی۔ ایران کو مکمل سپورٹ کرتا نظر آتا ہے۔ حالانکہ عراق پر بعث پارٹی کی حکمرانی تھی۔

ان نصیریوں کا عرب قومیت کا نعرہ صرف اپنے عوام کو گمراہ کرنے اور اقتدار کو طول دینے کے لیے تھا۔ یہ اسی طرح تھا جیسے 1979ء میں خمینی کا انقلاب جسے اسلامی رنگ دیا گیا۔ 1979ء میں خمینی انقلاب کے بعد شام "برادر انقلاب" کے عظیم نصب العین کا حصہ بن گیا۔ 1979ء کے خمینی انقلاب کے بعد شام میں مسلمانوں پر ظلم وستم میں اضافہ کردیا گیا۔ 1980ء میں صرف حماس شہر میں 30 ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کردیا گیا۔ داڑھی رکھنے والوں کی داڑھیاں نوچ لی گئیں۔ برقع پوش خواتین کے برقعے چھین لیے گئے۔

حمص میں 1982ء میں حافظ الاسد کے سگے بھائی رفعت الاسد نے 20 ہزار سے زائد نوجوانوں کو قتل کیا۔ لوگوں پر ٹینک چڑھا دیے۔ ظلم وستم کی حد یہ تھی کہ کوئی مسلمان بہن اگر حجاب اوڑھ کر سڑک پر آجاتی تو حافظ الاسد (جو نام کا حافظ تھا یا اسرائیل، امریکہ، ایران کے مفادات کا حافظ تھا) کے غنڈے اسے وہیں، ڈنڈوں، مکوں اور تھپڑوں سے شہید کردیتے۔ سوریا کے ان مظالم پر کویت کے خطیب شیخ احمد القطان نے ایک دردناک خطبہ دیا۔ یہ تقریر احداث سوریا کے نام سے پوری عرب دنیا میں پھیل گئی۔ جو بھی اس تقریر کو سنتا، دھاڑیں مار مار کر روتا۔ اس میں شیخ نے حماس کی بہنوں کو مخاطب کر کے کہا۔ "یا اختنا لمن النداء" اے بہن تم نے کن کو پکارا"

آج 2012ء میں بسار الاسد کے غنڈوں نے بربریت کی وہی مثال قائم کی ہے۔ مگر شاید آج یا اختنا لمن النداء کہنے والے بھی بہت کم ہیں۔

کے ثبوت کے لیے کافی ہے وہ کہتا ہے "شامی صدر کی اقتدار سے رخصتی اسرائیل کے لیے تباہ کن ثابت ہوگی۔

(16 نومبر 11)

اسی طرح رافضی ایران اور شام نے لبنان کے حزب اللہ سے مل کر مظلوم مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ ہزاروں مسلم نوجوانوں کو شہید کر دیا۔ موجودہ تحریک آزادی میں بھی جب ملک شام مظاہروں سے لرز رہا ہے اور باطنی حکومت تک کانپ اٹھی ہے۔ ایران اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ شامی حکومت کے ساتھ کھڑا ہے۔

(Express Tribene 13 march 2012)

ایران نے افغانستان میں امریکہ کی مدد کی۔ عراق اور فلسطین میں امریکہ کی مدد کی۔ اور اب شام کے مسلمانوں کے خلاف بشار الاسد کی بیک پر کھڑا ہے۔ ایرانی ریڈیو اور ذرائع ابلاغ دن رات پاکستان، سعودی عرب اور دوسرے مسلمان ممالک کے خلاف پرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں مگر پاکستان میں ایران کے خلاف بات کرنا فرقہ واریت کے زمرے میں آجاتا ہے۔

اک ستم ظریفی سی ستم ظریفی ہے۔

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اپنی معرکتہ الآراء کتاب "خلافت ورلڈ آرڈر" میں رقم طراز ہیں۔

" اگر ایران اور شام کی حکومتیں واضح طور پر مسلمانوں کے متفقہ مسائل میں اپنے سابقہ نقطہ نظر سے رجوع کریں۔ اور فتاویٰ کی صورت میں کلمہ طیبہ کی تبدیلی عقیدہ تحریف قرآن اور تکفیر صحابہ کرام سے توبہ کریں تو درست ہے۔

ورنہ...... ان دونوں ملکوں کو کسی بھی صورت اسلامی ملکوں کے دائرے میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں افسوس ہے کہ شام کے نصیریوں اور ایران کے خمینی کے پرستاروں

مسلمان اکثریتی ملک پر حکمرانی کے لیے حافظ الاسد نصیری شیعہ نے عرب قومیت کی علمبردار بعث پارٹی کا سہارا لیا۔ جس کو ایرانی شیعہ حکمرانوں کی مدد حاصل تھی

نے اپنے اپنے ممالک میں اہل سنت کے ممتاز علماء، زعماء، اور مسلمانوں کے لاتعداد کارکنوں پر انہی عقائد کے اختلاف کے باعث مظالم کے جو پہاڑ توڑے وہ بوسنیا کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور کشمیر پر ہونے والی ستم کشی سے کم نہیں۔ حلب (شام) میں تین ہزار سنی علماء کو صرف عقائد اسلامی کی بنیاد پر حافظ الاسد نے جلاوطنی اور قتل کے صدموں سے دوچار کیا۔ ایران میں جامع مسجد شیخ فیض کے انہدام، زاھدان، اصفہان، تہران بندر عباس میں اہل سنت علماء کی بڑی تعداد کو قتل کرے ان کے نام لیواؤں کو سالہا سال سے جیلوں کی کوٹھریوں میں بند رکھنا کس اسلام کی نمائندگی ہے۔

(خلافت ورلڈ آرڈر، ایران اور شام)۔

بشار الاسد کی حکومت کا ایران کے ساتھ جو تعلق ہے وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے اپنے بڑے بھائی کی طرح منافقت کا مکمل لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اس کی اسرائیل دشمنی کی حقیقت ہم نے اوپر بھی ذکر کی اب فارن پالیسی کا یہ تجزیہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

"اسرائیل کے لیے بشار الاسد سے بڑھ کر کوئی مفید نہیں ہوسکتا۔ کئی عشروں سے گولان کی پہاڑیاں اسرائیل کے قبضہ میں ہیں۔ مگر شام نے ان کے لیے ایک گولی بھی نہیں چلائی۔ اسد کی حکومت نے اسرائیل کو شکایت کا کبھی موقع فراہم نہیں کیا۔ ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ۔

مصر، تیونس، لیبیا، یمن میں عرب بیداری کے بعد شام میں بھی بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔ برسوں کی بے چینی اور اضطراب نے کروٹ لی اور بشار الاسد کے خلاف 15 مارچ 2011ء کو فقید المثال مزاحمت کا آغاز ہو گیا۔ چند لڑکوں نے قربانی دی۔ انہوں نے اپنی پیشانی پر اسد مخالف نعرے لکھے۔ جس کے نتیجہ میں ان کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

ان کی کھال ادھیڑ دی گئی۔ اس واقعہ کے خلاف لوگوں نے سخت احتجاج کیا۔ سڑکوں پر نکل آئے جن پر شامی فوج نے اندھا دھند گولیاں چلا کر سینکڑوں کو شہید کر دیا۔ مگر احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ پہلے لوگ اصطلاحات چاہتے

عورتوں کے قتل عام سے ادا ہو رہا ہے۔

"حمص میں ایک دن میں 21 خواتین اور 26 بچے ذبح کر دیے گئے شرمناک بات یہ ہے کہ ان خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اور ان کے سروں کو بشار الاسد کے فوجی کاٹ کر ساتھ لے گئے۔ اسی طرح ادلیب میں ایک دن میں 27 ہلاک ہوئے۔ (Express Jribune13-3-12)

کرتے جا رہے ہیں۔ شام کے نوجوانوں نے تو اصل راستہ دیکھ لیا مگر افسوس ہم پر ہے کہ ہم اتنی نعمتوں کے باوجود بھٹک رہے ہیں۔ ہم نے تو اتنی قربانیاں بھی نہیں دیں تب بھی ہم پریشان ہیں شام کے حالات صرف پڑھ لینے کے لیے نہیں لکھے گئے بلکہ اس لیے بیان ہوئے کہ ہم اپنے آپ کو بدل لیں۔ اپنے رخ کو درست کریں۔ اپنے مقصد کو زندگی کا جزو

ایران کے شیعہ حکمرانوں نے افغانستان، عراق اور فلسطین میں امریکہ کی مدد کی اب بشار الاسد کی حمائت کر کے شام کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں

حقوق انسانی کی ایک تنظیم (شہداء سوریا) کے مطابق مارچ سے ستمبر 2011ء تک 3 ہزار افراد قتل کیے جا چکے ہیں۔ 10 ہزار افراد گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ نوجوانوں کو باز رکھنے کے لیے ان کی بہنوں اور ماؤں کا قتل عام اور گرفتاری جاری ہے۔

اور اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اب تک 8 ہزار سے زائد ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ اور 50 ہزار سے زائد ترکی ہجرت کر چکے ہیں۔

عورتوں اور بچوں کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ خوف و ہراس پیدا ہو۔ کسانوں کی فصلیں تک جلائی جا رہی ہیں۔

لیکن یہ سب ظلم و ستم سنی مسلمانوں کے حوصلے پست نہیں کر پایا ہے۔ زرعا کے قصبے سے شروع ہونے والے "آزادی کے مظاہرے" اب دمشق کے قلب تک پہنچ چکے ہیں۔ مظلوموں کی آہوں سے بشار الاسد کے قلعے میں زلزلے شروع ہو چکے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب مظلوموں پر شیر بشار الاسد، کر کھڑا ہوگا۔ (انشاءاللہ)

چوہابن آپ syria میں ظلم و ستم، اور مزید حقائق جاننے کے لیے youtube دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے بہت صحیح لکھا ہے کہ جن قوموں کے نوجوان ذہنی طور پر شکست و ریخت کا

بنا دیں۔ آنے والا وقت بہت سخت ہے۔ ہمیں ان اوقات کو قیمتی بنانا چاہیے۔ نوجوان خصوصی طور پر اپنے آپ کو تحریکی بنائیں۔ خلافت راشدہ کے پیغام کو گھر گھر عام کریں۔

علامہ فاروقی شہیدؒ نے فرمایا......

اسلامی اور غیر اسلامی ملکوں کی تمام مسلم آبادی پر جس طرح یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں شریعت اسلامیہ کو رائج کرنے کے عمل کو حتی الامکان پورا کرے۔ اسی طرح اسے چاہیے کہ وہ دور حاضر کے تمام فتنوں اور عالمی کفر کی سازشوں سے بھی امت کو بچانے کے لیے کوشاں رہے۔

کمیونزم کی شکست کے بعد نو مسلم ریاستوں کو 70 سال کے بعد کمیونسٹوں سے پنجہ استبداد سے خلاصی کے باعث جس ایمانی قوت اور دینی تعلیم کی ضرورت ہے انہیں فراہم کرنے کے لیے کوشش کرے۔ روسی، چینی، امریکی، برطانوی اور فرانسیسی نومسلموں اور مسلمانوں کی نئی نسل کے لیے وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر اور دینی کتابوں کو گھر گھر میں پھیلائے، ہر ملک کے باسیوں کے لیے ان کی مادری زبانوں میں اسلامی افکار کی اشاعت کا عالمی فریضہ سرانجام دے۔ دنیا بھر میں پھیلنے والے مسیحی مشن، کنفیوشس کے بدھ مت، لینن کے مارکسزم، ابراہام کی مغربی جمہوری فکر، یہودیت، قادیانیت و رافضیت کے اسلام دشمن نظریات کے

ایران اور شام کی حکومتیں واضح طور پر مسلمانوں کے متفقہ عقائد کے مطابق اپنے شیعہ نقطہ نظر سے رجوع کریں اور فتاویٰ جات کی صورت میں کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن اور تکفیر صحابہ سے توبہ کریں تو درست، ورنہ ان دونوں ملکوں کو کسی صورت بھی مسلمان ملک تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے

تھے۔ اور اب نظام کی تبدیلی، بشار الاسد کے بھائی مہر الاسد اس کے بہنوئی، حزب اللہ کے جنگجو، ایران کے انقلابی گارڈ، اور مقتدیٰ الصدر کی ملیشیاء کے لوگ نہتے مسلمانوں پر بے پناہ ظلم ڈھا رہے ہیں۔ سب سے بھیانک کردار بچوں اور

شکار ہو جائیں۔ اور احساس کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ تو وہ اپنے زخمی دلوں کا سکون بے راہ روی اور فحاشی میں ڈھونڈتے ہیں۔ ان کے دلوں کو بے مقصدیت سے سکون ملتا ہے۔

آج شاید ہم بھی ذہنی شکست قبول کر چکے ہیں یا

فروغ کا راستہ روکنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرے۔

عصر حاضر کے سب سے بڑے فتنے مادیت اور لادینیت کے سیلاب کے سامنے اسلامی افکار کی دیوار کھڑی

باقی صفحہ نمبر 34

امت مسلمہ کے لیے

لمحہ فکریہ

سابق شیعہ مجتہد امیر رضا قمی مدظلہ

یہ مضمون نومسلم شیعہ مجتہد امیر رضا شاہ قمی کی مشہور کتاب عنوان بالا سے لیا گیا ہے تاکہ قرآن پاک سے متعلق شیعہ کے نظریات کی حقیقت واضح ہو سکے۔

توریت وانجیل کی صحیح تعلیم یہ ہے کہ قرآن پاک سچا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی تصدیق پہلی تینوں الہامی کتابوں میں موجود ہے

پہلی دلیل: الکتاب سے مراد علیؓ ہیں:۔

مشہور شیعہ مجتہد مقبول احمد دہلوی مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

﴿ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ﴾

(اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں) کہ تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ''ذٰلِکَ الْکِتٰبُ'' سے مراد علی بن ابی طالب ہیں''

(سورہ بقرہ، قرآن مجید مترجم مقبول احمد دہلوی، طبع افتخار بکڈپو اسلام پورہ لاہور (پنجاب پاکستان)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا صحیح اسلامی مفہوم یہ کہ اس الکتاب سے مراد اللہ رب العزت کا وہ قرآن پاک ہے جو رب العالمین کی طرف سے جبریل امینؑ نے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر نازل فرمایا نہ کہ حضرت علیؓ پر۔ جیسا کہ شیعوں کا ایک فرقہ اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ العیاذ باللہ نزول قرآن پاک میں جبریلؑ سے غلطی ہوئی ہے جبریلؑ نے بجائے علیؓ کے محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔

(۲) حُبِّ اہل بیت کی آڑ میں آیت قرآنی میں تحریف:

مقبول احمد دہلوی مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا۔

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶۸)

کہ جبریل امین اس آیت کو اس شان سے لے کر آئے تھے۔

ترجمہ:...... بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور آل محمد پر ظلم وستم ڈھاتے ہوئے ان کا حق غصب کیا، ایسے لوگوں کی بخشش نہ ہوگی۔ اور نہ ہی ہدایت کا راستہ پائیں گے۔ (قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۲۰۷)

مذکورہ آیت کریمہ کا صحیح قرآنی معنی ومفہوم یہ ہے کہ ''جو لوگ کافر ہیں اور دوسروں کا بھی نقصان کر رہے ہیں۔ اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ اور نہ وہ راہ ہدایت پا سکیں گے'' اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ بخشش اور ہدایت دونوں اللہ پاک کے ہاتھ میں ہیں۔ اس دنیا میں جس انسان نے صراطِ مستقیم پر چلنے کی کوشش نہ کی تو ظاہر بات ہے کہ وہ انسان صراطِ مستقیم سے دور ہو کر مغفرت الٰہی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

(۳) تحریف قرآن کا ایک اور انداز:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ. (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۰)

مقبول احمد دہلوی مندرجہ بالا آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اصول کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ آیت اس طرح منقول ہے۔

''یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فِیْ وَلَایَۃِ عَلِیٍّ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ''

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۲۰۷

مذکورہ آیت کریمہ میں تحریف و زیادتی کرتے ہوئے سبائی موجودہ قرآن مجید کے بارے میں اپنی من گھڑت روایات کے سہارے اس قرآن مجید سے انکار کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ جو کہ اہلسنت کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک بالاتفاق کفر ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ کا صحیح اسلامی مفہوم اور معنی یہ ہے کہ ''اے لوگو تمہارے پاس رسول ﷺ آ چکا سچی بات لے کر تمہارے رب کی طرف سے تو مان لو، تاکہ بھلا ہو تمہارا، اور اگر نہ مانو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

یہودیوں کے اعتراضات کا جواب اور نبوت محمد یہ کے اثبات کے بعد اب تمام جہان کے انسانوں سے اللہ پاک مخاطب ہوتے ہیں کہ تمہاری نجات اسی میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان لے آؤ۔

اے تمام ''جہاں کے'' لوگو! تمہارے پاس یہ رسول اللہ ﷺ سچی بات ''یعنی سچا دعویٰ'' اور سچی دلیل لے کر تمہارے پروردگار کی طرف سے تشریف لائے ہیں، سوتم ان پر اور جو کچھ یہ فرمائیں سب پر یقین رکھو، جو پہلے سے یقین لائے ہوئے ہیں وہ اس پر قائم رہیں اور جو نہیں لائے وہ اب اختیار کر لیں، یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم منکر ہو گئے تو تمہارا ہی نقصان ہے، اللہ پاک کا کوئی نقصان نہیں، کیونکہ اللہ پاک کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اللہ پاک سب کے ایمان وکفر کی پوری خبر رکھتا ہے اور دنیا میں پوری سزا نہیں دیتا تو اس لیے کہ وہ کامل حکمت والا ہے۔

آیت قرآنی کی بے جا تاویل:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ مِّنْ رَّبِّھِمْ لَاَکَلُوْا مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۶)

مولوی مقبول احمد دہلوی مندرجہ بالا آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اصول کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس

سبائیوں کا ایک فرقہ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ (العیاذ باللہ) نزول قرآن پاک میں جبریلؑ سے غلطی ہوئی ہے جبریلؑ نے بجائے علیؓ کے محمد ﷺ پر قرآن نازل فرمایا۔

سے مراد علیؓ اور اولاد علیؓ ہیں۔

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۲۴۴)

مذکورہ آیت کریمہ کا صحیح اسلامی معنی و مفہوم ہے کہ ”اور اگر یہ لوگ توریت وانجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر قائم رہتے تو اپنے اوپر اور اپنے پیروں کے نیچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے“......

اگر یہ توریت اور انجیل اور اس قرآن پاک کو مان لیں، کیونکہ توریت وانجیل کا ماننا اس قرآن کے ماننے کو لازم کردے گا۔ ان کی صحیح تعلیم ہے کہ یہ قرآن سچا ہے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق پہلے کی کتابوں میں موجود ہے۔ تو اگر یہ اپنی ان کتابوں کو بغیر تحریف وتبدیل اور تاویل، تغیر کے مانیں تو اسی کی ہدایت کریں گے، جو حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں۔ اس صورت میں اللہ پاک انہیں دنیا کے فائدے بھی دے گا اور آسمان سے پانی برسائے گا، زمین سے پیداوار اگائے گا یعنی زمین وآسمان کی برکتیں انہیں مل جائیں گی۔

(۵) آیت قرآنی کی غلط تفسیر:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ:

(المائدہ آیت نمبر ۶۷)

مولوی مقبول احمد دہلوی مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”الجوامع میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا کہ علی المرتضیٰؑ کو بجائے اپنے کل آدمیوں کا حاکم مقرر کردیں۔ اور لوگوں کو بھی اس امر سے مطلع کردیں۔ پس حضور پاک ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ یہ امر میرے اصحابؓ میں سے ایک گروہ کو ناگوار گذرے گا“

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۲۴۴)

آیت کریمہ کا صحیح معنی و مفہوم یہ ہے کہ ”اے رسول پہنچادے جو کچھ تیری طرف رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تُو نے اللہ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا، اور اللہ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا، بے شک اللہ کافروں کی رہبری نہیں کرتا“......اللہ پاک اپنے نبی ﷺ کو رسول کے پیارے خطاب سے مخاطب کرتے ہیں، اے رسول! اپنے رب کے کل احکام لوگوں کو پہنچادو، اور نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

اُم المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جو تم میں سے یہ کہے کہ حضور پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کسی حکم کو چھپایا تو جان لو کہ وہ جھوٹا ہے۔ (صحیح بخاری)

آخر آیت میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

اے رسول ﷺ! آپ کے ذمہ صرف تبلیغ ہے ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ کافروں کو ہدایت نہیں دے گا۔ آپ صرف پہنچا دیجئے حساب کا لینے والا اللہ ہی ہے۔

(۶) صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ پر (نعوذ باللہ) جھوٹ باندھنے والے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

(ہود آیت نمبر ۱۸)

مولوی مقبول احمد دہلوی مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ“ تفسیر عیاشی میں ہے جناب امام جعفر

قرآن کریم دلوں کے لیے شفا، کفر و شرک، اخلاق رذیلہ اور ظاہری و باطنی امراض سے نجات کا ذریعہ ہے

صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ”اَلْاَشْهَادُ“ سے مراد ائمہ معصومین کرام (بارہ امام) ہیں۔ اور جناب امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ (هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ) سے مراد قریش کے چار بادشاہ ہیں۔ جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے۔ قول تفسیر صافی چار بادشاہوں سے مراد ثلاثہ (ابوبکر، عمر و عثمان) اور معاویہ ہیں“

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۴۴۴)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا صحیح معنی و مفہوم یہ ہے ”اور اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر افتراء کیا کرتا ہے، یہی لوگ ہیں جو پیش کیے جائیں گے اپنے رب کے سامنے اور گواہ رہیں گے یہی لوگ جنہوں نے جھٹلایا تھا اپنے رب کو، خبردار! اللہ پاک کی لعنت ہے ظالموں پر“

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے افتراء پردازوں کو تنبیہ کی اور ایسے لوگوں کو سخت عذاب سے ڈرایا ہے جو اللہ پر اور اس کی آیات پر تہمت لگاتے ہیں، افتراء پردازی بہت بڑا جرم ہے، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت بھیجتا ہے، اور اس آیت میں اس بات کی نشاندہی فرمائی ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر اور کوئی ظالم نہیں ہوسکتا جو اللہ پاک کی آیات کو جھٹلائے اور اس پر الزام تراشی کرے۔ یہ ظالم لوگ اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے تو گواہ بھی ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جو اللہ پاک پر بہتان لگاتے تھے اور جھوٹ گھڑتے تھے۔ چنانچہ ان پر اللہ پاک کی لعنت اور سخت عذاب نازل کیا جائے گا۔

(۷) قرآن مجید میں ذاتی اضافہ:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۃ الاسراء آیت نمبر ۸۲)

مقبول احمد دہلوی مندرجہ بالا آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”تفسیر امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل امین نے رسول خدا کو جو کچھ پہنچایا تھا وہ یوں تھا۔

”وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ اِلَّا خَسَارًا“

(قرآن مجید مترجم مقبول احمد دہلوی ص ۵۸۹)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا صحیح اسلامی معنی و مفہوم یہ ہے ”اور ہم قرآن میں وہ باتیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہیں مگر ظالموں کا نقصان ہی بڑھتا ہے“ قرآن کریم واقعی دلوں کے لیے شفاء ہے، کفر و شرک، اخلاق رذیلہ اور باطنی امراض سے نجات کا ذریعہ ہے اور امراض ظاہرہ کے لیے بھی شفاء ہے، نیز آیات قرآنی مریض پر دم کرنا جائز ہے۔

(۸) آیت قرآنی میں بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ کا ذاتی اضافہ:

مقبول احمد دہلوی مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا“

(سورۃ الاسراء آیت نمبر ۸۹)

"اصول کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل امینؑ نے یہ آیت یوں پہنچائی تھی۔

فَاَبٰی اَکْثَرُ النَّاسِ بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ اِلَّا کُفُوْرًا"

کہ اکثریت صحابہؓ نے علیؑ کی ولایت سے انکار کیا"

(قرآن کریم مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۵۸۱)

مذکورہ آیت کریمہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے "اور ہم نے

مشرکین مکہ نبوت محمدیہ اور بشریت محمدیہ سے انکار کر رہے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ سے کہہ رہے تھے کہ تم لوگ (العیاذ باللہ) ایک جادوگر کے پیچھے لگ ہوئے ہو۔ اللہ پاک نے مشرکین مکہ کے سوالات نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو "ہماری طرح" کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، کیوں نازل نہیں کیا گیا کسی فرشتے کو جو اس کے ساتھ رہتا اور (نہ ماننے والوں کو) ڈراتا یا اس کے لیے خزانہ ہی اتار دیا جاتا یا اس کے پاس باغ ہی

برائیاں ان سے دور کردیں اور ان کے حال کو درست کر دیا"

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

آخر اصلی قرآن پاک کہاں ہے؟:

قارئین کرام! اس قسم کے سینکڑوں شواہد و بینات ہیں جو شیعوں کے تحریف کردہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ہنوز آپ کے ذہنوں کو مزید وسعت مطالعہ کی خاطر دعوت فکر دیتے ہوئے آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جب اس فرقہ کے نزدیک امت مسلمہ کا موجودہ قرآن مجید

شیعہ بے چارے اس انتظار میں ہیں کہ جب امام مہدی اپنے ساتھ حقیقی اور اصلی قرآن پاک لائیں گے تب یہ بے ایمان لوگ، جو ابھی تک نعمت ایمان سے محروم ہیں ایمان لائیں گے اور پھر ان کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق ہوگی۔

لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر ایک مثال کو طرح طرح سے بیان کیا ہے" پھر بھی اکثر لوگوں نے ناشکری ہی کی"۔

(۹) خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں:

مقبول احمد دہلوی مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○ (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۸)

"تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل امین نے جناب رسول خدا کو یہ آیت اس طرح پہنچائی تھی۔

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ لِآلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا"

"آل محمد ﷺ کے حق وراثت و خلافت کو غصب کرنے والے لوگوں نے کہا تم پیروی کرتے ہو ایسے شخص کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔

(قرآن پاک مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۷۱۸)

آیت مذکورہ کا صحیح اسلامی معنی و مفہوم یہ ہے "اور ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو" سبائیوں نے اس آیت کریمہ کا ایک ٹکڑا ہی نقل کر کے اپنے ظالمانہ اور تحریفانہ کردار سے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کی، حالانکہ آیت کریمہ کا سیاق و سباق یہ ہے کہ

ہوتا جس سے (یہ اطمینان کی) روزی حاصل کرتا، اور ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو، آپ دیکھئے کہ یہ لوگ کس طرح آپ کے لیے مثال گھڑتے ہیں، پس یہ گمراہ ہو گئے اور یہ نہیں پا سکیں گے سیدھی راہ۔

(۱۰) آیت قرآنی میں تحریف:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ کَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ

(سورۃ محمد آیت نمبر ۲)

مولوی مقبول احمد دہلوی درج بالا آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

افتراء پردازی بہت بڑا جرم ہے۔ جو لوگ اللہ پاک پر بہتان لگاتے ہیں اور جھوٹ گھڑتے ہیں ان پر اللہ پاک کی لعنت اور سخت عذاب مسلط کیا جائے گا۔

(وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ) کہ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں ہوئی تھی "وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ عَلِیٍّ" اور تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جو علیؑ کے بارے میں حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے"

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۱۰۰۹)

آیت کریمہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے "اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اس (وحی) پر ایمان لائے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی، اور اس کے رب کی طرف سے وہ سراسر سچ ہے، اللہ پاک نے ان کی

اصلی اور حقیقی نہیں بلکہ ان کے عقائد باطلہ کے مطابق "الکتاب" سے مراد علیؓ بن ابی طالب ہیں اور مزید یہ کہ موجودہ قرآن پاک شیعوں کے نزدیک تغیر و تبدل کا شکار اور تحریف شدہ ہے۔ بادی النظر اور قارئین کرام کے ذہنوں میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیعان علیؓ کا وہ اصلی اور حقیقی قرآن مجید کہاں ہے؟ کس کے پاس محفوظ ہے؟ جس میں ولایت علیؓ کا ذکر خیر، ولایت اور وصایت علیؓ کی تاکید، بارہ اماموں کا پاکیزہ تذکرہ، ان کے ائمہ معصومین کی خلافت و امامت کا بیان، مقالات سب و شتم صحابۃ الرسول، مناقب و فضائل اہل بیت اطہار، معایب و مثالب ازواج الرسول، بالخصوص ملاعن و مطاعن اصحاب ثلاثہ (ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم) اور تمام صحابہ کرامؓ کے عدم ایمان اور کفر صریح کا ذکر موجود ہو۔ آخر کہاں ہے؟ کس کے پاس ہے؟ اور رشد و ہدایت کا وہ آسمانی صحیفہ جو کہ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی پر نازل ہوا تھا شیعان علیؓ نے کہاں غائب کیا؟ جو کہ ابھی تک ہدایت ربانی سے محروم اور صراط مستقیم پر چلنے سے قاصر اور کوسوں دور ہیں۔

قارئین کرام! شیعہ مولوی مقبول احمد دہلوی اس حقیقت حال سے پردہ اٹھاتے ہوئے مذکورہ اندیشہ کو یوں حل کرتا ہے:

"ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ (یوسف نمبر ۴۹)

کہ قرآن مجید کو اس کی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر "امام مہدی" علیہ السلام کا حق ہے"

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۴۷۹)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے "پھر ایک برس ایسا آئے گا جس میں لوگ بارش پائیں گے اور اس میں

رس نچوڑیں گے"

اور اسی طرح مقبول احمد دہلوی انشراح صدر کے ساتھ ایک دوسرے مقام پر واضح لفظوں میں یوں تحریر کرتا ہے۔

"اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ o فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ o لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ"

(سورۃ واقعہ آیت نمبر ۷۷، ۷۸، ۷۹)

مذکورہ آیات ثلاثہ سے مراد وہ حقیقی قرآن مجید ہے جو قائم آل محمد (امام مہدی) آخری وقت میں جب ظہور فرمائیں گے وہ اصلی اور حقیقی قرآن مجید اپنے ساتھ لائیں گے۔ اور تمام لوگوں کو اسی قرآن مجید پر چلائیں گے۔ اور تمام قواعد وقوانین اسی کے مطابق جاری کریں گے"

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۱۰۷۰، ۱۰۷۱)

مذکورہ بالا تینوں آیتوں کا صحیح ترجمہ یہ ہے "تحقیق یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں ثبت، جسے نہ چھوئیں سوائے پاکیزہ لوگوں کے"

میرے محترم قارئین کرام! حیران کن اور تعجب انگیز بات تو یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ اپنی باری آنے پر تخت خلافت وامامت پر تشریف فرما ہوئے تو بقول شیعہ اس وقت کے محبان اہل بیت علیؓ حسب حاجت عرض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ "اے ہمارے امام عالی مقام! آپ کو حقوق غصب شدہ آل محمد ﷺ کی درد ناک داستان کیونکہ سنائیے جناب امام عالی مقام سے کونسی بات مخفی ہے؟ کہ موجودہ قرآن تغیر وتبدل کا شکار اور تحریف شدہ ہے اور ائمہ معصومین کرام علیہ السلام کے فضائل ومناقب دشمنان اہل بیت (اہل سنت) نے نکال دیئے ہیں۔ اس ستودہ صفات اور تمام آیات کو داخل فرما کر نئے سرے سے قرآن مجید کی تجدید اور اصلاح فرمائیں"

یہ ہمارے پیروکاران اہل بیتؓ کے لیے بہت بڑا کارنامہ اور احسان عظیم ہوگا۔ تمام مکاتب فکر اہل سنت کے خلیفہ چہارم اور شیعوں کے پہلے امام حضرت علیؓ نے اپنے پیروکاروں کے جواب میں یوں فرمایا کہ:

"آج اس کا موقع نہیں ہے کہ قرآن مجید کی اصلاح کر کے عوام الناس کو ہیجان میں لایا جائے"

(قرآن مجید مترجم از مقبول احمد دہلوی ص ۱۰۶۷)

قارئین کرام! مذکورہ حوالہ جات پڑھ کر آپ کے سامنے بطور نتیجہ چند خاص امور روز روشن کی طرح واضح ہوئے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مذکورہ تمام حوالہ جات اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ امت مسلمہ کے پاس جو موجودہ قرآن مجید ہے اسے مذہب شیعہ اصلی اور حقیقی تسلیم نہیں کرتا۔

(۲) اسی مذہب شیعہ کے نزدیک امت مسلمہ کا موجود قرآن کریم انسانی دست برد سے محفوظ نہیں، بلکہ انسانی کارستانیوں کے ہوتے ہوئے تغیر وتبدل کا شکار اور تحریف شدہ ہے، جب کہ اس کے برعکس اصلی حقیقت یہ ہے کہ موجودہ قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ پاک نے لیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

نام نہاد شیعہ مترجم مقبول احمد دہلوی قرآن پاک کی آیت کا ایک ہی ٹکڑا نقل کر کے اپنے ظالمانہ اور تحریفانہ کردار سے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ اس آیت کا سیاق وسباق ہی کچھ اور ہوتا ہے۔

(سورۃ الحجر آیت نمبر ۹)

"تحقیق ہم نے اتارا ہے ذکر یعنی قرآن، اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے"

(۳) ان کے عقیدہ کے مطابق ان کے تمام ائمہ معصومین کرام مشکل کشا اور حاجت روا تھے جو انہونی کو ہونی اور ہونی کو انہونی کر دیتے تھے، ہست کو نیست اور نیست کو ہست کر دینے کی طاقت اور قدرت رکھتے تھے۔ اور اب بھی ان کا یہی عقیدہ ہے کہ وجود وعدم کے مالک، پیدائش مخلوق کی چابی، رزق کی کشادگی اور دیگر تمام امور کے حل کرنے والے معصومین کرام ہیں۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کے بعد ان کے ائمہ معصومین کرام اتنے بے بس اور مجبور محض تھے کہ قرآن مجید کی اصلاح جو کہ اہم ترین اصلاح تھی، نہ کر سکے، وہ ان کی مافوق الفطرت مشکل کشائی اور حاجت روائی کس طرح کریں گے؟ کیا ان شیعوں کے نزدیک اصلاح قرآن مجید سے بڑی مشکل اور حاجت ہے؟

(۴) شیعوں کے مشکل کشا اور حاجت روا بارہ امام اسی وقت قرآن پاک کی اصلاح فرماتے تو حقیقتاً مصیبت ٹل جاتی، لیکن مصیبت ٹل جانے کی بجائے الٹا محبان اہل بیت کیفیت ہیجان سے دو چار ہو کر گونا گوں حالات میں پھنس جاتے۔ اور مزید یہ کہ ان کے مشکل کشا ائمہ معصومین کرام کہنے لگے کہ ہنگامی حالات اجازت نہیں دیتے، بصورت دیگر زمین میں فساد وبغاوت برپا ہو جائے گا۔ اور ائمہ معصومین کرام اور ان کے نام نہاد پیروکار دونوں مشکلات ومصائب کے دریا میں بہہ جائیں گے اور ان کا نام ونشان بھی نہیں رہے گا۔

(۵) مذہب شیعہ کا موجودہ قرآن پاک پر ایمان و ایقان نہیں۔ اور فرحت ذہنی کی خاطر از راہ ذوق وشوق اس قرآن مجید کو تقیہ کے طور پر پڑھتے ہیں جس طرح عام لوگ ذہنی عیش پرستی کے لیے ناول اور ڈائجسٹ پڑھتے ہیں۔ گو شیعہ لوگ ایک منافقانہ روش اپنا کر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ عام سادہ دل لوگ یہ بات باور کر لیں کہ واقعی ہم اسی قرآن پاک کو پڑھنے اور ماننے والے ہیں۔

(۶) بڑی خوشخبری والی بات یہ ہے کہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے ہدایت ربانی سے محروم ہونا شیعوں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے اور بھٹکے ہوئے تاریک ترین اور ظلمتوں سے بھرے راستوں پہ گامزن ہونا، اس چلنے والے گم کردہ کارواں کی طرح جو ایک غیر متعین منزل کی طرف رواں دواں ہو، اسے نہ متعین منزل کی شناخت نہ اتنے بڑے سفر دراز کے لیے زاد راہ اور نہ ہی راستے کی روشنی سب کچھ مفقود ہے۔

(۷) امر واقعہ یہ ہے کہ شیعوں کا قرآن پاک ان کے امام مہدی اپنے ساتھ غار میں لے گئے ہیں، پھر دوسرے بے قصور عوام پر الزام تھوپنے اور کوسنے کا مقصد کیا؟ کہ خواہ مخواہ ان بے قصور عوام الناس کو مورد الزام ٹھہرایا جائے۔ شاید وہ اس لیے کہ ان کا حقیقی قرآن پاک ان کے امام مہدی اپنے ساتھ لے گئے ہیں کہ حب اہل بیت کے دعویدار لائق ہدایت نہیں لائق عداوت ہیں۔

شاباش! امام ایسے ہی لائق تحسین ہوا کرتے ہیں

(۸) شیعہ بے چارے اس انتظار میں ہیں کہ امام مہدی تشریف لائیں گے اپنے ساتھ حقیقی اور اصلی قرآن پاک لائیں گے۔ تب یہ بے ایمان لوگ جو ابھی تک نعمت ایمان سے محروم ہیں ایمان لائیں گے اور اسی قرآن پاک کے قوانین وضوابط اپنے اوپر جاری کریں گے۔ تب رشد وہدایت کا سرچشمہ پاک کر ہدایت ربانی سے سرفراز ہوں گے۔ اور پھر ان کو صراط مستقیم پہ چلنے کی توفیق نصیب ہوگی۔

برادران اسلام! ایک بات بالکل واضح ہوئی کہ

باقی صفحہ نمبر 45

صحابہ دشمنی کی انتہاء

مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ کئی شماروں سے چلا آرہا ہے دراصل سرگودھا کے ایک ریٹائرڈ شیعہ آرمی کرنل نے ایک ذاکر بشیر حسین طاہر کے ذریعے ایک کتاب تیار کروائی تھی جو قومی اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی طرف سے ناموس صحابہ بل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی اس نام نہاد کتاب کے جواب میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود پی ایچ ڈی نے "معیار صحابیت" کے عنوان سے جو کتاب تحریر کی اس کتاب میں سے چودھویں قسط قارئین کے افادہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔

بشیر حسین مذکور نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے حضرت معاویہؓ کاتب وحی نہ تھے اپنے کتابچہ کے ص ۶۳ ۶۴ پر تین حوالے دیئے ہیں

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ (۲) مدارج النبوت (۳) الاکمال فی اسماء الرجال......

ان کتابوں کے مصنفین بالتدریج خطیب تبریزیؒ (۷۴۳ھ) ملا علی قاریؒ (۱۰۱۴ھ) اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ہیں۔ان میں پہلے خطیب تبریزیؒ ہوئے۔ان کی عبارت ملاحظہ ہو۔

(ترجمہ)......وہ اور ان کے والد فتح مکہ پر اسلام لانے والوں میں سے تھے مولفۃ القلوب میں بھی رہے اور وہ (معاویہؓ) ان لوگوں میں سے تھے جو حضور پاک ﷺ کے لیے وحی لکھتے رہے۔یہ کہا گیا ہے کہ آپ وحی نہ لکھتے تھے آپ کے خطوط لکھتے تھے۔آپ سے حضرت ابن عباسؓ اور ابو سعیدؓ نے حدیث روایت کی ہے آپ شام کے والی رہے (الاکمال ص ۶۱۷)

دوسرے درجے پر عبارت ملا علی قاریؒ کی مرقات

من الوحی شیاء (مرقات جلد ۱ ص ۲۶۷)

اب بشیر حسین کی دیدہ دلیری دیکھئے جو کتاب زمانہ پہلے تھی۔اس کی عبارت نہیں لکھی صرف نام کتاب لکھ دیا ہے ......ایسا کیوں؟ تاکہ بات نہ کھل جائے۔اس میں تو صریح طور پر حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی تسلیم کیا گیا تھا۔

مرقات کی عبارت کی بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

قیل لم یکتب من الوحی شیاءً کے الفاظ بتاتے ہیں کہ پہلے آپ کے کاتب وحی ہونے کا بیان ہوا ہے تبھی تو قیل کے ساتھ دوسرا قول نقل کیا جا رہا ہے۔اس قسم کی عبارت تبھی ہوتی ہے کہ پہلے اس موضوع پر بات اس کے بالعکس ہو چکی ہو۔

پھر بشیر حسین کا یہ جملہ بھی اثنا عشری دیانت کا نمونہ ہے۔مورخین کا اتفاق ہے کہ معاویہ کاتب وحی نہ تھا۔کتابچہ مذکورہ ص ۶۳۔

اب ذرا دیکھیں مورخین کیا کہتے ہیں۔

والمقصود منہ ان معاویۃ کان من

وصحب معاویہ رسول اللہ ﷺ کتب الوحی بین یدیہ مع الکتاب (ایضاً ص ۱۱۷)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں آپ حضور پاک ﷺ کے سامنے دوسرے کاتبوں کے ساتھ مل کر وحی لکھتے تھے۔

اور یہ بھی لکھا ہے......

ترجمہ......

آپ اللہ رب العالمین کے رسول برحق کے کاتب وحی ہیں۔ (ایضاً جلد ۸ ص ۱۱۷)

حافظ ابن حزم اندلسی (۴۵۷ھ) بھی لکھتے ہیں۔

کان زید بن ثابت من الزم الناس لذلک ثم تلاہ معاویۃ بعد الفتح فکانا ملازمین للکتابۃ بین یدیہ ﷺ فی الوحی وغیر ذلک لاعمل لھم غیر ذلک. (جوامع السیر ابن حزم ص ۲۷)

دیکھئے یہاں کس وضاحت سے حضرت امیر معاویہؓ کا کاتب وحی ہونا مذکور ہے۔بلکہ حضرت زید بن ثابتؓ کے بعد کتابت وحی میں آپ کا ہی نمبر تھا۔

سوال: حضرت عثمانؓ نے آپ کو جمع قرآن کی کمیٹی

امہات المومنین کی نسبت سے آنحضور ﷺ کو "اب المومنین" کہا جاسکتا ہے آپ ﷺ اپنی امت کے تمام مردوں کے باپ ہیں لیکن امت کی تمام عورتوں کے نہیں۔

قرآن پاک جمع کرنا ایک علمی کام تھا۔سیدنا امیر معاویہؓ بے شک فقیہ تھے لیکن آپ کی سیاسی عبقریت اور انتظامی صلاحیت اس سے بھی آگے تھی۔اسی لیے انہیں سرحدی علاقوں میں گورنر نامزد کیا گیا تھا

شرح مشکوٰۃ کی ہے۔یہ ہو بہو وہی عبارت ہے اور ملا علی قاریؒ نے یہیں سے لی ہے مگر کتابت کی غلطی سے لفظ وحی رہ گیا ہے۔ملاحظہ ہو۔

کان ھو وابوہ من مسلمۃ الفتح ثم من المؤلفۃ قلوبھم وھو احد الذین کتبوا الرسول اللہ ﷺ وقیل لم یکتب

جملۃ الکتاب بین یدی رسول اللہ ﷺ الذین یکتبون الوحی. (البدایہ جلد ۸ ص ۱۱۹)

پھر چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں (وکان یکتب الوحی) (ایضاً)

اور اس سے پہلے لکھ آئے ہیں......

میں کیوں شامل نہ کیا؟

جواب: یہ ایک علمی کام تھا۔آپ بے شک عظیم فقیہ تھے۔لیکن آپ کی سیاسی عبقریت اور انتظامی صلاحیت اس سے بھی آگے تھی۔حضرت عثمانؓ کی نظر میں آپ کا رومیوں کی سرحد پر رہنا مملکت اسلامی کے تحفظ کے لیے زیادہ ضروری تھا۔جمع قرآن صرف چند نسخوں سے نہ تھا۔جو حضور پاک ﷺ

کی زندگی میں لکھے گئے تھے۔ جمع قرآن میں حضرت زیدؓ کو ایک ایک نسخہ کی ضرورت بھی نہ تھی۔ پھر یہ حضور پاک ﷺ کے لکھائے نسخے ان کاتبین وحی کی ذاتی میراث نہ تھے۔ ان کی ایک قومی حیثیت تھی۔ حضور پاک ﷺ نے یہ خود لکھوائے تھے۔ اس لیے ضروری نہیں کہ حضرت معاویہؓ اپنی لکھی تحریرات کو اپنے ساتھ شام لے گئے ہوں۔

حضور پاک ﷺ کے لکھائے ہوئے قرآنی نسخے کاتبین وحی کی ذاتی میراث نہ تھے۔ بلکہ ان تمام قرآنی آیات کی ایک قومی حیثیت تھی جنہیں ایک جگہ جمع کر کے محفوظ کرنا خلیفہ راشد کی ذمہ داری تھی۔

سوال: حضور پاک ﷺ کی ازواج کو امہات المومنین صرف تعظیم وتکریم اور حرمت نکاح کے پہلو سے کہا گیا ہے یا اس تعلق سے دوسری نسبتوں میں بھی یہ اعزاز ملحوظ ہو سکتا ہے؟

جواب: امہات المومنین کی نسبت سے حضور پاک ﷺ کو اب المومنین کہا جا سکتا ہے۔ بعض صحابہؓ نے قرآن کریم کی آیت وازواجہ امھاتھم کے ساتھ صاف لفظوں میں ھو اب لھم کہا: آپ ﷺ اپنی امت کے تمام مردوں کے باپ ہیں لیکن امت کی تمام عورتوں کے نہیں۔ اسی نکتہ کے باعث حضرت عائشہ صدیقہؓ نے امت کی عورتوں کی ماں کہلانا مناسب نہ سمجھا۔

سو حضور پاک ﷺ اگر امہات المومنین کی وجہ سے اب المومنین ہو سکتے ہیں تو ازواج مطہرات کے بھائیوں کو اگر تکریم کے پہلو سے اخوال المومنین کہا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ حضور پاک ﷺ اب المومنین تو ہیں لیکن آپ کی بیٹیاں حضرت عثمان اور حضرت علیؓ کی بہنیں نہ ہوئیں۔ ان کے نکاح ان حضرات سے بالکل درست ٹھہرے۔ اسی طرح نکاح میں یہ تکریمی نسبت کبھی مانع نہ ہو سکی۔ حضرت اسماءؓ کا نکاح حضرت زبیرؓ سے ہوا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ خالۃ المومنین ہیں۔ معلوم ہوا یہ تکریمی نسبتیں نکاح میں کبھی رکاوٹ نہ بنیں۔ اور نہ اس وقت کوئی ان تکریمی نسبتوں کا اعلان کرتا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ نکاح کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی ان تکریمی نسبتوں کا اظہار جائز نہیں۔ اس پہلو سے اگر حضرت معاویہؓ کو خال المومنین کہا جائے تو اس میں کوئی مانع شرعی نہیں ہے۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ حضرت معاویہؓ کی بہن تھیں حضور پاک ﷺ کا ان سے نکاح ۶ ہجری میں ہوا تھا اور فتح مکہ کے بعد حضرت ابوسفیانؓ نے حضور پاک ﷺ سے تین چیزوں کا سوال کیا۔ (۱) معاویہؓ کو کاتب رکھنے کا، (۲) بیٹی کا نکاح میں لینے کا اور (۳) اپنے امیر لشکر بننے کا۔

اس پر سوال پیدا ہوا کہ ان کی بیٹی ام حبیبہؓ تو پہلے سے آپ کے نکاح میں تھی۔ یہاں اس کے نکاح کی پیش کش کیوں کی گئی۔ یہ عربوں کا ایک اسلوب ہے کہ وہ غیر واقع باتوں کے ساتھ ایک واقع بات کو بھی کبھی استشہاداً املا دیتے ہیں کہ جس طرح وہ امر واقع ہے ان دو کو بھی امر واقع بنا دیں۔ یہ حسن طلب کا نہایت بلیغ انداز ہے۔ آپ کی بیٹی کا نکاح پہلے سے حضور پاک ﷺ سے ہو چکا تھا۔ آپ کا کہنا تھا کہ اسی تناظر پر آپ میری یہ دو باتیں بھی مان لیں۔

حضرت مریم بالاتفاق فوت ہو چکی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ پر ابھی تک موت نہیں آئی۔ قرآن پاک اللہ پاک کی قدرت کو بیان کرتے اس واقع امر کو غیر واقع امر کے ساتھ ملاتا ہے۔ من یملک من اللہ شیءاً ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم و امہ و من فی الارض جمیعاً ...... عیسیٰ ابن مریم اور من فی الارض پر موت نہیں آئی مریم پر آ چکی لیکن تینوں کا ایک تناظر میں بیان ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مریم پر جب وفات آئی تم نے اس وقت کیا اس کو روک لیا تھا۔ سو اب اگر اللہ تعالیٰ مسیح پر اور جو زمین پر رہنے والے ہیں سب پر موت وارد کرے تو خدا کا کیا بگاڑ سکو گے؟ ابوسفیانؓ کا سوال اس اسلوب عرب پر تھا جسے نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی لوگ صحیح مسلم کی اس روایت پر انگشت بدنداں ہیں۔

ایک دو صحابی جو عبداللہ بن ابی کی باتوں میں آئے ان پر حضور پاک ﷺ نے قذف کی حد جاری فرمائی اور اس کے بعد وہ تہمت لگانے کے گناہ سے پاک گردانے گئے۔

صحابہ کرامؓ پر حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے کا الزام:

کسی پر تہمت لگانا اور کسی کی باتوں میں آ جانا دو الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ اول الذکر کے لیے بدنیتی شرط ہے اور سادہ طرح آدمی بعض اوقات افواہوں پر بھی یقین کر بیٹھتے ہیں۔ وہ جھوٹ گھڑنے والے نہیں ہوتے ہیں باتوں میں آ گئے شمار ہوتے ہیں۔ جب بات کھلتی ہے پھر وہ سنبھل جاتے ہیں اپنی بات پر نہیں اڑتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر راس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے ایک بہتان باندھا تھا کچھ سادہ دل مسلمان بھی اس کی باتوں میں آ گئے وہ آپ پر تہمت باندھنے والے نہ تھے۔ سادگی میں منافقوں کی باتوں میں آ گئے تھے۔ مگر بشیر حسین بخاری کی یہ شرمناک سرخی ملاحظہ فرمائیں۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ پر تہمت جس کے مرتکب صحابہ کرام ہی تھے۔ (معاذ اللہ ص ۷۸)

یہ بشیر حسین کا کھلا جھوٹ ہے۔ بات کھلنے پر حضور پاک ﷺ نے مسجد میں صحابہؓ کو جمع کیا ان میں عبداللہ بن ابی بھی آیا جو ادھر سے مسلمان بنا ہوا تھا۔ اور حضور پاک ﷺ اسے سمجھتے تھے۔ مگر ابھی اس سے پردہ اٹھانے کا وقت نہ آیا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے مسجد میں لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر جا کر فرمایا...... بشیر حسین بخاری خود اس واقعہ کا اقرار کرتا ہے۔

پس رسول اللہ اٹھے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے عذر طلب کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے منبر پر جا کر فرمایا۔

''کون عذر دے گا مجھے یعنی بدلہ لے گا اس شخص سے جس کی اذیتیں میرے گھر والوں تک پہنچ چکی ہوں۔ میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ انہوں نے اس تہمت میں جس شخص کا ذکر کیا ہے میں اس میں بھی بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ وہ میرے گھر میں کبھی نہیں آیا مگر میرے ساتھ'' ص ۸۴

اس سے واضح ہوتا ہے کہ تہمت لگانے والے منافقین تھے اور عبداللہ ابن ابی ان کا سرغنہ تھا۔ آپ نے اسی سے عذر کیا تھا۔ اب اگر بعض سادہ لوح صحابہؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ اس کی باتوں میں آ گئے تو انہیں بدنیت اور بہتان تراشنے والا نہیں کہا جا سکتا۔ سنی سنائی باتوں پر یقین کر لینا یہ بے شک ان کی غلطی تھی۔ انہیں کسی طرح اسے کھلے بندوں ذکر نہ کرنا چاہیے تھا۔ ان سے غلطیاں ہوتیں اور حضور پاک ﷺ ان کی اصلاح اور تربیت فرماتے...... انہوں نے ابھی اپنے تربیتی نصاب میں تکمیل نہ پائی تھی۔ اس تربیت کا ہی ایک حصہ تھا کہ حضور پاک ﷺ کے حکم سے ان پر قذف کی حد جاری کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر 44

امت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کا علمی تجزیہ

شیعیت چھوٹا دشمن سمجھنے والوں کو

غور و فکر کی دعوت

از قلم: حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

اصحاب محمد ﷺ کی فضیلت:

امام الفقہا سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا فرمان ہے کہ اصحاب محمد ﷺ سب انبیاءؑ کے بعد سب سے بہترین متبعین لوگ ہیں جن کو اللہ پاک نے اپنے پیارے خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا اور جن کو دین اسلام کی خدمت' تحفظ اور قیام کی ذمہ داری سونپ دی یہ وہی مہاجرین اور انصار ہیں جنھوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ پر کامل و مکمل ایمان لاکر اپنی مالی و جانی قربانی دے کر اللہ پاک کے دین کو پوری دنیا و کائنات میں من وعن نافذ کر دیا الحمد للہ۔ سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اصحاب محمد ﷺ کو ازل ہی سے آنحضرت ﷺ کی رفاقت کے لیے منتخب کر لیا تھا۔

دینی خدمات' ان کے کمالات' محاسن جن پر قرآن کریم بار بار بڑی خوبی سے ذکر کرتا ہے یہ گروہ دروغ گوئی سے اپنے باطل خیالات اور باطل عقائد کی اشاعت سے ملک میں بد امنی پھیلا کر قرآن پاک کی تحریف کر رہے ہیں۔ مگر حکمران قرآن پاک واحادیث کی تحریف کا کوئی نوٹس نہیں لیتے اس لیے حقیقت اہل حق کو پکار پکار کر جگا رہی ہے کہ اے اہل حق! بڑی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان غلیظ پردوں کو جو اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے اس کا پردہ چاک کر دو۔ اور حضرت نبی کریم ﷺ کے جان نثار ساتھیوں کا مکمل طور پر بلا کسی خوف کے دفاع کرو۔ صحابہ کرامؓ کی فضیلت پر متعدد کتابیں لکھی گئیں مگر ان کتب کا اکثر انحصار تاریخ پر ہی رہا جب کہ صحابہ کرامؓ کے فضائل قرآن پاک واحادیث میں بڑی کثرت سے موجود ہیں اور جن کا انکار قرآن پاک کے

تکمیل میں اپنی کامل خداداد قوت استعمال فرمائیے یہ صحابہ کرامؓ آسمان ہدایت کے بہت ہی روشن ستارے ہیں جن کی اسلامی روشنی سے تاقیامت آنے والی تمام مخلوق راہنمائی حاصل کرتی رہے گی۔

جیسے آپ ﷺ کے بعد قطعاً کوئی نبی نہیں بھیجوں گا اسی طرح ان اصحاب محمد کے بعد ان اصحابؓ کے مقام رفیع و بلند پر تاقیامت بڑے بڑے اولیاء کرام کو یہ مقام صحابہ کرامؓ ہرگز ہرگز عطا نہیں کروں گا جس نے آپ ﷺ کے نور نبوت سے منور ہونا ہے اب وہ صرف اور صرف ان ہی صحابہ کرامؓ کے واسطے سے یہ نور ہدایت حاصل کر سکے گا اور نور ہدایت کا کوئی ذریعہ نہیں یہ اصحاب محمد ایسے پاکباز رفیع المقام اور راست باز ہیں کہ اگر میری مشیت سے نبوت اختتام پذیر نہ ہوتی تو یہ سب کے سب صحابہ کرامؓ

اگر خدا کی مشیت سے نبوت اختتام پذیر نہ ہوتی تو تمام صحابہ کرامؓ مقام نبوت پر فائز ہونے کی قابلیت کے حامل تھے

یہ لوگ کامل ایمان لائے حضرت نبی ﷺ کی رفاقت معیت ان کو حاصل ہوئی پھر ان لوگوں نے قیام دین اسلام کے لیے جو قربانیاں پیش کیں وہ بعد والے لوگوں سے متصور ہی نہیں۔ ان لوگوں کا کمال شرف اور فضیلت بے مثال تھی جو بعد والے لوگوں سے یہ ممکن ہی نہیں یہ ان کے کامل و مکمل ایمان کی وجہ سے ہی تھا۔ (یعنی حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ رفاقت کی وجہ سے) بعد میں آنے والے تو اصحاب محمد کے خوشہ چیں ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر جو ان کے نقش قدم پر چلے گا وہ بقول قرآن پاک ہدایت پائے گا۔ اور جو ان کے راستہ سے ہٹ کر ان کی مخالفت کرے گا وہ شقی ازلی بن کر گمراہ ہو جائے گا۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں ایک مخصوص گروہ شروع ہی سے کافرانہ نظریات کا پرچار کرتا چلا آ رہا ہے۔ اور بدستور مزید اضافہ کے ساتھ کر رہا ہے۔ ''فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا'' یہ گروہ صحابہ کرامؓ کی خوبیوں کو عیوبات میں بدلتا رہا ہے۔ اور بدل رہا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی

انکار کے باعث لاریب کفر ہے۔

اللہ پاک نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ یہ پاکباز اصحاب آپ ﷺ کی تربیت اور تزکیہ کا کامل و مکمل اثر لے کر واقعتاً اللہ پاک کی رضاء کے مقام اعلیٰ کو حاصل کر چکے ہیں۔ اس لیے اپنی نظر رحمت و شفقت سے ان حقیقی تشنگاں حق وصداقت سے اپنی قلبی محبت سے ان کو خوب تر مستفید فرمائیے۔ یہ اصحاب محمد ﷺ مکمل طور پر آپ ﷺ کے ہو چکے ہیں لہٰذا آپ ﷺ بھی ان کے ہی ہو جائیے میں نے (یعنی اللہ رب کائنات نے) جہاں پوری مخلوق سے آپ کو منتخب فرمایا ہے وہاں آپ کے بعد آپ ﷺ کی تربیت کے لائق ترین افراد (صحابہ کرامؓ) بھی تمام روئے زمین اور جمیع مخلوقات سے منتخب کر کے آپ ﷺ کے دامن رحمت میں ڈال دیئے ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ انہی کو (صحابہ کرامؓ) سب کچھ تصور فرمائیے یہ اصحاب دنیا میں بھی آپ کے رفیق ہیں اور آخرت میں بھی رفیق ہیں یہ سچے موتی ہیں انہی کی تعلیم و

مقام نبوت پر ہر حال فائز ہو جاتے مگر نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے اب آپؐ کے بعد جو بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے دجال ہے اور واجب القتل ہے۔

قارئین محترم! یوں سمجھئے کہ جیسے اللہ پاک اپنے مقام الوہیت میں یکتا ہے اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ اپنے مقام عبودیت و رسالت میں منفرد اور یکتا ہیں بعینہٖ ایسے ہی یہ مقدس گروہ صحابہ کرامؓ بھی اپنے مقام اطاعت واتباع خالص' اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی تابع داری اور تقویٰ وطہارت تبلیغ اسلام مالی وجانی قربانی میں بے مثال بے نظیر اور یکتا ہے۔

معیت ورفاقت رسول اللہ کے امین:

اللہ پاک نے مقدس حضرات صحابہ کرامؓ کے ایمان کامل ایثار قربانی معیت و رفاقت مخلصانہ کی قرآن مجید میں بار بار کئی بار شہادت دی صحابہ کرامؓ کی قلبی وفا شعاری اور حقیقی جان نثاری کی گواہی قرآن پاک میں بڑے پیارے

لفظوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اللہ پاک نے صحابہ کرامؓ کو دنیا اور آخرت کے اجر عظیم کی کامیابیوں کے حتمی وعدے اور خدائی اعلانات سے آنے والے منکرین عظمت و احترام صحابہ کو تنبیہ کردی ہے صحابہ کرامؓ کے اُخروی اعزاز واحترام کو نہایت ہی عجیب تر اور حیرت انگیز انداز میں بیان فرمایا ہے یہ مقدس حضرات "وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ" کے حامل تھے ان حضراتؓ کی معیت ورفاقت کی انتہا کو اللہ پاک نے اپنے مقدس الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

○یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

یعنی وہ قیامت کا ہولناک دن کہ اللہ پاک اس دن رسوا نہ کرے گا۔ اپنے پیارے نبی ﷺ کو اور آپ کے معزز رفقاء آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کو۔ اس ہیبت زدہ دن میں ان کی شان یہ ہوگی کہ ان کا نور ایمان ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب رواں دواں جگمگا رہا ہوگا۔ اور یہ حضرات یوں کہہ رہے ہونگے۔

"اے اللہ ہمارے اس نور کو مکمل فرما دیجئے اور ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما دیجئے لاریب تو ہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے"۔

قارئین محترم! اعزاز اکرام اور احترام کا یہ کتنا احسن مقام ہے کہ جن اصحاب مکرمؓ نے دنیاء کائنات میں حضرت محمد ﷺ کی معیت ورفاقت خلوص قلب اور للہی جذبات صادقہ تسلیم کی اللہ پاک ان نیک اعمال کے بدلے میں قیامت کے دن ان مقدس حضرات صحابہ کرامؓ کو اپنے محبوب ﷺ کی معیت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں گے غور فرمائیے کہ یہ معیت ورفاقت کس قدر عظیم اور عظیم الشان ہے کہ کسی مقام میں علیحدگی قرآن وسنت کی روشنی میں قطعاً منقطع نہیں دکھائی دیتی بلکہ قرآن واحادیث میں گہری نظر سے واضح اور عیاں ہوجاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی جمیع جماعت نے دنیا میں حق رفاقت اس قدر اخلاص سے ادا فرمایا جو اللہ پاک کو بہت ہی پسند آیا اس اخلاص فی الدین کے طفیل خلد بریں تک آپ ﷺ کی مقدس معیت سے علیحدگی نہیں ہوئی۔

اس لیے اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اصحاب النبی آنحضرت ﷺ کے اصحاب فی الدنیا بھی ہیں اور اصحاب فی الآخرۃ بھی۔ آخرت میں سب یہ نظارہ ملاحظہ کرلیں گے کہ دنیا سے لے کر قیامت تک آخرت تک یعنی دخول جنت تک یہ حضراتؓ آپ ﷺ سے ایسے جڑے اور مکمل طور پر وابستہ رہے کہ کسی بھی لمحہ اور کسی بھی مرحلے میں یہ وابستگی منقطع کجا صرف ایک لمحہ کے لیے بھی الگ نہ ہوئی۔ بلکہ ہم قرآن پاک واحادیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ یہ وابستگی مزید سے مزید مستحکم اور مضبوط تر ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ ہمیں یہ حیرت در حیرت اور افسوس در افسوس ہوتا ہے کہ جن اصحاب النبی کا اتنا بلند وارفع مقام ہے تو کس طرح یہ حضرات کہتے رہتے ہیں کہ منکرین اصحاب النبی کو گالی گلوچ بکنے والے شیعہ چھوٹے دشمن ہیں۔ اگر یہ چھوٹے دشمن ہیں تو قرآن کریم اور احادیث ان دشمنان صحابہ کرامؓ کو اسلام کا بہت بڑا دشمن کیوں قرار دیتا ہے؟۔

صحابہؓ اللہ پاک کا انتخاب ہے:

الحمد للہ ہم ہر وقت مملکت خداداد پاکستان کے تحفظ حفاظت کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ عالیہ میں سربسجود عاجزانہ دعا گو رہتے ہیں یا اللہ اپنی خاص الخاص رحمت کے طفیل پاکستان کی حفاظت فرما۔ واللہ باللہ ہم پاکستان میں امن وامان سے رہنا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس در افسوس کہ نہ جانے کیوں ہم کو نیکی کا بدلہ بڑی شدید برائی سے دیا جارہا ہے۔ واضح اور عیاں ہے کہ پاکستان میں ہماری اکثریت ہے اور اکثریت بھی کیسی؟ کہ ہم اہل سنت اٹھانوے فیصد ہیں اور جمہوریت کے قوائد وضوابط اور دستور العمل کی رو سے ہم اکثریت کے منہ پر ایک قلیل اقلیت صرف ہمیں گالیاں نہیں بکتی بلکہ ہمیں سخت تنگ کرنے کے لیے اصحابؓ النبیؐ ازواج النبی اور اُمہات المومنینؓ پر کھلے عام کیچڑ اچھالی جاتی ہے ان مقدس حضراتؓ کو گالی گلوچ دی جاتی ہے بلکہ وہ کچھ کہا جاتا ہے جسے احاطہ تحریر میں لانے سے قاصر اور عاجز ہیں۔

ویسے تو یہاں بہت ساری اقلیتیں موجود ہیں لیکن فتنہ پردازی، شرارت اور فساد فی الارض دو اقلیتوں میں بہت ساری اقلیت موجود ہیں لیکن فتنہ طرازی شرارت اور فساد فی الارض دو اقلیتوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ احمدی یا مرزائی، رافضی یا شیعہ۔ اس آخر الذکر مذہب کی چونکہ دنیا میں حکومتیں قائم ہوچکی ہیں اور ان شیعہ حکومتوں کی سپورٹ مالی تعاون وغیرہ کے باعث یہ جلوسوں کے ذریعے ہم اہل سنت پر اپنی بزعم خویش دھاک بٹھانا چاہتا ہے یہ مذہب ہماری دل آزاری کر کے بلکہ گالی گلوچ دے کر قرآن پاک اور احادیث مقدسہ کا انکار کر کے آئین پاکستان کی دھجیاں اڑاتا ہے حکومت پر اپنا نام نہاد رعب جمانے کے لیے سڑکوں پر دھرنا دے کر بیٹھ جاتا ہے اور زبردستی اپنا ظلم چھپانے کے لیے اپنے ناجائز مطالبات پر حکمرانوں سے زبردستی ہاں کروالیتا ہے۔ اور اپنی گھڑی ہوئی مصنوعی جھوٹی روائتیں سنا سنا کر ہم اہل سنت خصوصاً سپاہ صحابہ کے مخلص اور امن وسکون کے داعیوں کو اپنا دشمن بنا کر آئے روز قتل وغارتگری کا بازار گرم رکھتا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہورہا ہے۔ اور یہ کب تک ہوتا رہے گا؟۔

ان کے بارے میں کچھ جاننا ضروری بھی ہے یا نہیں؟ کیا یہ سب کچھ چھوٹا دشمن کر رہا ہے؟۔ ان معلومات کی اہمیت بہت اہم ہے تا کہ فیصلہ کیا جاسکے کہ کون دوست ہے اور کون دشمن کیا اتنی خون ریزی کے بعد یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ شیعیت اہل سنت والجماعت کا چھوٹا سا دشمن ہے؟ جو حضرات بغیر معلومات کے صرف اپنی انا کو قائم رکھنے کے لیے شیعہ کو چھوٹا دشمن ہونے کا سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں انہیں بھی بالآخر ایک وقت ضرور پچھتانا پڑے گا مگر پھر پچھتانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

اہل سنت والجماعت یعنی علماء دیوبند کا عقیدہ، احناف کا عقیدہ، حنبلیوں کا عقیدہ، شافعیوں کا عقیدہ، مالکیوں کا عقیدہ، قادریوں کا عقیدہ، نقشبندیوں کا عقیدہ، سہروردیوں کا عقیدہ، چشتیوں کا عقیدہ، یعنی سب مسلمانوں کا

جیسے نبوت ورسالت اللہ پاک کا انتخاب ہے بعینہ صحابیت بھی خالص اللہ پاک کا انتخاب ہے اللہ پاک کے انتخاب میں تنقیص کرنے والا گروہ یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ اللہ پاک کا علم صحابہ کرامؓ کے بارے میں سچا اور صحیح ثابت نہیں ہوا۔

صحابہ کرامؓ کی اہانت اور بدگوئی میں جو الفاظ منکرین ادا کرتے ہیں قرآن کریم جواباً وہی الفاظ ان منکرین پر چسپاں کر کے ان کا منہ بند کر دیتا ہے

عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والا، گالی گلوچ دینے والا مسلمان قطعاً نہیں سب مسلمانوں کے نزدیک یہ بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے اس لیے حضرت نبی کریم ﷺ نے بار بار فرمایا ہے...... لاتسبوا اصحابی ۔ لاتسبو اصحابی بلکہ یوں بھی فرمایا ہے کہ......

"اذا رائیتم اللذین یسبو ن اصحابی فقو لوا لعنت اللہ علیٰ شر کم (ترمذی شریف)

قارئین محترم! غور فرمایئے کہ نبوت و رسالت کس کا انتخاب ہے ؟ اور اصحاب النبی کس کا انتخاب ہے ؟ اسے تاریخ میں تلاش نہ کیجئے۔ قرآن پاک واحادیث کے فرمودات کیا ہیں؟ جیسے نبوت و رسالت اللہ پاک کا انتخاب ہے اسی طرح صحابیت بھی خالص اللہ پاک کا انتخاب ہے پھر سوچئے کی جو شخص اللہ پاک کے انتخاب کو کالعدم قرار دے کر ان پر گالی گلوچ کی بوچھاڑ کرتا پھرے۔ ان حضرات کی تنقیص کو اپنے دھرم کا جزو بنا لے اگر وہ کافر نہیں تو اور کیا ہے؟

کوئی شخص اپنی مرضی اور ارادے سے ہرگز صحابی نہیں بن سکتا اگر کوئی اپنی مرضی سے صحابی بننے کی لیاقت کا حامل ہوتا تو نعوذ باللہ ابو جہل، ابولہب اور عبداللہ بن ابی بہت بڑے صحابی ہوتے

محترم! اس کا مقصد تو یہ بنتا ہے کہ اللہ پاک کے انتخاب کو ٹھکرانے والا یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ العیاذ باللہ نقل کفر کفر نباشد۔ اللہ پاک کا علم صحابہ کرامؓ کے بارے میں سچا اور صحیح ثابت نہیں ہوا۔ اور اللہ پاک کا فرمان ہے۔

اِنَّہٗ علیم بذات الصُّدُوْر

جو اللہ پاک کی تقدیر اور علم کو نہ مانے وہ ہر حال اللہ پاک کی تقدیر کا منکر ہے مقصد اس کا یہ ہے کہ اللہ پاک کے اختیار میں نہیں تھا کہ وہ کسی اچھے آدمی کا انتخاب کرتا...... غلط آدمی کا انتخاب کر کے معاذ اللہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج کر اس کی غلط توصیف کر کے کہا کہ یہ آپ کے پاس بھیجے گئے بڑے اچھے لوگ ہیں بلکہ ﷺ کے حال

صحابہ کرامؓ کے فضائل، قرآن پاک اور احادیث میں بڑی کثرت سے موجود ہیں۔ جن کا انکار قرآن پاک کے انکار کے باعث لاریب کفر ہے

ہیں۔ جب کہ لاریب" ہر صحابی کا انتخاب، انتخاب خداوندی ہے جب کہ صحابی معصوم تو نہیں مگر اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق محفوظ اور مغفور ضرور ہیں۔

صحابیت نبی علیہ السلام کی رفاقت اور وفاداری کے لیے اللہ پاک کا بہترین انتخاب ہے جیسے نبی کا انتخاب، انتخاب خداوند قدوس ہے ایسے ہی صحابی کا انتخاب بھی رب کائنات کا انتخاب ہے کوئی اپنی مرضی اور اپنے ارادہ سے صحابی ہرگز نہیں بن سکتا اگر کوئی اپنے ارادہ اور اپنی مرضی سے صحابی بننے کی لیاقت کا حامل ہوتا تو ابولہب، ابوجہل، عبداللہ بن ابی، کعب بن اشرف بلکہ خود ابو طالب بہت بڑے صحابی ہوتے مگر دیکھئے حضرت سیدنا بلالؓ حبشہ سے حضرت سیدنا صہیبؓ روم سے حضرت سیدنا سلمانؓ فارس کے دور دراز علاقوں سے صحابیت کا شرف حاصل کرنے کے لیے بڑی تکلیفیں برداشت کر کے، بھوکے پیاسے اصحاب صفہ آ رہے ہیں اور شرف صحابیت کا شاندار اعزاز حاصل کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی صحابی خود اپنے ارادے سے نہیں بن سکتا بلکہ صحابی کا اعزاز اللہ پاک اپنی مرضی اور اپنے ارادے سے جسے چاہے خود نصیب فرماتا ہے

صحابہؓ کے بارے میں قرآن کا استدلال:

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے ہر طالب قرآن پر منکرین و معاندین عظمت صحابہ کرامؓ کے خلاف قرآن کریم کا استدلال برائے دفاع بہت شدید اور نہایت ہی سخت دکھائی دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اہانت اور بدگوئی میں جو الفاظ منکرین ادا کرتے ہیں قرآن کریم جواباً وہی الفاظ ان منکرین پر چسپاں کر کے ان کا منہ بند کر دیتا ہے۔ بعض بد باطنی اشقیاء نے صحابہ کرام کو **سفہا** یعنی بے وقوف کہا تو اللہ پاک کا فیصلہ فوراً قرآن پاک نے سنایا کہ یہ بکواس بکنے والے ہی پاگل ہیں۔ "اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ" جو صحابہ کرامؓ کے متعلق منکرین اور معاندین زبان استعمال کرتے تھے یقیناً وہی فیصلہ ان ہی الفاظ میں اللہ پاک ان کے منہ پر ضرب کاری کے طور پر استعمال کر کے ان کو لاجواب کر دیا جاتا رہا یہ اللہ پاک کے قرآن کا فیصلہ ہے منکرین نے صحابہ کرامؓ کو فسادی کہا تو رب جلیل نے قرآن پاک میں فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کو فسادی کہنے والے خود ہی بہت بڑے فسادی ہیں بلکہ قرآن کریم نے منکرین و معاندین صحابہ کرامؓ کو شیاطین قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

○ و اذا لقوا الَّذِیْنَ امنوا قالو امنا واذا خلوا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قالو انا معکم ○"

"اور جب ملاقات کرتے ہیں ایمان والوں (یعنی صحابہ کرامؓ سے) تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں شیطانوں کے پاس تو کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم ان صحابہ کرامؓ کے پاس مزاحاً یعنی مذاق کرنے کی نیت سے جاتے ہیں تو قرآن حکیم میں اللہ پاک نے فوراً اعلان فرمایا" اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ" اللہ پاک اس ہنسی مذاق کی بڑی بھاری سزا دے گا ان کو۔ ان کی حالت یہ ہے کہ یہ منکرین و معاندین کہ یہ عقل کے اندھے ہیں۔ میں نے یہ صرف چند مقامات کی نشاندہی کر دی ہے اس سلسلے میں کہ منکرین و معاندین صحابہ کرامؓ جو اپنے آپ کو رافضی یا شیعہ کہتے ہیں چھوٹے دشمن ہیں یا سب سے بہت بڑے دشمن ان منکرین صحابہ کرامؓ کو چھوٹے دشمن سمجھنے والے علماء کرام کے بارے میں میرے جیسا طالب علم کیا کہہ سکتا ہے؟ ہاں میں عام اہل علم طالب قرآن کریم حضرات کی خدمت اقدس ضرور مخلصانہ اپیل کرتا ہوں کہ خالی الذہن ہو کر قرآن کریم کی مطالعہ کیجئے اور قرآن پاک کے صحابہ کرامؓ سے متعلق فرمودات کا تجزیہ کیجئے۔ اور پھر فیصلہ فرمایئے کہ قرآن مجید صحابہ کرامؓ کے دشمن کو چھوٹا دشمن قرار دیتا ہے یا تاقیامت جتنے فتنے آنے والے ہیں ان سب سے زیادہ خطرناک۔ تاریخی کتابوں کو دیکھ کر کچھ لوگ عام اسلامی معلومات سے متعلق تو رائے زنی کر لیتے ہیں مگر جہاں تک حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں قرآن و سنت اور عقائد اہل سنت کی روشنی میں اصولی موقف کا سوال ہے اس لحاظ سے عوامی معلومات اور نظریات کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہے۔

فرقہ جعفریہ کا کیا مطلب ہے؟:

راسخون فی العلم...... بہت ہی اچھی طرح اور بخوبی جانتے ہیں کہ رافضیوں شیعوں کے عقائد و نظریات میں عقیدہ امامت کی جس طرح ان کی کتب میں تشریح کی گئی ہے ان مخصوص عقائد و نظریات سے نہ صرف توحید رب العلمین اور رسالت انبیاء علیہم السلام کا مقام مجروح ہوتا ہے توحید کے ساتھ ساتھ جمیع انبیاء کرامؑ کی نبوت و رسالت اور ان کی تمام شرائع کا کلیتہً ابطال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خمینی نے اپنی مشہور ترین کتاب حکومتہ الاسلامیہ میں ایک عقیدے کی بہت تفصیل کے ساتھ اچھی طرح وضاحت کر دی ہے۔ کہ ہم آئمہ اہل بیت کی امامت تکوینیہ پر ایمان

رکھتے ہیں نہ کہ امامت تشریعیہ پر امامت تکوینیہ کا مفہوم وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آئمہ اہل بیت چونکہ نور کی شکل میں تخلیق کائنات سے پہلے موجود تھے اس لیے وہ صرف لوگوں کے امام نہیں بلکہ انہیں کائنات کے ذرے ذرے پر تکوینی اقتدار حاصل ہے۔ اگر یہ (آئمہ) پہلے موجود نہ ہوتے تو کائنات کی کوئی چیز بھی ظاہر نہ ہوتی جس طرح یہ آیمہ ساری کائنات کی اصل ہیں اس طرح کائنات علت غائیہ کا مقام

دیں گے اب آپ خمینی کے ان مذکورہ اپنے الفاظ میں اس شیعی عقیدے اور اس شیعی نظریے کی نام نہاد حقیقت کو سمجھنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اس سلسلے میں خمینی کے اپنے الفاظ کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ا) اور جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لیے آئے ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے" یہاں تک کہ ختم المرسلین

مجبور اعوام کو مطمئن کرنے کے لیے کہا کرتے ہیں کہ چھوڑو جی یہ شیعہ تو چھوٹے دشمن ہیں ہمارا مقابلہ تو ان سے بھی بڑے دشمنوں کے ساتھ ہے۔ یعنی وہ......

حالت جنوں میں کہہ رہا ہوں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

جب کہ قادیانی کی نبوت کا تصور بھی شیعوں کے اجراء نبوت کا مرہون منت ہے۔ یعنی قادیانی نبوت کا تصور بھی اسی

ملت محمدیہ کے کلمہ طیبہ کو شیعہ ناقص اور نامکمل سمجھتے ہیں۔ شیعہ کے نزدیک کلمہ کے دونوں حصے (توحید و رسالت) اس وقت تک نامکمل بلکہ بے کار ہیں جب تک ان کے ساتھ سیدنا حضرت علیؓ کی امامت بلافصل اور ولایت کا اقرار نہ کیا جائے

بھی انہیں حاصل ہے۔ (الحکومتہ الاسلامیہ)۔

درجات کے لحاظ سے ہر فرع چونکہ اپنی اصل سے کم درجہ کی حامل ہوتی ہے آیمہ اہل بیت چونکہ ساری کائنات کی اصل ہیں اس لیے جمیع انبیاء فرع ہونے کی وجہ سے شیعی آیمہ کے درجات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

یہ نظریہ یا عقیدہ صرف خمینی اور اس کی ایرانی ذریت تک ہی محدود اور مسدود نہیں بلکہ اس سے قبل شیعیت کے یوم تاسیس اور بانیان مذہب شیعہ کے ہر حلقہ میں اسے مرکزیت کی حیثیت حاصل ہے۔ شیعہ مسلک کے سب مجتہدین اور ذاکرین یہی نظریہ اور عقیدہ بڑی تفصیل سے کھل کر بیان کرتے چلے آرہے ہیں ملاں باقر مجلسی اپنی کتاب حیات القلوب میں لکھتا ہے کہ۔ امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است۔ حیات القلوب جلد نمبر ۳ ص ۱۰ (یاد رہے کہ حیات القلوب اسلامی لحاظ سے ممات القلوب کا درجہ رکھتی ہے) یعنی ہمارے نزدیک (شیعوں) امامت کا درجہ نبوت کے درجہ سے بہت ہی بلند تر ہے اور بالاتر ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ العیاذ باللہ۔

خمینی جو اپنے آپ کو امام مہدی شیعی کا حقیقی جانشین سمجھتا تھا وہ اپنے عقیدے میں نزول مہدی کے تصور کو اس طرح بیان کرتا ہے اور اس غیر شرعی مصنوعی تصور سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جس رشد و ہدایت کی تکمیل کے لیے جمیع انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے گئے تھے۔ وہ (نقل کفر کفر نباشد) اپنے اسلامی مشن میں ناکام رہے ہیں۔ بلکہ حضرت محمد ﷺ بھی اپنے عہد میں (نعوذ باللہ) اپنے مشن کی تکمیل نہ کر سکے تھے۔ اس شیعی مشن کی آفاقی تکمیل چونکہ ناقص رہ گئی تھی لہٰذا جب امام مہدی (شیعی مذہب والا) ظاہر ہوں گے تو وہ رشد و ہدایت کو ساری کائنات میں مکمل کر

جو انسانی اصلاح کے لیے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لیے آئے تھے وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے

(بحوالہ اتحاد و یکجہتی امام خمینی کی نظر میں ص ۱۵ مطبوعہ خانہ فرہنگ ایرانی ملتان)

نیز ایک اور مقام پر اس عقیدے اور نظریہ کی تائید اور وضاحت اس طرح کی گئی ہے یہ بھی بڑے غور سے ملاحظہ فرمایئے۔

" تہران ٹائمز 29 جون 1980 کا ایک پیغام ان کے مذکورہ اپنے اخبار میں بیان شایع ہوا تھا جو خمینی نے نیشنل ٹیلی ویژن کے دوسرے حصے کے افتتاح کے موقعہ پر دیا تھا۔ اس بیان میں شیعی امام مہدی کے ظہور کے متعلق یہ کہا تھا کہ ......" امام سماجی بہبود اور انصاف کا پیغام لائیں گے جس سے تمام دنیا کی کایا پلٹ جائے گی یہ ایک ایسا کام ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے محمد ﷺ بھی مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئے اگر رسول اللہ ﷺ کے لیے مسلمانوں کو بہت خوشی ہے تو امام زمان کے لیے تمام انسانیت کو بہت بڑی خوشی ہونی چاہیے۔ میں اس کو لیڈر نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس سے بہت کچھ زیادہ ہے میں اس کو پہلا بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس کا کوئی دوسرا نہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ضرور ضرور کہے نقل کفر کفر نباشد۔ ملاحظہ فرمایئے۔ کہ مخصوص خالص کافرانہ عقیدے اور نظریے سے ختم نبوت کے بعد صرف اجراء نبوت ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ استغفر اللہ جمیع انبیاء کرامؑ کی الٰہی نبوت اور ان کی مکمل اسلامی شریعت کا تعلق ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہر لحاظ سے منقطع ہو جاتا ہے ایسے غیر اسلامی کافرانہ عقیدے اور نظریہ کے حاملین بھی اگر استغفر اللہ چھوٹے دشمن ہیں تو ان مخصوص حضرات کی اس مردہ بصیرت پر جس قدر بھی تعزیت کا اظہار کریں اور ان حضرات کے علم و دانش پر جتنا بھی ماتم کریں یا ان کی مخصوص سمجھ پر افسوس کیا جائے وہ بہت ہی کم ہے۔

فیا حسرتا! جو رفض نوازی کا کھل کر بوجوہ اظہار نہیں کر سکتے تو پھر

مذکورہ اجرا نبوت سے ماخوذ ہے۔

محترم قارئین کرام نظام خلافت راشدہ! یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ کلمہ کے فرق سے ملت علیحدہ ہو جاتی ہے ملت میں بھی فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً آدمؑ کے زمانہ میں کلمہ کے جزو اول لا الہ الا اللہ کے بعد کلمہ کے جزو ثانی میں آدمؑ کا نام تھا اسی طرح حضرت نوحؑ کے زمانہ میں نوحؑ کا اسم گرامی تھا ابراہیمؑ کے زمانہ میں کلمہ کے آخری حصہ میں ابراہیمؑ کا اسم گرامی تھا حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں موسیٰؑ کا اسم گرامی تھا چلتے چلتے سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لائے تو آپ کو ختم نبوت ماننے والی ملت اسلامیہ یا ملت محمدیہ کے لیے کلمہ طیبہ کے جزو اول لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کہنا بھی ایمان کا جزو اول ہے۔ جس میں کسی قسم کی تبدیلی ترمیم یا اضافہ کفر ہے مگر شیعیت نے تو ملت محمدیہ سے اپنا کلمہ بھی الگ کر لیا ہے اور اپنا نام بھی امت محمدیہ کی بجائے فرقہ جعفریہ مقرر کر لیا ہے بلکہ اسے رجسٹرڈ بھی کرالیا ہے اب امت محمدیہ سے الگ فرقہ جعفریہ کا کلمہ یہ ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفہ بلا فصل۔ بلکہ اب ایرانیوں نے اس میں بھی اضافہ کر کے اپنا کلمہ یوں ایجاد کر لیا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ اللہ۔ یہ ایرانی شیعوں کا کلمہ ہے ورنہ ایران میں رہنے والے مظلوم ترین سنی تو وہی مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں۔

ملت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کے کلمہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ملت محمدیہ کے کلمہ میں ایمان کی بنیاد صرف دو باتوں پر ہے (۱) اللہ پاک کی توحید کا اقرار اور (۲) حضور پاک ﷺ کی رسالت کا اقرار جب کہ فرقہ جعفریہ کے کلمہ میں

باقی صفحہ نمبر 46

قطب الاقطاب خواجہ خواجگان حضرت مولانا

تصوف کے مثالی پیشوا

خواجہ خان محمد



تحریر: مولانا عبدالستار حیدری

"کل نفس ذائقۃ الموت" جو بھی اس دنیا میں آیا ہے اس کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے۔ لیکن بعض شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جب وہ فانی دنیا سے رحلت فرماتی ہیں تو ان کی موت پر ایسا خلاء پیدا ہوتا ہے جو مدتوں پُر نہیں ہوسکتا۔ وہ ایسی خدمات سرانجام دے کر اس دنیا سے کوچ کرتی ہیں کہ جو روز روشن کی طرح زمین کے نقشے پر نہ صرف نقش ہو جاتی ہیں بلکہ وہ خدمات ان کی شخصیت اور کردار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید بنا دیتی ہیں۔ انہیں شخصیات میں سے ایک شخصیت قطب الاقطاب خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی بھی ہے۔

حضرت اقدس کے اندر اللہ پاک نے ایسے محاسن اور معارف رکھے تھے کہ جنہیں دیکھ کر آپ کے صاحب بصیرت شیخ حضرت ابوالسعد احمد خانؒ نے آپ کے والد گرامی سے آپ کو مانگ لیا تھا۔ اور انہوں نے آپؒ کی خوبیوں کو جانچتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں آپؒ کی تربیت کی۔ حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ نے 1920ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خانقاہ کی بنیاد اپنے شیخ خواجہ سراج الدینؒ کی یاد میں کندیاں شریف میں رکھی اور یہ خانقاہ 1922ء میں تعمیری لحاظ سے تکمیل کو پہنچی۔ یہی خانقاہ ہے کہ جن سے حضرت خواجہ خان محمدؒ فیض یاب ہوئے۔ حضرت خواجہ خان محمدؒ اس زمانے میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم اور مثالی پیشوا تھے۔ جن کے چشم فیض سے ہزاروں انسانوں نے پیاس بجھائی اور حضرت خواجہ خان محمدؒ قحط الرجال کے اس دور میں حقیقی اللہ والے تھے۔ وہ حضرت مجدد الف ثانی کے مسلک کے سچے وارث اور حقیقی جانشین تھے۔

آپؒ دور حاضر میں علمائے دیوبند کی نشانی اور اسلاف کی یادگار تھے، آپ نے خاموشی اور زہد میں ایسی شاہی کی کہ جسے اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ آپؒ کی صحبت یاد الٰہی اور تزکیہ نفس میں روحانی ترقیات کا بڑا ذریعہ تھی۔ ان کی دعاؤں، اقوال اور صحبت سے تاریکیاں دور ہوتیں۔

> **حضرت خواجہ خان محمدؒ اس زمانے میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی پیشوا اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مسلک کے سچے وارث اور حقیقی جانشین تھے**

باطنی انوارات حاصل ہوتے، آپ علم وعمل، زہد وتقویٰ، اخلاص وللّٰہیت کے پیکر، تصوف وسلوک کے امام اور اہل حق کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپؒ ان عظیم المرتبت لوگوں میں سے تھے جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔

آپؒ کا سلسلہ نسب خواجہ عثمان دامانیؒ اور عارف باللہ خواجہ مظہر جانِ جاناںؒ کے واسطے سے یعنی کل ۳۷ واسطوں سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ ہر سال اپنے شیوخ کے نام پر حج کیا کرتے تھے، آپؒ نے یہ سلسلہ نبی پاک ﷺ سے شروع کیا اور شاہ ابوسعید دہلوی پر پہنچ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپؒ ہر دینی تنظیم کی سربراہی فرماتے تھے، علمائے دیوبند کی تمام جماعتوں کو آپؒ کی روحانی نگاہوں نے ایک لڑی میں پرو رکھا تھا، چاہے وہ کسی میدان میں ہو، تصوف وسلوک کا میدان ہو، یا دینی مدارس ہوں، یا دعوت وتبلیغ کا شعبہ ہو یا کفر کے خلاف محاذ جنگ یا خانقاہ میں اصلاحی مجالس ہوں۔

آپؒ خاص طور پر عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے ساتھ زیادہ دلچسپی اور لگن رکھتے تھے، کیونکہ یہ عقیدہ آپ کو اپنے شیوخ سے وراثت میں ملا تھا۔ بات کچھ اس طرح ہے کہ آپؒ کا سلسلہ نسب سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے ملتا ہے اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر منکرین ختم نبوت کے تعاقب کے لیے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سب سے پہلے میدان کارزار میں اترے اور وہی اس کے امیر اول ہیں۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ نے خانقاہ سراجیہ کی مسند ارشاد پر بیٹھ کر پچپن برس پر محیط ایک طویل عرصہ تک بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ دین اسلام کی تبلیغ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائے۔ اور تمام جماعتوں سے وابستہ اکابر واصاغر علماء کی اکثریت کو تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر یکجا کیے رکھا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کا یہ فقید المثال کارنامہ ناقابل فراموش ہے۔ 1974ء کی تحریک کے دوران 9، اپریل 1974ء کو حضرت علامہ انور شاہؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت اس شرط پر قبول فرمائی تھی کہ اگر حضرت مولانا خان محمد نائب امیر بنیں تو میں بھی امارت قبول کرلوں گا۔ چنانچہ 9، اپریل 1974ء کو ہی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور حضرت مولانا خان محمد نائب امیر مقرر ہوئے تھے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کے انتقال کے بعد 17، اکتوبر 1977ء کو حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر منتخب کیا گیا اور پھر تادم آخر امارت کا منصب آپ کے نام

> **حضرت مولانا خان محمدؒ آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی پاکیزہ شخصیت کا تاثر، ان کے اعلیٰ افکار کی خوشبو، ان کے بے مثال کردار کی قوت اور ان کی اخلاق کریمانہ کی بہاریں ہمارا اثاثہ ہیں۔**

1984ء میں قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر اپنے حقیقی آقاؤں کے پاس برطانیہ جا بیٹھا تو آپؒ نے برطانیہ میں اس کے تعاقب اور گھیراؤ کے لیے لندن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا عالمی دفتر قائم کرنے کا حکم فرمایا

ہی منسوب رہا۔ اپنے عہد امارت میں آپ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل رہے، پوری دنیا میں سفر کیے 1984ء میں قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر ملک سے فرار ہو کر اپنے حقیقی آقاؤں کے دیس برطانیہ جا بیٹھا تو حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ نے بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جماعت کے ذمہ داروں کو حکم فرمایا کہ قادیانیوں کا تعاقب برطانیہ جا کر بھی کیا جائے۔ اور اس سے پہلے کہ وہ برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں کو فتنہ ارتداد میں مبتلا کر دیں، برطانوی مسلمانوں میں تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کی جائے۔ اور قادیانی کے مکروعزائم سے انہیں ہر ممکن طریقے سے باخبر کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ آپؒ ہی کی زیر سرپرستی لندن میں ختم نبوت کا مرکز بنا کر تحریر و تقریر کے ذریعے قادیانیوں کے باطل عقائد کی نقاب کشائی کی گئی اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو اس فتنہ خبیثہ کے شاطرانہ جال سے محفوظ و مامون بنایا گیا۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود دنیا بھر میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے منعقد ہونے والے اجتماعات، کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت فرماتے رہے، بالخصوص پاکستانی علماء کی نئی پود کو اس مشن کے لیے کمربستہ کیا اور انہیں امریکہ، برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، فرانس، اسپین، جنوبی افریقہ، انڈونیشیا، اور تمام خلیجی ریاستوں میں وفود کی صورت میں روانہ کر کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور مسلمانوں کو قادیانی گروہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی پرزور مہم بھی شروع کی، جس کے

آپؒ نے خاموشی اور زہد میں ایسی شاہی فرمائی جسے صرف اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں آپ کی صحبت یاد الٰہی اور تزکیہ نفس میں روحانی ترقیات کا بڑا ذریعہ تھی

نتائج انتہائی شاندار اور ایمان افروز رہے یہی وجہ تھی کہ خانقاہ سراجیہ اور حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کو عالمی سطح پر مقبولیت حاصل ہوئی، ان کا نام اور کام ہر جگہ قابل ستائش و قابل احترام تسلیم کیے گئے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ آج ہم میں موجود نہیں ہیں مگر ان کی پاکیزہ شخصیت کا تاثر ان کے اعلیٰ افکار کی خوشبو اور ان کے بے مثال کردار کی قوت اور ان کے اخلاق کریمانہ کی پر بہار یادیں ہمارا اثاثہ ہیں، ہمارے لیے مشعل راہ ہیں، زاد سفر ہیں، ایک بے مثال اور خاموش جدوجہد کا عملی نمونہ ہیں۔ ہم اہل غم، کشتگان فراق حبیب جرماں نصیب تعزیت گزاروں کے لیے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی شخصیت جادہ مستقیم پر بہر حال گامزن رہنے کا زندہ استعارہ ہے اور ہمیں انہی کی وراثت کے امین بن کر تاج و تخت ختم نبوت کے تحفظ اور عزت و عظمت و حرمت ازواج و اصحاب رسول ﷺ کی نگہبانی کا فریضہ پوری جانفشانی سے سرانجام دینا ہوگا۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے انتقال کے بعد خانقاہ سراجیہ کی مسند اور حضرت خواجہ صاحبؒ کی جانشینی کے لیے بزرگوں نے حضرتؒ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب کو منتخب کیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ صاحبزادہ صاحب کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے عظیم والد کے علم و عمل اور خانقاہ سراجیہ کی روشن روایات کا صحیح وارث و امین بنا دے۔ آمین

بقیہ صفحہ نمبر 22

کرے۔ دنیا کے تمام مسلم زعماء علماء مشائخ، مبلغین، مفتیان، داعیان اسلام اور اسلامی سکالروں پر لازم ہے کہ بیسوی صدی کی اولین ترجیحات متعین کرتے وقت اسلامی افکار کے فروغ اور محمدی شریعت کے ابلاغ کو مروجہ زبانوں میں

شام کے نصیریوں کا عرب قومیت کا نعرہ صرف اپنے عوام کو گمراہ کرنے اور اقتدار کو طول دینے کے لیے تھا

منتقل کر کے مذہب و شریعت کی پیاسی قوموں کے قلوب کو سیراب کریں۔ ہر مسلمان خواہ وہ ایک ماہ میں ایک امریکی ڈالر ہی بچا سکتا ہو۔ اسے دین محمدی کی تبلیغ پر خرچ کرے۔ جس طرح امریکہ اور روس سمیت ہر جگہ اسلام کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ بل کلنٹن اور رسکی سمیت ہر امریکی اسلام کی تعلیم میں دلچسپی لے رہا ہے۔ روس کی مسلم آبادی ۵ کروڑ سے بڑھ کر تیزی سے آگے جا رہی ہے۔ اب امت مسلمہ پر لازم ہے کہ قوموں کے نشیب و فراز میں ابلاغ دین سب سے بڑی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں۔

لادینیت، لامذہبیت اور مادی تمدن سے عاجز و درماندہ ہونے والے صنعتی ملکوں کی مذہب کی طرف واپسی کو آگے بڑھ کر خوش آمدید کہیں۔ اسلامی تعلیم کو ہر گھر تک پہنچانے کے لیے عہدہ براہوں پندرہویں صدی کو اسلامی

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک قرامطہ اور باطنیہ کے نصیری شیعہ، عیسائیوں یہودیوں اور مشرکین سے بھی بڑے کافر ہیں

کے غلبے کی صدی بنانا وقت کی ضرورت ہے۔

اب جب کہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں روحانی سکون اور مذہبی طمانیت کی ضرورت محسوس کر رہی ہیں۔ مسلم امہ کو مغرب کا لباس اتار کر اپنے اصلی دین کا پیرہن اوڑھ لینا چاہیے۔ مادیت و مغربیت تمام نظریوں کی شکست اور کمیونزم واشتراکیت کی ہزیمت نے اسلام کے ابلاغ کا راستہ صاف کر دیا ہے۔ دنیا کے ہر خطے کا مسلمان اب بھی اگر غفلت کی نیند سوتا رہا، اس کی گرمی نفس اور جنبش فکر کی حرارت پیدا نہ ہوئی تو ایک مرتبہ پھر اسے سقوط بغداد، سانحہ سپین، انقلاب لینن جیسے المیوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔

مغرب کی گرتی ہوئی تہذیب کو اسلام کی روشنی سے منور کر کے دنیا بھر کا مسلمان سرفراز و کامران ہو سکتا ہے۔ اسلام کے دامن کو شرک و کفر اور معصیت و کفران سے بچانا علماء کی اہم ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری میں ہر مسلمان برابر کا حصہ دار ہے۔ عالمی کفر کی سرپرستی میں پلنے والے منکرین ختم نبوت اور منکرین صحابہؓ کے دجل و فریب کا پردہ بھی اسی صورت میں چاک ہو سکتا ہے۔ جب کہ اسلام کی سچی تعلیمات کو قرآن و سنت کے اس گلشن سے مستعار لیا جائے۔ جس کی آبیاری صحابہ کرامؓ کے خون نایاب سے ہوئی ہے۔

صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیتؓ عظام کی تعلیمات کی روشنی، قرآن و حدیث کا مفہوم جاننے والا ایک طرف دنیا کے تمام باطل نظریات سے محفوظ رہ سکتا ہے، دوسری طرف دین مصطفوی میں پیوندکاری کی ملحدانہ اقدار کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ عصری فتنوں کا انسداد بھی ابلاغ دین ہی کا ایک حصہ ہے۔ (مسلمانوں کی ذمہ داری)

ام المومنین حضرت سیدہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا

اسلامی تاریخ کے عظیم ہیرو

ولولہ انگیز کارنامے

مصنف: ڈاکٹر عبدالر ! رفعت پاشا

بوجاوحیدا اقبال احمد قاسمی

حضرت ام سلمہؓ غیر معمولی شرف وفضلیت کی حامل خاتون تھیں۔ان کے والد کا شمار قبیلہ بنی مخزوم کے مشہور اور اہم سرداروں اور عرب کے معدودے چند اصحاب جود وسخا میں ہوتا تھا۔وہ اپنی سخاوت وفیاضی کی وجہ سے ”زادالراکب“ کے لقب سے مشہور تھے۔کیوں کہ ان کے علاقے کا قصد کرنے والے قافلے اور ان کی معیت میں سفر کرنے والے مسافر کبھی اپنے ساتھ زادراہ لے کر چلنے کی ضرورت نہیں محسوس کرتے تھے۔جو بالکل آغاز دعوت کے زمانے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ان سے پہلے صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان چند لوگوں نے اسلام قبول کیا۔جن کی تعداد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بھی کم تھی۔ان کا نام ہند بنت ابی امیہ تھا،لیکن ان کی کنیت ”ام سلمہ“ ان کے نام سے زیادہ مشہور تھی۔

وہ اپنے شوہر حضرت ابوسلمہؓ کے ساتھ ہی اسلام لائیں۔وہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی دوسری خاتون تھیں۔یہ شرف ان سے پہلے صرف حضرت خدیجہؓ کو حاصل تھا۔جیسے ہی ان کے اور ان کے شوہر کے مسلمان ہونے کی خبر قریش کو ملی،وہ غصے سے آگ بگولہ ہوگئے۔ان کے اندر ایک ہیجان برپا ہوگیا۔اور انہوں نے ان دونوں کو ایسی اذیت ناک اور عبرت انگیز سزائیں دینے کا سلسلہ شروع کر دیا جو مضبوط چٹانوں کو ہلا دینے کے لیے کافی تھیں۔لیکن انہوں نے ان سزاؤں کے سامنے نہ تو کسی ضعف وکمزوری کا اظہار کیا نہ ہمت ہاری،نہ کسی قسم کے تردد وتذبذب میں مبتلا ہوئے۔

جب اذیت رسانی کا یہ سلسلہ سخت سے سخت تر ہوتا چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دے دی تو یہ دونوں ہجرت کرنے والے ”قافلہ مہاجرین“ میں پیش پیش تھے۔حضرت ام سلمہؓ اور ان کے شوہر اجنبی دیار اور انجانے علاقے کی طرف چل پڑے اور اپنے پیچھے مکہ میں اپنا عالی شان مکان،اپنا بلند مقام اور اپنی خاندانی شرافت چھوڑ گئے۔وہ اپنے اس عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کے خواہاں اور اس کی رضا وخوشنودی کے طالب تھے۔

اگر چہ حضرت ام سلمہؓ اور ان کے شوہر کو نجاشی (شاہ حبشہ) کی حمایت وسرپرستی میں نہایت سکون واطمینان کی زندگی نصیب ہوئی تھی مگر اس کے باوجود مہبط وحی (مکہ) واپس جانے اور سرچشمہ ہدایت (حضرت محمد ﷺ) کے دیدار کی آرزو ان کے دلوں کو ہر وقت مضطرب اور بے چین رکھتی تھی۔اور پھر جب سرزمین حبشہ میں مقیم مہاجرین کے پاس مسلسل اس طرح کی خبریں آنے لگیں۔کہ مکہ میں مسلمانوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔حضرت حمزہؓ

اور حضرت ام سلمہؓ اور ان کے شوہر نے قریش کی اذیتوں سے نجات حاصل کرنے اور اپنے دین کی حفاظت کے خیال سے جلد از جلد ہجرت کر جانے کا فیصلہ کرلیا مگر یہ کام ان کے لیے اتنا آسان نہ تھا جتنا وہ گمان کرتے تھے۔اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ان کو ایسے سخت اور المناک حالات سے گزرنا پڑا جن کے سامنے تمام سختیاں ہیچ نظر آتی ہیں۔ہم ہجرت کی یہ المناک داستان خود حضرت ام سلمہؓ کی زبانی بیان کرتے ہیں۔کیونکہ اس سلسلے میں ان کا مشاہدہ بہت گہرا اور ان کی تصویر کشی زیادہ مکمل ہے۔وہ بیان

آپؓ حضرت خدیجہؓ کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی دوسری خاتون تھیں۔قریش نے آپؓ اور آپؓ کے شوہر کو ایسی عبرتناک سزائیں دینے کا سلسلہ شروع کر دیا جو مضبوط چٹانوں کو ہلا دینے کے لیے کافی تھا۔

بن عبد المطلب اور حضرت عمرؓ بن خطاب کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں کی طاقت کافی بڑھ گئی ہے۔اور قریش کی اذیت رسانیوں اور ان کے ظلم وستم کا زور بڑی حد تک ٹوٹ چکا ہے۔تو ان میں سے کچھ لوگوں نے مکہ واپس لوٹ جانے کا ارادہ کرلیا۔دیار حرم میں پہنچنے کا شوق اور بارگاہ رسالت میں حاضری کا اشتیاق انہیں کھینچے لیے جا رہا تھا۔

چنانچہ واپسی کے اس سفر میں بھی حضرت ام سلمہؓ اور ان کے شوہر سب سے آگے تھے۔لیکن واپس آنے والوں پر بہت جلد یہ بات منکشف ہوگئی کہ ان کے پاس اس سلسلے میں جو خبریں پہنچی تھیں۔ان میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا تھا۔اور مسلمانوں نے حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد جو تھوڑی سی پیش قدمی کی تھی۔قریش کی طرف سے اس کی شدید مزاحمت ہوئی ہے۔

اس کے بعد مشرکین نے مسلمانوں کو ستانے اور ان کو خوف زدہ کرنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے اور ان کے ظلم وستم کی چکی پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ چلنے لگی۔اس لیے حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ہجرت کر کے مدینہ چلے جانے کی اجازت مرحمت فرما دی

کرتی ہیں کہ.........”جب ابوسلمہؓ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی ٹھانی تو انہوں نے میرے لیے سواری کا اونٹ تیار کیا،مجھے اس پر سوار کیا اور میرے بچے سلمہ کو میری گود میں ڈالا اور کسی چیز کی طرف مڑ کر دیکھے بغیر اونٹ کی نکیل پکڑ کر روانہ ہوگئے لیکن قبل اس کے کہ ہم مکہ سے باہر نکلتے،میرے قبیلہ (بنی مخزوم) کے کچھ لوگوں نے ہم کو جاتے ہوئے دیکھ لیا۔وہ ہمارا راستہ روک کر کھڑے ہوگئے اور ابوسلمہؓ سے کہنے لگے کہ ”تم اپنے متعلق جو چاہو فیصلہ کرو مگر تمہاری بیوی سے تمہیں کیا سروکار؟ یہ ہماری بیٹی ہے ہم تم کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ اس کو اپنے ساتھ لیے ہوئے در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرو“

پھر وہ ان کے اوپر جھپٹ پڑے اور مجھے زبردستی ان سے چھین کر الگ کر دیا۔جب میرے شوہر ابوسلمہؓ کے قبیلے (بنو عبدالاسد) کے لوگوں نے یہ دیکھا کہ میرے قبیلہ والوں نے مجھے اور میرے بچے کو ابوسلمہ سے چھین لیا ہے تو وہ نہایت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے کہ ”خدا کی قسم جب تم نے اپنے خاندان کی لڑکی کو ہمارے قبیلہ کے آدمی سے چھین لیا تو ہم بھی بچے اس کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔“ پھر

میری آنکھوں کے سامنے ہی وہ میرے بچے سلمہ کو اپنی طرف کھینچنے لگے۔اس کھینچا تانی میں اس کا ہاتھ بھی اکھڑ گیا اور وہ اس کو چھین کر لے گئے۔اس وقت مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میرا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا ہے۔اور میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ایک طرف میرے شوہر اپنے دین اور اپنی جان کی حفاظت کے لیے مدینہ چلے آئے۔دوسری طرف میرے بچے کو بنو عبد الاسد نے جبراً مجھ سے چھین لیا اور میرے قبیلہ بنو مخزوم نے زبردستی مجھے اپنے پاس روک لیا۔اس طرح ذرا سی دیر میں مجھے، میرے شوہر اور میرے بچے کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا۔

ہجرت حبشہ کے بعد مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو ستانے اور خوف زدہ کرنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے اور ان کے ظلم و ستم کی چکی پہلے سے زیادہ تیز چلنے لگی۔

پھر ام سلمہ اپنی داستان کا اگلا حصہ بیان کرتی ہیں۔

''اس کے بعد سے میرا روزمرہ کا یہ معمول ہو گیا کہ صبح سویرے مکہ کے باہر ابطح کی طرف نکل جاتی اور اس جگہ جا کر بیٹھ جاتی جہاں میرے ساتھ یہ المیہ پیش آیا تھا میں ان بیتی ہوئی گھڑیوں کو یاد کرتی رہتی، جب میرے شوہر اور بچے کے درمیان جدائی کی دیوار حائل کر دی گئی تھی، میں برابر روتی رہتی یہاں تک کہ رات کے سائے گہرے ہو جاتے، میری یہ حالت ایک سال یا اس کے لگ بھگ رہی آخر کار میرے بنی عم میں سے ایک شخص کا گزر میری طرف سے ہوا۔ اس کو میرے اس حال زار پر ترس آیا اور اس نے میرے قبیلہ والوں سے کہا کہ تم لوگ اس غریب کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ تم نے اس کو اس کے شوہر اور بچے سے جدا کر کے اس کے اوپر بڑا ظلم کیا ہے۔وہ برابر ان کو میرے حق میں ہموار کرتا اور ان کے جذبہ ترحم کو مہمیز کرتا رہا حتیٰ کہ وہ اس حد تک نرم ہو گئے کہ انہوں نے مجھے اپنے شوہر کے پاس چلے جانے کی اجازت دے دی۔لیکن میرے لیے یہ کیوں کر ممکن تھا کہ اپنے لخت جگر کو مکہ میں بنی عبد الاسد کے یہاں چھوڑ کر خود اپنے شوہر کے پاس مدینہ چلی جاتی اور اس صورت میں جب کہ میں خود دارالہجرت (مدینہ) میں ہوں اور میرا کم سن بچہ مکہ میں اس حال میں پڑا ہو کہ اس کے متعلق مجھے کوئی خبر نہ ملے، کیسے ممکن تھا کہ میری ماتا کی آگ ٹھنڈی ہو اور میری آنکھوں سے امڈتے ہوئے آنسوؤں کا سیلاب تھم سکے۔بعض لوگوں نے جب مجھ کو اس طرح رنج و غم جھیلتے اور کرب و الم سے نبرد آزما ہوتے دیکھا تو ان کو میری حالت پر رحم آیا اور انہوں نے بنی عبد الاسد سے بات کر کے ان کو میرے ساتھ نرم رویہ اپنانے پر آمادہ کر لیا، چنانچہ انہوں نے میرے بچے سلمہ کو مجھے واپس کر دیا''۔

''اب میں نے مکہ میں ٹھہر کر مدینہ جانے والے کسی ہم سفر کے انتظار میں وقت گنوانا اور اپنی روانگی میں مزید تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔مجھے اندیشہ تھا کہ اس اثناء میں کہیں کوئی ایسا حادثہ نہ پیش آ جائے جو مجھے میرے شوہر کے پاس پہنچنے سے روک دے،اس لیے میں نے جھٹ پٹ اپنی سواری کے اونٹ کو تیار کیا، بچے کو گود میں لیا اور اپنے شوہر سے ملنے کے لیے مدینہ کی طرف چل پڑی جب میں تنعیم کے مقام پر پہنچی تو میری ملاقات عثمان بن طلحہ (عثمان زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کا کلید بردار تھے۔صلح حدیبیہ کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔فتح مکہ میں شریک ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر بیت اللہ کی کنجی ان کے حوالے کی) سے ہوئی۔انہوں نے مجھ سے پوچھا ''زاد الراکب'' کی بیٹی! کہاں جا رہی ہو؟''

''اپنے شوہر کے پاس مدینہ جا رہی ہوں'' میں نے جواب دیا

''کیا تمہارے ساتھ کوئی اور نہیں ہے؟'' انہوں نے دریافت کیا

''نہیں'' خدائے تعالیٰ اور میرے بچے کے سوا میرے ساتھ دوسرا کوئی نہیں ہے'' میں نے جواب دیا۔

''خدا کی قسم جب تک تم مدینہ نہ پہنچ جاؤ میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں'' یہ کہہ کر انہوں نے میرے اونٹ کی نکیل تھام لی اور مجھے ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔خدا کی قسم اس سے پہلے مجھے کسی ایسے عرب کی صحبت نصیب نہیں ہوئی تھی جو ان سے زیادہ کریم النفس اور شریف ہو ان کا حال یہ تھا جب وہ کسی منزل پر پہنچتے تو وہ اونٹ کو بٹھاتے اور خود مجھ سے پرے ہٹ جاتے۔جب میں اونٹ سے نیچے اتر کر زمین پر ٹھیک سے کھڑی ہو جاتی تو وہ اونٹ کے پاس آتے، کجاوہ اتار کر زمین پر رکھ دیتے اور اونٹ کو لے جا کر کسی درخت سے باندھ دیتے پھر مجھ سے دور کسی سائے میں لیٹ جاتے، جب روانگی کا وقت ہو جاتا تو وہ اٹھ کر اونٹ کے پاس آتے اس کو تیار کر کے میرے قریب لاتے اور مجھے اس پر سوار ہونے کی اجازت دیتے ہوئے اس سے دور ہٹ جاتے۔جب میں سوار ہو کر اطمینان سے بیٹھ جاتی تو آتے اور اس کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چل پڑتے۔مدینہ پہنچنے تک راستہ بھر میرے ساتھ ان کا یہی رویہ رہا۔جب ان کی نظر بنی عوف بن عمرو کی بستی قباء پر پڑی تو بولے کہ ''تمہارے شوہر اسی بستی میں ہیں۔خدا کا نام لے کر چلی جاؤ، یہ کہتے ہوئے وہ واپسی کے لیے مکہ کی طرف مڑ گئے۔بچھڑے ہوئے ایک طویل عرصے کی جدائی کے بعد دوبارہ ہم ایک دوسرے سے ملے۔حضرت ام سلمہؓ کی آنکھیں اپنے شوہر کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں، اور حضرت ابو سلمہؓ کے دل کو اپنی بیوی اور بچے کو پا کر قرار و سکون نصیب ہوا۔اس کے بعد واقعات اور حوادث تیزی سے گزرتے رہے۔غزوۂ بدر میں حضرت ابو سلمہؓ شریک ہوئے اور فتح یاب و ظفر مند ہو کر مسلمانوں کے ساتھ واپس لوٹے جنگ بدر کے بعد حضرت ابو سلمہؓ غزوہ احد میں بھی ایک بہادر کی طرح لڑے تو ان کا جسم زخموں سے چور تھا۔وہ برابر زخموں کا علاج کرتے رہے اور بظاہر ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ زخم مندمل ہو چکے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔وہ زخم بظاہر تو بھر گئے تھے مگر اندر ہی اندر خراب ہو گئے تھے۔

سیدہ ام سلمہؓ کا خاندان اپنی سخاوت و فیاضی کی وجہ سے ''زاد الراکب'' کے لقب سے مشہور تھا کیونکہ ان کے علاقے کا قصد کرنے والے قافلے اور ان کی معیت میں سفر کرنے والے مسافر کبھی اپنے ساتھ زاد راہ لے کر چلنے کی ضرورت نہیں محسوس کرتے تھے۔

ایک دن اچانک پھٹ گئے اور حضرت ابو سلمہؓ بستر سے لگ گئے۔اسی زمانے میں جب وہ اپنے زخموں کے ساتھ کشمکش میں مصروف تھے،ایک دن اپنی بیوی سے بولے کہ ام سلمہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

ترجمہ...... ''جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کے وقت

باقی صفحہ نمبر 40

سپاہ صحابہ کو عدالت سے بحال کراؤنگا

رپورٹ: حافظ محمد فیاض حضرو

مقصد میلاد رسول ﷺ کانفرنس حضرو سے مولانا محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو کے سامنے مرکزی سیرت کمیٹی حضرو کے تحت سالانہ میلاد رسول ﷺ کانفرنس 7 فروری بروز منگل بعد از نماز ظہر منعقد ہوئی جس میں خصوصی خطاب قائد اہلسنت والجماعت داعی امن حضرت مولانا علامہ محمد احمد لدھیانوی دامت برکاتھم اور مفتی کفایت اللہ کا تھا۔

کانفرنس کی سرپرستی شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام دامت فیوضھم نے فرمائی۔

علامہ محمد احمد لدھیانوی کا ولولہ انگیز خطاب......

امابعد......انتہائی واجب الاحترام حضرات علماء کرام قابل صد احترام دوستو، بزرگو، بھائیو، میرے دل کی گہرائی میں اترے ہوئے آئے دن مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود سارا سارا دن ساری ساری رات ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر اصحاب پیغمبر سے محبت کرنے والے توحید وسنت اور اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے نبی ﷺ کے عاشقو، صحابہ کے جانثارو، غالباً پہلی مرتبہ آپ کے شہر حضرو میں اس جگہ پر آپ سے گفتگو کا شرف حاصل ہو رہا ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے اور آپ کے مخدوم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام صاحب دامت برکاتھم کا اور ان کے دیگر رفقاء کار جنہوں نے مجھے باقاعدہ دعوت دے کر آپ سے گفتگو اور ملاقات کا موقعہ دیا۔ اہلسنت والجماعت کے ذمہ داران مولانا افتخار اور اس حلقہ سے قاری محمد شاہد اور اپنی جماعت کے دیگر کارکنان اور ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ مل کر آج کے اس پروگرام میلاد رسول ﷺ کانفرنس کو کامیاب کیا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ اسٹیج پر میرے طالب علمی کے دور کے ابتدائی ساتھیوں میں سے حضرت مولانا عبدالرؤف ربانی جن کے ساتھ میں نے اپنی تعلیم کا آغاز جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے کیا تھا چند روز قبل ان کے بڑے بھائی حافظ محمد زاہد کا انتقال ہوا اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے اللہ پاک انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور انتہائی قابل احترام جمعیت علماء اسلام کے راہنما کراچی کی پہچان قاری شیر افضل میرے لیے یہ نعمت غیر مترقبہ ہے کہ وہ بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں اور بھی بہت سارے حضرات اسٹیج کے اوپر تشریف فرما ہیں۔ آپ حضرات نے ایک مرد مجاہد حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ کا ولولہ انگیز اور انقلابی خطاب سماعت فرمالیا ہے۔ مجھے جہاں آپ کو دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے یقیناً مجھے اس بات کا احساس رہے گا کہ میں نے اور آپ نے نماز عصر بھی ادا کرنی ہے۔

ہمارے ساتھ آسمان والے کی نظر ہے اللہ کے فضل وکرم سے کل بھی میدان میں تھے، آج بھی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہم نے میدان میں رہنا ہے

انشاء اللہ العزیز۔ اسے بھی وقت پر ادا کریں گے۔ اس لیے تفصیلی گفتگو نہ کرسکوں گا میں نے کہا تھا۔ کہ آج کی میری حاضری ضرور ہو جائے۔ میں نے جو وعدہ کیا تھا اللہ پاک کے فضل وکرم سے اس وعدہ کا ایفاء ہو گیا ہے مجھے ابھی شیخ الحدیث صاحب فرما رہے تھے کہ یہ وہ اسٹیج ہے جہاں پر مؤرخ اسلام حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ہماری جماعت کے جرنیل مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جرأت وبہادری کے عظیم پیکر حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ تشریف لاتے رہے۔ انشاء اللہ العزیز آج جماعت نے مجھے ان کی جگہ پر کھڑا کر دیا تو آج میں ان کی جگہ پر کھڑا آپ سے مخاطب ہوں۔ کل اگر میں نہیں ہونگا تو جو میری جگہ پر کھڑا ہو گا تو وہ اسی جگہ پر کھڑا ہو کر آپ سے مخاطب ہو گا۔ انشاء اللہ۔ انتہائی واجب الاحترام! عنوان بڑا خوبصورت ہے مقصد میلاد رسول ﷺ ملک میں ایک طبقہ ہے وہ جو یکم محرم الحرام سے ایک شہادت کا آغاز کرتا ہے اس کی بات دس محرم الحرام کو ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے اہلسنت والجماعت دیوبند کی بات ہر وقت جاری وساری رہتی ہے۔ اس لیے کہ پیغمبر ﷺ کی نبوت ورسالت لامحدود ہے اسے بیان کرنے کے لیے وقت محدود نہیں کیا جا سکتا اور نبوت بھی لامحدود ہے اور اس نبی ﷺ کی سیرت بھی لامحدود ہے جسے بیان کرنے کے لیے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اسٹیج پر تشریف لائے کسی عقیدت مند نے کہا شاہ جی آج پیغمبر ﷺ کی سیرت بیان ہونی چاہیے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نبی ﷺ کی محبت میں مست ہو کر یہ جملہ کہنے لگے کہ پیغمبر ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے لیے جبریلؑ کی عمر ہونی چاہیے۔ اور صدیق اکبرؓ کی زبان ہونی چاہیے مطلب یہ تھا کہ نہ کوئی جبرائیلؑ کی عمر لا سکتا ہے اور نہ کوئی صدیق اکبرؓ کی زبان لا سکتا ہے۔ اس لیے نہ کوئی نبی ﷺ کی تعریف بیان کرنے کا حق ادا کر سکتا ہے۔ ایک دوسرے عاشق نے محبت کے انداز میں یوں کہہ دیا۔

لَایُمْکِنُ الثناءُ کما کانَ حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میرے بھائیو! میں نے آنا ہے مقصد کی طرف، لکھا ہے کہ پیغمبر ﷺ کے آنے کا مقصد کیا تھا اگرچہ وقت نہیں ہے لیکن آپ پیغمبر ﷺ کی بعثت سے قبل بالخصوص مکہ مکرمہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے۔ تو آپ کے سامنے یہ بات آئیگی کی پیغمبر ﷺ کی بعثت سے قبل بت پرستی عام تھی شرک عام ہوا کرتا تھا۔ شراب، جوا، زنا، عام ہوا کرتا تھا۔ چوری، ڈکیتی عام ہوا کرتی تھی۔ برائی ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی۔ پیغمبر ﷺ نے دنیا میں آکر ایک انقلاب برپا کر دیا۔ جو برائی ہوا کرتی تھی پیغمبر ﷺ نے آکر اس برائی کا خاتمہ کیا ہے۔ آج ملک میں ایک طبقہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور باقی جتنے انبیاء کرام آئے وہ سارے العیاذ باللہ ناکام ہو

گئے یہ کہتا ہے کہ تمام کے تمام پیغمبر ﷺ اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے تھے حتیٰ کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے تھے۔ آپ نے مجھے بول کر بتانا ہے کہ نبی ﷺ کامیاب ہوئے تھے یا ناکام (کامیاب) ہمارا عقیدہ ہے کہ کامیاب ہوئے تھے۔ دیکھیے میں ارادہ کر کے چلا کہ میں نے آج شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام صاحب اور باقی ساتھیوں کی دعوت پر حضرو جانا ہے۔ میں ایک ارادہ مقصد لے کر آیا میں مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ یارو! میں کامیاب ہو گیا کیسے ہو سکتا ہے کہ پیغمبر ﷺ کامیاب نہ ہوئے ہوں۔ میں اس پیغمبر ﷺ کا ادنیٰ امتی اور غلام ہوں میں ارادہ کر کے چلا تو میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ تو نبی ﷺ کیسے کامیاب نہ ہو گا۔ آج ملک میں ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو جو جماعت ملی تھی وہ اوپرا وپر سے ایمان لائی تھی۔ دل سے ایمان نہیں لائے تھے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ مجھے بول کر بتائیں گے کہ آپ جو کلمہ پڑھتے ہیں نبی ﷺ کے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ نے کلمہ صرف زبان سے پڑھا' یا دل سے آپ میں سے کسی نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے (نہیں) جنہوں نے نہیں دیکھا وہ دل سے کلمہ پڑھتے ہیں دل سے ایمان لاتے ہیں۔ جنہوں نے سامنے بیٹھ کے دیکھا ایک مرتبہ نہیں ساری زندگی دیکھا۔ بلکہ قریب سے دیکھا اس نے کلمہ دل سے پڑھا ہو گا یا اوپر سے (دل سے) اگر وہ اوپر سے پڑھتا تو نبی ﷺ مقصد میں کامیاب نہ ہوتا۔ کامیابی ضرور ہو گی جب آنے والے کلمہ زبان سے نہیں دل سے پڑھتے ہوں گے۔ اور پیغمبر ﷺ نے جن کو کلمہ پڑھا دیا کلمہ پڑھنے کے بعد وہ کلمے کے اوپر ڈٹ جایا کرتے تھے۔ ڈٹ جانے کے بعد وہ کٹ جایا کرتے تھے۔ کلمے سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ بلکہ کفر نے ظلم کا ہر حربہ استعمال کیا تھا لیکن صحابہؓ نے کلمہ کو نہیں چھوڑا نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا وہ طبقہ کہتا ہے......

نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت صرف تین باقی رہ گئے تھے میرا عقیدہ ہے (اذا جاء نصر اللہ و الفتح) قرآن آخری وقت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے تھے۔ مقصد میں کامیابی تب ہو گی جب فوج در فوج داخل ہوں گے۔ ہمارا عقیدہ

نبی کریم ﷺ نے جن کو کلمہ پڑھا دیا۔ وہ کلمے پر ڈٹ جایا کرتے تھے۔ اور ڈٹ جانے کے بعد وہ کٹ جایا کرتے تھے لیکن کلمے سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے ان ہی لوگوں کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم میدان میں اترے ہیں

ہے نبی ﷺ کامیاب ہوا۔ میں آگے جملہ کہتا ہوں یارو! دیکھو! ہمارے سامنے روزانہ یہ ٹھاٹھیں مارتے سمندر روکنے کے باوجود بھی یہ رکتے نہیں پابندیوں کے باوجود بھی یہ رکتے نہیں ڈرانے کے باوجود بھی یہ رکتے نہیں ہیں ابھی ۳ فروری کو اسلام آباد کے کراچی کمپنی کے گراؤنڈ کے اندر 8 گھنٹے مسلسل بارش ہوئی ہے سردی کا موسم تھا بارش بھی برستی رہی سائبان بھی نہیں تھا۔ ہزاروں نوجوانوں نے بیٹھ کر یہ بتایا ہے کہ صحابہؓ نے مشکل وقت میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا تو ہم بھی صحابہؓ کے سپاہیوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ بارش ہوتی رہی مسلسل آٹھ گھنٹے اور یہ نوجوان نہیں بھاگے میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صحابہؓ نے نبی ﷺ کو چھوڑا ہے (العیاذ باللہ)۔

یہ اس دور کے لوگ ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا یہ مشکل وقت میں نہیں چھوڑتے جنہوں نے سامنے بیٹھ کر دیکھا ہے وہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ اس لیے کامیابی تب ہو گی جب نبی کریم ﷺ نے پہاڑ پر دعوت دی تو اکیلے تھے اور جب فوت ہوئے تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا اس لیے کامیابی ہوئی کہ نہیں ہوئی؟ (ہوئی) مقصد پورا ہوا کہ نہیں؟ (ہوا)۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی.

یہ مقصد میں کامیابی تھی اس لیے تو یہ اعلان کیا تھا اگر یہ مقصد پورا نہ ہوتا تو کبھی یہ اعلان نہ ہوتا مقصد پورا ہو گیا تھا اور ختم نبوت کا تاج میرے اور آپ کے پیغمبر ﷺ کے سر پہ سجا کر یہ اعلان کر دیا تھا کہ اب قیامت آئے گی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس لیے جس مقصد کے لیے بھیجا تھا وہ مقصد پورا ہو گیا تھا۔ اس لیے یہ اعلان کیا گیا۔

میرے بھائیو! آج اگرچہ لاقانونیت آ چکی ہے سارے ملک میں کوئی قانون نہیں ابھی حضرت مفتی کفایت

کالعدم کا معنی ہے جو موجود نہ ہو، جو کسی کو نہ دیکھے اور اس کو کوئی نہ دیکھے جس ڈکٹیٹر نے مجھے اور میری جماعت کو کالعدم کہا تھا۔ وہ خود ملک سے کالعدم ہو چکا ہے جس نے ہمارا راستہ روکا تھا ہمارے رب نے اس کا راستہ روک لیا ہے

اللہ صاحب آپ کے سامنے فرما رہے تھے کہ جب اقتدار پہ بیٹھنے والے لوگ قانون شکنی کیا کرتے ہیں قانون کا مذاق اڑایا کرتے ہیں عدالتوں سے ٹکرایا کرتے ہیں تو پھر اس قوم سے کیوں اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قانون کو ہاتھ میں نہ لے اور قانون کا احترام کرے جب کہ ملک کا صدر اور وزیر اعظم عدالتوں سے ٹکراتے ہوئے نظر آتے ہیں میں تو نہیں ٹکرایا میں تو آج بھی اللہ کے فضل و کرم سے اپنی جماعت کا کیس عدالت میں لے کر گیا ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے اگر میرا مؤقف سنا گیا تو انشاء اللہ میں پاکستان کی عدالت سے سپاہ صحابہ کو بحال کراؤں گا۔ انشاء اللہ۔

وہ دن آئے گا ضرور لیکن عدالت کے ذریعے فیصلہ کرائیں گے انشاء اللہ اور وہ وقت دور نہیں ہے جب عدالتوں کے اوپر اعتماد بھی سب کو کرنا ہو گا۔ عدالت کے فیصلے کو بھی تسلیم کرنا ہو گا۔ اس لیے میں نے کہا کہ اک دور وہ تھا کہ قانون نام کی چیز نہیں ہوا کرتی تھی وقت کا جو بادشاہ ہوا کرتا تھا وہ زبان سے بول دیا کرتا تھا اس بادشاہ کے بول کا نام قانون ہوا کرتا تھا آپ کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں اس دور کے اندر جو بادشاہ نے کہہ دیا وہ قانون بن جایا کرتا تھا نظام کیسے تھا آج کا اور اس دور کا فرق محسوس کرنا ایک بادشاہ دوسری حکومت پہ حملہ کرتا ہے ملک کو فتح کرتا ہے اور فتح کرنے کے بعد وہاں سے جو کچھ ملا کرتا تھا اس کے ساتھ نظام حکومت چلایا جاتا تھا بادشاہ کہا کرتا تھا، ڈاکے مار کر آؤ، چوری کر کے آؤ، ڈاکو اور چور جو مال لایا کرتے تھے اس مال سے نظام حکومت چلایا جاتا تھا وہ اس طرح نظام حکومت چلایا کرتے تھے اور یہ آج کے دور کے اندر دونوں ہاتھوں سے خزانے کو لوٹ کر بینک سے پہلے قرضہ لیتے ہیں یہ ڈکیتی کا اچھا طریقہ ہے اُن کا اپنا انداز تھا آج والوں کا آج کا انداز ہے دنیا ترقی کر گئی ہے اس لیے ترقی کر کے پہلے کروڑوں روپیہ قرض کے نام پر لیا جاتا ہے اور بعد میں اسے

معاف کروالیا جاتا ہے ڈکیتی ہے یا نہیں؟ اور اگر بیس تیس لاکھ کی ڈکیتی ہوئی اس کے خلاف ایف آئی آر ہوئی۔ عدالت میں گیا تو مبینہ طور پر سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اس لوٹے ہوئے مال سے عدالت کے جج کو دیا گیا تو اس جج نے اس ڈاکو کو چھوڑ دیا بتاؤ جس نے یہ سات آٹھ لاکھ روپیہ لیا ہے یہ ڈاکو ہے یا نہیں؟ اس نظام کو بدلنا ہوگا پیغمبر ﷺ اس نظام کو بدلنے کے لیے آئے تھے ابھی مفتی کفایت اللہ نظام شریعت' نظام جہاد کو یاد کر رہے تھے اس نظام جہاد کو اس ملک میں لانا ہوگا۔ یہاں کا عدالتی نظام ناکام ہوچکا ہے۔ جمہوریت کا نظام ناکام ہوچکا ہے مارشل ء کا نظام ناکام ہوچکا ہے اب اسلام کی باری آچکی ہے آئے گا اسلامی نظام انشاء اللہ آئیگا انشاء اللہ اسلامی نظام کو کوئی روک سکتا نہیں جو یہ کہتے ہیں سونامی آئیگا اس کے باوجود رکاوٹ میرے لیے، پابندی میرے لیے، راستہ روکا میرا جارہا ہے ایک لوٹ رہا ہے خزانے کو دونوں ہاتھوں سے، عدالت سے ٹکرا رہا ہے۔ اور ایک کو دیکھیے وہ کہتا ہے کہ سونامی آئے گا سونامی جہاں آیا کرتا ہے وہاں تباہی ہوا کرتی ہے وہاں بربادی ہوا کرتی ہے وہاں آبادیوں کے نام مٹ جایا کرتے ہیں اور جہاں زلزلہ آیا کرتا ہے وہاں کچھ بچتا نہیں۔

افتخار چودھری بحال ہوگئے، شریف برادران ملک میں واپس آگئے لیکن مشرف کا ایک غلط فیصلہ جو ہماری جماعت کے خلاف تھا اس کو ابھی تک باقی رکھنا سمجھ سے بالاتر ہے۔

آپ کے قریب ایبٹ آباد، مانسہرہ اور مظفر آباد تو ہم نے اس وقت بھی دیکھے تھے اپنی آنکھوں سے، میں تو زخمیوں کے منہ میں پانی ڈالنے کے لیے گیا تھا میں تو اس جگہ مرنے والوں کے ورثاء سے محبت کرنے کے لیے گیا تھا میں اپنے ساتھ سامان کے ٹرک لے کر گیا تھا مجھے اس وقت بھی گرفتار کیا گیا تھا اس وقت مشرف نے کہا تھا انہیں کسی عنوان پر کام کرنے کی اجازت نہیں ہے میرا آپ سے سوال ہے کہ آپ بتائیں' جس نے مجھے روکا تھا جس نے مجھے جیل میں بند کیا تھا وہ آج پاکستان میں ہے؟ داخل ہوسکتا ہے؟ ہم بیٹھے تھے ایک جگہ پر میں نے کہا کہ اہل علم تشریف فرما ہیں کالعدم کا معنی ہے جو موجود نہ ہو۔ جس کا وجود نہ ہو جو کسی کو نہ دیکھے اور اس کو کوئی نہ دیکھے میں نظر آرہا ہوں یا نہیں؟ میری جماعت نظر آرہی ہے یا نہیں؟ جس نے مجھے کالعدم کہا تھا وہ ملک سے کالعدم ہوکر جاچکا ہے انشاء اللہ العزیز وہ ملک میں داخل نہیں ہوسکے گا۔

جرأت ہے تو آجائے اس کو کسی نے روکا نہیں، کسی نے روکا؟ جس نے ہمارا راستہ روکا تھا ہمارے رب نے اس کا راستہ روک لیا ہے ہمارا اگر زمین پر کوئی نہیں ہے تو ہمارے ساتھ آسمان والے کی نظر ہے اللہ کے فضل و کرم سے کل بھی میدان میں تھے آج بھی میدان میں ہیں اور آئندہ بھی ہم نے میدان کے اندر رہنا ہے۔ انشاء اللہ۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس دور میں ایک یہ انداز ہوا کرتا تھا مزدور کو مزدوری پہ لگا دیا جاتا تھا مہینہ دو مہینے وہ کام کرتا تھا جب وہ مزدوری مانگتا تھا تو اس کو دس، بیس روپے دے کر فارغ کردیا جاتا تھا اگر وہ احتجاج کرتا تھا یا اگر کوئی مطالبہ کرتا تھا اگر وہ شکایت کرتا تھا تو اس کو باہر پھینک دیا جاتا تھا مزدور پر ظلم ہوا کرتا تھا۔ گھر محفوظ نہیں ہوا کرتے تھے قیدیوں کو زنجیروں میں باندھ کر جنگلوں میں پھینک دیا جاتا تھا یہ حالت تھی اُس دور میں، تفصیل کا وقت نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اعلان کیا مقصد سامنے آنے لگا فرمایا آج کے بعد مزدور کی مزدوری اس کا حق ہے اسے دی جائے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی جائے آج مزدور مر رہا ہے کارخانے بند ہیں نہ بجلی ہے نہ گیس ہے یہ سارا نظام درہم برہم ہوا ہم پیغمبر ﷺ سے دور ہوئے پیغمبر ﷺ کے لائے ہوئے نظام سے دور ہٹے پریشانیوں نے ہمارا راستہ روک لیا ان ساری چیزوں کا علاج نظام اسلام کے اندر ہے۔

اس ملک کو اسلام کے نام پر لیا گیا تھا جب تک وہ مقصد پورا نہیں ہوگا اس وقت تک ملک کے اندر امن اور سکون قائم نہیں ہوسکے گا۔ کہا جاتا ہے کالعدم ہے میں نے کہا یہ میرے پریس (صحافی) والے حضرات بیٹھے ہوئے ہیں میری بات پہ ذرا غور کرنا جس نے ہمیں کالعدم قرار دیا تھا کیا اس نے اس ملک کی عدالتوں کو کالعدم قرار نہیں دیا تھا؟ کیا اس نے اس وقت کے چیف جسٹس افتخار چودھری کو معطل نہیں کیا تھا؟ کیا اس نے اس وقت کے آئین کو معطل کر کے پی سی او کے ججز سے حلف نہیں لیا تھا؟ کیا اس نے نہیں کہا تھا کہ بے نظیر اس ملک میں داخل نہیں ہوسکتی کیا اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ نواز شریف اس ملک میں داخل نہیں ہوسکتا اور صحافی برادری آپ سے کیا اس نے ٹیلی ویژن پر آپ کے مختلف چینلو پر پابندی نہیں لگائی تھی؟ میرا سوال ہے میڈیا آزاد ہوگیا ہے۔ افتخار چودھری بحال ہوگیا۔ نواز شریف ملک میں آگیا ہے آئین بحال ہوگیا میرے خلاف یہ فیصلہ پکا کیوں ہے؟ یہ میرا سوال حکومت سے بھی ہے نواز شریف سے بھی ہے زرداری، گیلانی سے بھی ہے جو فیصلے تمہارے خلاف تھے ان سب کو تم نے ختم کردیا جو ایک ہمارے خلاف ہے اس کو باقی رکھا ہوا ہے اور یہ کہہ کر ہمیں طعنہ مارتے ہو کہ یہ کالعدم ہے اور اس وقت کہنا شروع کیا جب امریکہ نے حملے کا اعلان کیا تھا امریکی جارحیت بڑھتی ہوئی نظر آرہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ فوج کے 26 نوجوانوں کو شہید کردیا گیا تھا ڈرون حملے کر کے پاکستان کے اندر مسلمانوں کو روزانہ مارا جارہا تھا۔ ایبٹ آباد کا آپریشن ہوا تھا ان حالات میں لوگ دیکھ رہے تھے کون ہے جو ملک کے سامنے آتا ہے پاکستان کی محبت میں نکل کر آتا ہے ہم نے امریکا کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر اس کا مقابلہ کرنے کے لیے پاکستان کا دفاع کرنے کے لیے پاکستانی قوم کا تحفظ کرنے کے لیے نبی ﷺ کے راستے کو سامنے رکھتے ہوئے دفاع پاکستان کونسل بنائی ہے اور تحریک شروع کی ہے کیا ہم نے ظلم کیا ہے؟ ہونی چاہیے یا نہیں؟ ملک کو خطرہ ہو، آگ لگی ہوئی ہو، بجھانا چاہیے یا لگانی چاہیے؟

پیغمبر ﷺ کی سیرت اور نبوت و رسالت لامحدود ہے اسے بیان کرنے کے لیے وقت محدود نہیں کیا جاسکتا

ہم نے کہا آگ لگی ہے ہمیں بجھانے دو کہتے ہیں نہیں جلنے دو ہم نے تو امریکا کو للکارا ہے تمہیں تو کچھ نہیں کہا اس لیے آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پیغمبر ﷺ کے دور کے آنے سے پہلے جو مظالم ہوا کرتے تھے لوگوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا نبی کریم ﷺ اس ظلم کو ختم کرنے کے لیے آئے تھے۔ صحابہ کرامؓ کا خلافت راشدہ کا دور جب ہمارے سامنے ہے جس کو دنیا آج بھی سلام پیش کرتی ہے۔ میری جماعت ہو توحید و سنت سے تعلق رکھنے والے ہوں، جمعیت سے تعلق رکھنے والے ہوں، مولانا فضل الرحمان سے تعلق رکھنے والے ہوں، یا مولانا سمیع الحق سے تعلق رکھنے والے ہوں، جمعیت اشاعت التوحید سے تعلق ہو یہ ساری جماعتیں اس ملک کے اندر خلافت راشدہ کے نظام کے لیے کوشش کر رہی ہیں یہ کوشش جاری رہنا چاہیے اللہ پاک میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ صفحہ نمبر 36

'انا للہ وانا الیہ راجعون' پڑھے اور دعا کرے کہ خدایا! میں تجھ سے ہی اس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔ الٰہی تو مجھے اس کا بہترین نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ پاک اس کے لیے تلافی مافات کی بہترین صورت پیدا فرما دیتا ہے۔"

حضرت ابوسلمہؓ کئی روز تک بستر علالت پر پڑے رہے۔ اسی دوران ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ دروازے میں داخل ہوئے اور ابھی اچھی طرح ان کو دیکھ بھی نہیں سکے تھے کہ انہوں نے زندگی کو خیر باد کہہ دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہوئے ان کے لیے دعا کی۔

"اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما دے۔ مقربین میں ان کو بلند مرتبہ عطا کر۔ اور ان کے پس ماندگان میں ان کا قائم مقام ہو جا۔ رب العالمین! ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔ ان کی قبر کو کشادہ اور منور کر۔

ادھر جب حضرت ام سلمہؓ کو وہ دعا یاد آئی جو حضرت ابوسلمہؓ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بتائی تھی تو انہوں نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِی سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ وَاخْلُفْهُ فِی عَقِبِهِ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِی قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِیْهِ.

کہنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھیں کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو نعم البدل کے طور پر طلب کیا جائے۔ لیکن کچھ دیر کے بعد انہوں نے دعا مکمل کر دی۔

حضرت ام سلمہؓ کی اس مصیبت پر مسلمانوں نے غیر معمولی صدمہ افسوس کا اظہار کیا انہیں "ایم العرب" کے لقب سے نوازا کیونکہ مدینہ میں ان کے ننھے ننھے بچوں کے سوا ان کے اہل قبیلہ و خاندان میں سے ان کا کوئی قریبی سرپرست اور ہمدرد نہ تھا۔

مہاجرین وانصار دونوں نے بیک وقت اپنے اوپر حضرت ام سلمہؓ کے حق کو محسوس کیا اور ان کی عدت وفات گزرتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا مگر انہوں نے ان کا پیغام منظور نہیں کیا پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ان کے ساتھ نکاح کی پیش کش کی مگر انہوں نے حضرت عمرؓ کے پیغام کو بھی اسی طرح رد کر دیا۔ جس طرح وہ حضرت ابوبکرؓ کے پیغام کو نامنظور کر چکی تھیں پھر جب خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے پیغام دیا تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ....." اے اللہ کے رسول! میرے اندر تین ایسی خصلتیں ہیں جو شائد آپ ﷺ کو پسند نہ آئیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ میں انتہائی غیر تمند اور خوددار عورت ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میری کوئی بات آپ ﷺ کی طبع مبارک کو ناگوار گزر جائے گی اور آپ ﷺ مجھ سے ناراض ہو جائیں تو اس کی وجہ سے اللہ پاک مجھے سزا دے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک سن رسیدہ عورت ہوں اور تیسری یہ کہ میں بال بچوں والی عورت ہوں۔

میرے شوہر اپنے دین اور اپنی جان کی حفاظت کے لیے مدینہ چلے گئے میرے بچے کو بنو عبدالاسد نے جبراً مجھ سے چھین لیا اور ذرا سی دیر میں مجھے، میرے شوہر اور میرے بچے کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ باتیں سن کر ارشاد فرمایا کہ....."یہ جو تم نے اپنی غیر تمندی اور خودداری کی بات کہی ہے تو میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ تمہارے اندر سے اس کو دور کر دے اور جہاں تک سن رسیدگی کی بات ہے تو اس میں میری حالت تم سے مختلف نہیں ہے۔ اور یہ جو تم نے بال بچوں کا ذکر کیا ہے تو اس کے لیے کسی فکر کی ضرورت نہیں، تمہارے بچے میرے بچے ہی ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے نکاح کر لیا اور ان کی وہ دعاء مجسم قبولیت بن کر سامنے آ گئی جو انہوں نے اپنے شوہر کے انتقال کی وقت کی تھی۔ اور اللہ پاک نے ان کو ابوسلمہ کا نعم البدل عطا فرما دیا اور اس وقت سے ہند بنت ابی امیہ مخزومیہ صرف سلمہ کی ماں نہیں رہ گئیں بلکہ تمام مسلمانوں کی ماں ہو گئیں۔

اللہ پاک حضرت ام سلمہؓ کے چہرے کو جنت میں تروتازہ اور بارونق رکھے، ان سے راضی رہے اور ان کو راضی رکھے۔ آمین

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے.....؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ (بانی وسرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ (صدر/ایم این اے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ
شہادت 17 اگست 2009 خیرپور سندھ (خیر پور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا.....؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجیے کہ

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

دستخط ....

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی چند یادیں

ارشد شیخ ٹنڈو آدم

امام اہلسنت مناظر اسلام وکیل صحابہؓ خطیب اسلام ولی کامل قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ مولانا علی شیر حیدری شہیدؒ کو ہم سے جدا ہوئے دو سال 7 ماہ ہو گئے۔ لیکن آج بھی ان کی یادوں کی خوشبو دل میں تازہ ہے۔ اللہ میرے قائد کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں نے جیسے ہی جوانی کی آغوش میں قدم رکھا کچھ عرصہ کے بعد مشن حق نواز شہیدؒ سے شناسائی ہو گئی۔ اور ایک دوست نے علامہ حیدری شہیدؒ کی کیسٹ سننے کو دی۔ بس اس کیسٹ کو سننا تھا کہ دل میں ایک ہل چل سی پیدا ہو گئی۔ اور علامہ حیدری شہیدؒ سے ملنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو گیا۔ لیکن عمر کا چھوٹا ہونا اور ہمارے شہر ٹنڈو آدم سے خیر پور کے سفر کا لمبا ہونا اس ملاقات میں رکاوٹ تھا۔ لیکن اگر دل میں سچی محبت ہو تو اللہ پاک ساری رکاوٹوں کو دور کر دیتے ہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد اللہ پاک نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا اور خیر پور دفاع صحابہؓ کانفرنس کے لیے اللہ نے مجھے قبول کر لیا۔

میں خوشی خوشی اپنے شہر کے دیگر دو ساتھیوں کے ساتھ تیار ہو گیا۔ اور میرا حال یہ تھا کہ یہ کانفرنس جنوری کے مہینہ میں تھی۔ اور سخت سردی ہونے کے باوجود علامہ حیدری شہیدؒ سے ملنے کی خوشی میں مجھے بالکل سردی کا احساس نہیں تھا۔ جب ساتھیوں نے مجھے سردی سے بچاؤ کی کوئی چیز نہ پہنے دیکھا تو وہ بار بار میری توجہ اس طرف کرواتے رہے مگر میں دیوانہ وار اسی حالت میں ان کے ساتھ اسٹیشن روانہ ہوا اور رات دو بجے کے بعد ہم خیر پور روانہ ہوئے اور صبح فجر کے بعد ہم جامعہ حیدریہ پہنچے پھر علامہ حیدری شہیدؒ کی زیارت بھی کی مصافحہ بھی کیا اور شام تک جلسہ میں رہ کر رات کو واپس ٹنڈو آدم پہنچے۔ یہ میری علامہ حیدری شہیدؒ سے پہلی ملاقات تھی اور اس کے بعد علامہ حیدری شہیدؒ سے سندھ اور خیر پور میں بے شمار ملاقاتیں ہوئیں۔ اور یہ محبت کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ جب بھی علامہ حیدری شہیدؒ سے ملاقات کرنے کا اظہار کرتا وہ اگر خیر پور ہوتے تو خوشی خوشی خیر پور آنے کا حکم کرتے اور بندہ اکیلا وہاں پہنچ جاتا۔ آپؒ سے پھر وہاں ملاقات کرتا خوب دل بھر کے ان کا دیدار کرتا اور اکثر رات میں ان کے پاس رک جاتا تھا۔ ان سے ملاقاتوں اور ان کے باتوں کو میں اپنے لیے دنیا میں سرمایہ اور آخرت کے لیے نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ ان سے ملاقاتوں اور ان کی محفل میں بیٹھ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ اللہ کے پیارے ولی کامل تھے۔ اور یہ میں ایسے ہی نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ کے ولی میں جو خوبیاں ہوتی ہیں اللہ نے وہ ساری اس مرد قلندر میں جمع کر دی تھیں۔

اگر کوئی کہے کہ اللہ کا ولی عالم ہوتا ہے میرا قائد عالم ہی نہیں بلکہ استاذ العلماء تھے۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ کا ولی حافظ ہوتا ہے تو اللہ نے اس خصوصیت سے بھی میرے قائد کو نوازا۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ کا ولی بہادر ہوتا ہے تو آج بھی دنیا میرے قائد کی بہادری کو سلام پیش کرتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ کا ولی سنتوں پر عمل کرنے والا ہوتا ہے تو میرے قائد کی پوری زندگی سنتوں پر عمل کرنے اور اس کی دعوت میں گزری ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ کا ولی ہر حال میں دین کی دعوت اور حق کی بات کرنے والا ہوتا ہے تو اللہ نے اس خوبی سے بھی میرے قائد کو کیا خوب نوازا تھا۔

وہ دعوت حق اور حق کے فتوے کو کبھی مسجد میں سناتا ہے کبھی اس کی دعوت میدانوں میں دیتا ہے کبھی حکمرانوں کے سامنے سناتا ہے کبھی اس کی یہ حق کی آواز سپریم کورٹ میں گونجتی ہے میرے قائد میں دین کی دعوت اور حق کے مشن سے کیسی محبت تھی۔

ایک مرتبہ علامہ حیدری شہیدؒ خیر پور سنٹرل جیل میں گرفتار تھے میں ملنے کے لیے گیا آپ نے محبت کا اظہار کیا۔ میں نے کہا آپ کب رہا ہوں گے؟ کافی دن گزر گئے ہیں آپ کے سوا باہر کسی جلسہ اور کانفرنس میں مزا نہیں آتا۔ آپ کی وجہ سے جلسوں میں رونق ہوتی ہے۔

آپؒ نے جواباً کہا کہ بیٹا میں یہاں آیا نہیں ہوں بلکہ اللہ نے یہاں مجھے بھیجا ہے جس طرح مشن حق نواز کو باہر والوں کو سمجھانا ہے اسی طرح یہ اندر جیل میں کتنے لوگ ہیں ان کو بھی سمجھانا ہے اس لیے اللہ نے میری یہاں ڈیوٹی لگائی ہے۔ اگر ہم جیل نہ آئے تو سامنے موجود آفیسر کو مخاطب کر کے مجھے کہا کہ ان کو کون سمجھائے گا۔

میں نے کہا کہ واقعی آپ اللہ کے ولی ہیں جو ہر آسانی اور مشکل میں اللہ کے دین اور مشن حق نواز کی دعوت دیتے ہیں۔

اللہ کے ولی کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ بہادر ہوتا ہے اور اس کے دل میں کسی کا خوف اور ڈر نہیں ہوتا بلکہ اطمینان اور سکون سے اللہ اس کے دل کو بھر دیتے ہے۔

تو اللہ نے اس خوبی سے بھی آپؒ کو کیا خوب نوازا تھا۔

یہ 2007ء کی بات ہے کہ علامہ حیدری شہید کو سجاول میں ایک جلسہ میں آنا تھا اور خیر پور انتظامیہ نے آپ کے باہر جانے پر پابندی لگا دی تھی آپ ایک ساتھی کو اپنے ساتھ لے کر ریل گاڑی میں ٹنڈو آدم کا سفر شروع کر دیتے ہیں اور عام مسافروں کے ساتھ بیٹھ کر ٹنڈو آدم پہنچتے ہیں۔ اور پھر اکیلے بنا کسی گن مین کے کار میں سجاول جاتے ہیں جس کو پورا عالم کفر اپنا دشمن سمجھتا ہو اور ہر وقت اس کو شہید کرنے کی جستجو میں لگا رہتا ہو لیکن وہ بہادروں کی طرح ریل گاڑی میں سفر کر کے اللہ پر توکل کی مثال قائم دیتے ہے جو اللہ کا ولی ہو جاتا ہے اس کو دنیا کے کسی ظالم و جابر کا ڈر اور خوف نہیں ہوتا پھر جس کے ساتھ کار میں ٹنڈو آدم سے سجاول کا سفر شروع کیا اس نے مجھے بتایا کہ جب ہماری گاڑی تھوڑا سا شہر سے باہر نکلی تو حضرت علامہ علی شیر حیدری

سنٹرل جیل خیر پور میں گرفتاری کے دوران آپ نے فرمایا کہ "میں یہاں آیا نہیں ہوں بلکہ اللہ نے مجھے یہاں بھیجا ہے جس طرح مشن جھنگوی باہر والوں کو سمجھانا ہے اسی طرح جیل میں جو لوگ ہیں انکو بھی سمجھانے کیلئے اللہ پاک نے میری ڈیوٹی لگائی ہے۔

اگر کسی کو تھوڑا سا بھی خطرہ ہو تو اس کو سکیورٹی کے ہوتے ہوئے بھی نیند نہیں آتی اور اس کا پسینہ خشک نہیں ہوتا۔ جبکہ میرے قائد کا خطرات کے باوجود سکیورٹی کے بغیر گہری نیند سونا اللہ کی طرف سے خصوصی اطمینان تھا جو اللہ اپنے ولی کو عطا کرتا ہے۔

شہیدؒ گہری نیند ہوگئے۔ جب میں نے اس سے یہ سنا تو میں سوچنے لگا کہ یہاں تو کسی کو تھوڑا سا بھی خطرہ ہو تو اس کو سیکورٹی کے ہوتے ہوئے بھی نیند نہیں آتی اس کا پسینہ خشک نہیں ہوتا لیکن اللہ نے میرے قائد کو کیسا اطمینان دیا تھا کہ جو اتنے خطرات کے باوجود بنا کسی سیکورٹی کے ایسی گہری نیند سونا یہ کوئی مذاق نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے خصوصی اطمینان تھا جو اللہ اپنے ولی کو عطا کرتا ہے واقعی میرا قائد اللہ کا ولی تھا۔

ایک مرتبہ میں خیر پوران سے ملنے گیا میرے ساتھ کچھ اور ساتھی بھی تھے علامہ حیدری شہیدؒ نے ہمارا چائے سے اکرام کیا جب ہم چائے پینے لگے تو میرے ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ بھی چائے پیئیں انہوں نے منع کیا اور میں نے چائے پینا شروع بھی کر دی تھی۔ لیکن جب میں نے کہا کہ حضرت چائے پیئیں تو کہنے لگے ہاں تیری تو بچی ہوئی پیئوں گا۔ اور یوں میری بچی ہوئی چائے انہوں نے تھوڑی سی پی کر مجھے دوبارہ دے دی تھی۔ میرے قائد کی عاجزی کہ میرے نبی ﷺ نے ستر صحابہ کرامؓ کے مونہہ کا پی کے دکھایا اور میرے قائد نے نبی ﷺ کی اتباع میں اس عاجز کے مونہہ کی چائے پی کے اس سنت کو زندہ کیا یہ ہے میرا قائد جو ہر لحاظ سے اللہ کا ولی تھا اللہ میرے قائد کے درجات بلند کرے۔ آج وہ تو ہم میں موجود نہیں مگر جس مشن کی وجہ سے ہماری ان سے محبت تھی وہ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اور ہمارا اپنے قائد علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی روح سے وعدہ ہے کہ ہم جب تک زندہ ہیں آپ کے دیئے ہوئے مشن پر کام کرتے رہیں گے۔ اور اللہ سے دعا ہے کہ جب ہماری موت آئے تو آپ ہی کی طرح آپ کے دیئے ہوئے مشن پر آئے۔ آمین

دعاءِ مغفرت کی اپیل

☆ اہلسنت والجماعت ضلع مستونگ بلوچستان کے سابق صدر ظہور احمد فاروقی کے والد محترم 23 مارچ کو انتقال کر گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی اوکاڑہ کی مشہور تقریر کے میزبان مولانا عبدالاحد 13 مارچ کو اوکاڑہ میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء اور سماجی راہنما شریک ہوئے۔ اللہ پاک انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

کتب میلہ میں متنازعہ کتب کی فروخت

کراچی کی ایک طلبہ تنظیم کی طرف سے کتب میلہ میں متنازعہ اور پابندی شدہ کتب کی فروخت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے خلاف ملک بھر کی مذہبی جماعتوں کی طرف سے احتجاج کیا گیا ہے۔ اگر حکومت نے اس پر ایکشن نہ لیا تو پورے صوبے میں اشتعال پھیلنے کا خدشہ ہے۔ سندھ حکومت کو کتب میلہ کے نام پر متنازعہ کتب کی فروخت کا سلسلہ بند کرنا چاہیے۔

امیر عزیمت حضرت مولانا
حق نواز جھنگوی شہیدؒ
کے سوانح وافکار اور مشن سے مکمل آگاہی کے لیے
نظام خلافت راشدہ
خصوصی شمارہ نمبر 1
جلد 2 کا مطالعہ فرمائیں
ہدیہ 35 روپے
سٹاک میں دستیاب ہے
منجانب: فاروق پبلی کیشنز قاسم بازار بخاری چوک سمندری
041-3420396

خوشخبری
اصحاب رسول ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا علمبردار
نظام خلافت راشدہ
اب انٹرنیٹ پر بھی
نظام خلافت راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا
نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لیے VIST کریں
WWW. JMMPAK. ORG
khelafaterashida@yahoo. com
اپنی تجاویز اور آراء کے لیے ای میل کریں
jmmpak. org@gmail. com

حافظ سعید کے سر کی قیمت.........ہماری بے حسی

روزنامہ جنگ کے مطابق امریکہ نے پاکستان کے دینی رہنما دفاع پاکستان کونسل کی اہم رکن جماعت الدعوۃ کے سربراہ حافظ سعید کو دہشت گرد قرار دیکر ان کے سر کی قیمت ایک کروڑ روپے مقرر کر دی ہے۔ امریکہ نے یہ انعام حافظ سعید کی گرفتاری یا گرفتاری میں مدد کرنے پر دینے کا اعلان کیا ہے۔ ان کے برادر نسبتی لشکر طیبہ کے شریک چیئرمین عبدالرحمٰن مکی پر 30 لاکھ ڈالر انعام بھی مقرر کیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق یہ بات بھارت کے دورے پر آئی ہوئی امریکی نائب وزیر خارجہ وینڈی شرمن نے اسپین انسٹی ٹیوٹ میں بھارتی حکام اور منتخب شرکاء کو بتائی۔ امریکہ کی طرف سے مجاہدین کے خلاف انعام کا لالچ دینے کا اعلان نیا نہیں ہے۔ اس سے قبل امریکہ طالبان کے سربراہ ملا محمد عمر مجاہد کی گرفتاری پر بھی کروڑوں ڈالر کے انعام کا اعلان کر چکا ہے۔ اب انہیں ملا محمد عمر مجاہد کے ساتھ مذاکرات کیلئے راستے بھی ڈھونڈھے جا رہے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو امریکہ کی ہمارے معاملات میں مداخلت پر امریکی حکام سے احتجاج کرنا چاہیے۔

شیعہ کا مکروفریب

دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''میزان الکتب'' میں ننگا کر دیا ہے۔اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے تا کہ دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہو سکے (ادارہ)

دنیا میں واقعہ کربلا بیان کرنے والا جو روئے گا اور رولائے گا وہ قیامت میں نہیں روئے گا:

ملا حسین کاشفی نے یہ روایت بحوالہ عیون الرضا از شیخ صدوق نقل کی ہے جس میں رونے اور رلانے کا ثواب اور اجر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ من گھڑت اور بے اصل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاشفی نے ایسی جھوٹی روایات ذکر کرنے کا بیڑا اٹھار کھا ہے۔ جن سے نوحہ کرنے اور رونے رلانے پر فرضی ثواب بتایا جائے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی سنی واعظ یا شیعہ ذاکر کو میری مذکورہ جرح پر اعتراض ہو۔ تو وہ کسی ایک امام کی حدیث صحیح یا اثر صحیح سے یہ واقعہ ثابت کر کے منہ مانگا انعام پائے۔

مختصر یہ کہ ملا حسین کاشفی اگر چہ بظاہر سنی علماء میں سے شمار ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں۔ ہم نے کتب شیعہ سے اس کا شیعہ ہونا ثابت کیا ہے خود شیعہ علماء نے اسے شیعہ کہا ہے۔ پھر ہم نے آٹھ عدد واقعات نقل کیے۔ جن سے اس کی شیعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اس لیے اس کی کسی کتاب کے حوالہ کو ہم پر بطور حجت پیش کرنا درست نہیں۔ اس کی کتاب قطعاً اہل سنت کی کتب میں شامل نہیں ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار.

ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی اموی شیعہ تھا اور خاندان اموی سے تعلق رکھتے ہوئے کسی کا شیعہ ہونا بہت کم واقع ہوا ہے

مقاتل الطالبین کے مصنف کے شیعہ ہونے کے بارے میں کسی حقیقت پسند کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ محققین نے اسے بالاتفاق اہل تشیع میں شمار کیا ہے۔ دوسری کتابوں کی طرح اس کے کچھ حوالہ جات سے غلام حسین نجفی نے اپنا مسلک ثابت کیا۔ اور پھر اس کے حوالہ جات کو اہل سنت کی معتبر کتاب کا حوالہ لکھ کر قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی۔ کہ اہل تشیع کے نظریات و معتقدات کتب اہل سنت سے ثابت ہیں۔ لیکن اس کتاب کا حوالہ دیتے وقت نجفی سے ایک غلطی ہوگئی۔ وہ یہ کہ اسے ''معتبر'' نہیں لکھا لیکن اس کی جگہ ''عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب'' کا عنوان دیا۔ یعنی دنیائے اسلام کے تمام باشندے اس کتاب کو اپنے لیے تحقیق کی دولت سمجھتے ہیں۔ ان تمام عیاریوں اور مکاریوں کے باوجود اس کا مصنف ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی اپنے مسلک کا پکا اور اپنے نظریات میں اہل تشیع کا ہم خیال وہم عقیدہ ہے۔ غلام حسین نجفی نے جس انداز سے اس کتاب کو پیش کیا۔ ذرا اس پر ایک نظر دوڑائیے پھر اس بارے میں حقیقت حال پیش خدمت ہوگی ۔

ملا حسین کاشفی نے ایسی جھوٹی روایات ذکر کرنے کا بیڑا اٹھار کھا ہے جن سے نوحہ کرنے اور رونے رلانے پر فرضی ثواب بتایا جائے۔

''بیعت یزید کے وقت امام حسنؓ کی موجودگی سے معاویہؓ کی سخت پریشانی اور امام پاک کو زہر دلوا کر راستے سے معاویہؓ کا ہٹانا''

عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب مقاتل الطالبین ص ۲۹ ذکر حسن......

ترجمہ:...... جب معاویہؓ نے اپنے بعد اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو امام حسنؓ کی موجودگی سے اس کے لیے کوئی چیز زیادہ پریشان کرنے والی نہیں تھی۔ اور سعد بن وقاص کا وجود بھی اس کے لیے گراں تھا۔ پس معاویہؓ نے امام حسنؓ اور سعد کو زہر دلوایا۔

اور وہ دونوں بزرگ وفات پا گئے۔

(رسالہ کردار یزید تصنیف غلام حسین نجفی ص ۴۵ تا ۴۶)

امام حسنؓ کو زہر دلوا کر یزید کا انہیں اپنے راستہ سے ہٹانا یا حضرت امیر معاویہؓ کی طرف زہر کی نسبت کرنا اس کا آسان اور مختصر جواب تو یہی ہے کہ ایسی روایات چونکہ ان کتابوں سے نقل کی گئی ہیں۔ جن کا تعلق اہل تشیع کے ساتھ ہے۔ لہٰذا ان کی عبارات سے اہل سنت پر حجت قائم کرنا ہرگز کام نہ دے گا۔ روایت بالا مقاتل الطالبین کے حوالہ سے ذکر ہوئی۔ اس کتاب کے مصنف علی بن حسین اصفہانی کے متعلق کتب شیعہ کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ کہ یہ شخص مسلک کے اعتبار سے کون تھا؟

ترجمہ:...... کتاب الاغانی کا مصنف علی بن حسین ابوالفرج اصفہانی اموی شیعہ تھا۔ اور خاندان اموی سے تعلق رکھتے ہوئے کسی کا شیعہ ہونا بہت کم واقع ہوا۔ خطیب کا کہنا ہے کہ مجھے ابو عبداللہ حسین محمد طباطبا علوی نے بتلایا کہ میں نے ابو الحسن محمد بن حسین بو لجی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ابوالفرج اصفہانی پرلے درجے کا جھوٹا شخص تھا۔ وہ دوسرے لوگوں کی کتب سے مضامین چوری کر کے اپنے کہنے میں پرواہ نہ کرتا تھا۔ (میزان الاعتدال۔ جلد دوم ص ۲۲۳ مطبوعہ مصر قدیم)

(لسان المیزان جلد چہارم ص ۲۲۱ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:...... ابوالفرج علی بن حسین مروانی اموی زیدی کتاب الاغانی کا مصنف ہے۔ عالم تھا۔ اور بہت سے علماء سے اس نے روایت کی اور وہ پکا شیعہ تھا۔ اور اس کی تصنیفات میں سے ''مقاتل الطالبین'' بھی ہے۔

(الکنی والالقاب جلد اول ص ۱۳۸ مطبوعہ تہران)

ترجمہ:...... تاریخ، سیرت اور مغازی کے موضوع پر لکھنے والے شیعہ لوگوں میں سے ابوالفرج اصفہانی علی بن حسین مروانی زیدی بھی ہے۔ جس کی ایک کتاب ''الاغانی'' ہے۔ جو اپنی مثل آپ ہے اور مقاتل الطالبین بھی اسی کی تصنیف ہے

(اعیان الشیعہ۔ جلد اول ص ۱۵۳ تا ۱۵۴ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:......ابوالفرج اصفہانی اموی شیعہ تھا'' اور شیعہ اموی ''اموی حکومت کے زمانہ میں اندلس کی طرف مقیم تھے۔

(مقدمہ مقاتل الطالبین صرف م)

لمحہ فکریہ:......

غلام حسین نجفی نے حضرت امیر معاویہؓ پر امام حسنؓ کو زہر دلوا کر راستہ سے ہٹانے کا جو حوالہ پیش کیا تھا۔ وہ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب '' مقاتل الطالبین'' تھی۔ ''عالم اسلام'' سے مراد اگر ''دنیائے شیعیت'' ہو۔ تو پھر تسلیم کہ ان کی یہ کتاب ان کے ہاں واقعی یہی مقام و مرتبہ رکھتی ہوگی اور ہے بھی یہی۔ کیونکہ اموی خاندان سے خدا خدا کر کے انہیں ایک ماتمی اور عزادار ملا۔ اب اس کی تصنیف مایہ ناز ہونی چاہیے تھی۔ اور اگر ''عالم اسلام'' سے مراد تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کے نزدیک مایہ ناز مراد ہے تو یہ صاف بہتان ہے اور دھوکہ و فریب ہے دنیائے سنیت اسے کوئی اہمیت ہی نہیں دیتی۔ کیونکہ جب اس نے اہل سنت سے ناطہ توڑ کر اہل تشیع سے گٹھ جوڑ کر لیا۔ تو ہمارے لیے جائے بھاڑ میں۔

بہر حال غلام حسین نجفی نے پینترا بدلا تھا۔ شائد کوئی دھوکہ میں آجائے۔ لیکن ہم مداری کی ہر چال سے بخوبی واقف ہیں۔ خود کتب شیعہ اسے شیعہ کہتی ہیں۔ ویسے غلطی سے ''مایہ ناز'' لکھا گیا۔ کاتب کی غلطی ہو سکتی ہے۔ اصل لفظ ''مایہ نار'' تھا۔ یعنی دوزخ کی آگ کی دولت ہے جو اس کتاب کے ذریعہ بانٹی جا رہی ہے۔ بس ایک لفظ بھول کر لکھ دیا گیا۔

فاعتبروایا اولی الا بصار

بقیہ صفحہ نمبر 9

خوف کا وعدہ کیا اور آیت تمکین میں خود ان کو تمکین دینے کا وعدہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ زمانہ تمکین میں دین کے کام کرینگے دونوں کا نتیجہ ایک ہو گیا بلکہ ایک لطیف نکتہ یہ معلوم ہوا کہ وہ حضرات سراپا دین ہو رہے ہیں خود ان کو تمکین ملنا بعینہ دین کو تمکین ملنا ہے۔

آیت استخلاف میں فرمایا کہ وہ لوگ زمانہ خلافت میں میری عبادت کرینگے میرے ساتھ شرک نہ کرینگے آیت تمکین میں عبادت کرنے اور شرک نہ کرنے کی تفصیل بیان کر دی۔ فرمایا کہ وہ لوگ زمانہ تمکین میں نماز قائم کرینگے زکوۃ دینگے امر معروف نہی منکر کرینگے۔

آیت استخلاف میں نعمت خلافت کی ناشکری کرنے والوں یا اتنی بڑی بشارت سن کر تمرد پہ قائم رہنے والوں کو فاسقون فرمایا اور آیت تمکین میں ان کو فاسقوں کی سزا یعنی عذاب وہلاکت سے ڈرایا۔

الختصر دونوں آیتوں کا مفہوم ایک ہے اجمال و تفصیل کا فرق ہے ایک بات آیت تمکین میں البتہ زائد ہے کہ مہاجرین کی محبوبیت اور ان کے علو مرتبت کا بیان عجیب دلکش پیرایہ میں ارشاد فرمایا ہے راہ خدا میں ان کا اذیت پانا اپنے گھروں سے نکالا جانا خدا کے نام لینے میں انکا شغف ان کی نماز اور ان کے تمام علوموں کا پسندیدہ ہونا ایسے بلند کلمات میں ارشاد ہوا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے کی تمنا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

﴿واللہ یؤتی فضلہ من یشاء وھو ذوالفضل العظیم﴾

بقیہ صفحہ نمبر 28

اب ان ایک دو ناموں کا ذکر کیے بغیر عام الفاظ میں یہ کہنا تا کہ یہ زد تمام صحابہؓ پر آئے۔ اگر بشیر حسین کی اپنی بدنیتی نہیں تو اور کیا ہے؟......بشیر حسین لکھتا ہے۔

امی عائشہ پر سنگین قسم کی تہمت لگانے والے شیعہ نہیں بلکہ یہ فریضہ بھی کالنجوم اور کلھم عدول کے مصداق رضوان اللہ علیھم نے ہی انجام دیا جن کی ناموس کے تحفظ کا بل وہ قومی اسمبلی میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ ص ۷۹

پھر لکھتا ہے:......

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والے یہ رضوان اللہ علیھم ہی ہیں۔ ص ۸۷

دیکھیے کس شرمناک پیرائے میں بشیر حسین قرآنی ارشاد رضی اللہ عنھم سے تمسخر کر رہا ہے۔ گویا حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ عمل اس حکم رضوان اترنے کے بعد کا ہے۔ اور اللہ رب العزت کو رضی اللہ عنھم کہتے ہوئے یہ پتہ نہ تھا کہ یہ لوگ حضرت عائشہؓ پر اس طرح تہمت لگائیں گے (استغفر اللہ العظیم)

بشیر حسین کو یہ لکھنے میں کیا شیعیت مانع تھی کہ ام المؤمنین پر یہ تہمت گھڑنے والے منافقین تھے صحابہ کرامؓ نہ تھے۔ اور جو ایک دو صحابی ان کی باتوں میں آئے ان پر بھی حضور پاک ﷺ نے قذف کی حد جاری فرمائی۔ اور اس کے بعد وہ اس سے پاک گردانے گئے۔ حضور پاک ﷺ کی اس تربیت کے بعد کیا ان سے کوئی ایسی بات سرزد ہوئی جس سے وہ کلھم عدول اور رضی اللہ عنھم کے دائرہ سے نکلیں؟......نہیں ہر گز نہیں۔ تاریخ اسلام میں ایسے تمام واقعات صحابہؓ کے دور تربیت سے تعلق رکھتے ہیں...... ہاں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ یہ تہمت لگانے والے اور بہتان گھڑنے والے منافقین تھے۔ صحابہ کرامؓ نہ تھے۔

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب ______

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو (پیغام شہداء) ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار [نظام خلافت راشدہ] کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک

☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک

☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک

☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک

☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک

یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹوسٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/500 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

1 5 10 50 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنھیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں ______

پتہ ______

مبلغ ______ روپے بذریعہ ______ دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ ______ دستخط ______

رابطہ ایڈیٹر

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری

041-3421796

بقیہ صفحہ نمبر 26

جب تک ان کے امام مہدی نہیں آئیں گے اس وقت تک خالی حب اہل بیت کی خواب آور گولیاں کھا کر عالم مدہوشی میں زندگی بسر کرتے رہیں گے۔

(۹) شیعوں کے امام مہدی اتنے مجبور و بے کس تھے کی وہ گردش ایام کے جھونکے سے گھبرا کر سوئے غار گوشہ تنہائی میں تشریف لے گئے اور ستم بالائے ستم یہ کہ منبع رشد و ہدایت صحیفہ آسمانی اور امت مسلمہ کا ''حقیقی قرآن پاک'' بھی اپنے ساتھ لے گئے ہیں، امام مہدی خود تو ہدایت والی زندگی گذار رہے ہیں۔ مگر اپنے معتقدین، محبان اہل بیت کو ایسے بے ہدایت چھوڑ گئے ہیں جو کہ معاشرۂ انسانیت کے لیے ناسورا ور متعدی بیماریوں کے ساتھ بر سر عام کھلے بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔

گو یہ نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

(۱۰) شیعوں کے نزدیک ان کے بارہ امام او ربقول ان کے پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ ﷺ جناب حضرت علیؓ کی ولایت کا اعلان کرنے سے کتراتے تھے، کئی بار وحی الٰہی آنے کے بعد بھی تاخیری حربوں سے کام لیتے تھے۔ اور اتنے سخت مشکلات و مصائب میں مبتلا تھے کہ صحابہ کرامؓ سے جناب حضرت علیؓ کی ولایت کے بارے میں بات نہیں کرسکتے تھے۔ اور بالآخر آخری وقت میں جان چھڑانے کی خاطر دبے لفظوں میں پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علیؓ کی ولایت کا اعلان فرمایا۔

الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوان گان عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں بس ذرا دیدار کے لیے

☆☆☆☆☆

براہِ راست

اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے لئے انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتی نظم وضبط اور آئینی و قانونی پہلوؤں سے متعلق ضروری وضاحت حاصل کرنے کے لئے نظام خلافت راشدہ کے صفحات میں نیا سلسلہ ''براہ راست'' شروع کیا جارہا ہے جس میں اہلسنت والجماعت کے کارکن اپنے محبوب قائد جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں جنرل سیکرٹری اہلسنت والجماعت کے ساتھ بذریعہ خط براہ راست سوال کرسکتے ہیں۔ جواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا خط سنجیدہ، مخلصانہ، تعمیری اور سچائی پر مبنی ہو۔ ورنہ جواب نہیں دیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب سے براہ راست رابطہ کے لئے درج ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

انچارج ''براہ راست''

نظامِ خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان۔

(نوٹ) تمام خطوط اور جوابات نظام خلافت میں شائع کیے جائیں گے۔

قائم شدہ 1950ء

نباتات قرآنی اور نبوی ﷺ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ نسخہ

قیمت بمع ڈاک خرچ 1250 روپے

اکسیر بواسیر خاص الخاص

خونی وبادی بواسیر کیلئے اکسیر اعظم

بواسیر خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے، مریض کی حالت کتنی ہی خطرناک ہو، ریاح بکثرت دوڑ رہے ہوں، جگر و معدہ کا فعل بگڑ گیا ہو، بواسیر نے مریض کی زندگی کو تلخ کر دیا ہو، دنیا کے بڑے بڑے علاج کرا کے طبیعت ہار چکی ہو اور آپریشن کرا کر بھی اس مرض سے رہائی نصیب نہ ہوئی ہو تو یہ نایاب منگوایئے اور بغیر کسی تکلیف اٹھائے نہایت آسان علاج کیجئے، اس کورس کے استعمال سے ہر قسم کی جلن، خارش، قبض ختم ہو کر مسے مُرجھا کر گر جاتے ہیں، خون فوراً بند ہو جاتا ہے، مرض بواسیر کیلئے آج ہی منگوایئے۔

0333-7494839
0308-7575668

دہلی دواخانہ

نسخہ اکسیر بواسیر خاص الخاص بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے 24 گھنٹے ہیلپ لائن

امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے فرقہ کی نقاب کشائی

قاتلان حسین کی شناخت

مولانا عبدالشکور لکھنوی کے قلم سے

رابطہ کیلئے: 041-3420396

اشاعت المعارف فیصل آباد

بقیہ صفحہ نمبر 32

بنیادی فرق یہ ہے کہ ملت محمدیہ کے کلمہ کو شیعہ ناقص اور نامکمل سمجھتے ہیں شیعہ کے نزدیک کلمہ کے یہ دونوں حصے اس وقت تک نامکمل بلکہ بے کار ہیں جب تک ان کے ساتھ سیدنا حضرت علیؓ کی امامت بلافصل اور حضرت علیؓ کی ولایت یعنی اللہ پاک کی طرف سے پوری دنیا پر حضرت علیؓ کی حکمرانی کا اقرار نہ کیا جائے جس طرح مسلمانوں کی طرف سے صرف **لا الہ الا اللہ** کہہ دینے سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمان **محمد رسول اللہ** نہ کہے اسی طرح فرقہ جعفریہ یعنی شیعیت کے نزدیک **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہنا اس وقت بے کار اور بے فائدہ ہے جب تک کہ اس کے آگے **علی ولی اللہ و وصی رسول اللہ وخلافتہ بلا فصل** کا اقرار نہ کیا جائے اسی بہت اہم اور بنیادی فرق کی وجہ سے مسلمان اور شیعہ دو جدا جدا ملتیں ہیں یعنی ملت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ۔ یہ شیعہ لوگ اپنے نام نہاد و مصنوعی اس تیسرے چوتھے جز کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں کہ ہر اذان میں بھی **اشھد ان لا الہ الا اللہ** اور **اشھد ان محمد رسول اللہ** کی گواہی کے ساتھ لازماً یقیناً **اشھد ان علی ولی اللہ** کی گواہی بھی لازمی قرار دیتے ہیں چونکہ شیعوں کا یہ کلمہ جدا ہے اور مسلمانوں کا کلمہ جدا ہے۔ بنا بریں ملت محمدیہ جدا ہے اور فرقہ جعفریہ جدا ہے اس سبب سے دونوں کا دین بھی جدا جدا ہے یہی وجہ ہے کہ فرقہ جعفریہ کے حاملین نے جداگانہ شیعہ دینیات کا پرزور مطالبہ پیش کیا ہے جسے حکومت نے بقول رحمٰن ملک وزیر داخلہ منظور کرلیا ہے الختصر شیعہ کلمہ جدا مسلمانوں کا کلمہ جدا شیعہ ملت جدا نصاب تعلیم جدا شیعہ دین جدا اب جب کہ دونوں (مسلمان اور شیعہ) کا کلمہ دونوں کی ملت دونوں کا دین ایک نہیں ہے دینیات تک الگ تو پھر بندہ عفاء اللہ عنہ ان حضرات کو جو شیعیت کو چھوٹا دشمن سمجھتے ہیں مخلصانہ عاجزانہ غور فکر کی پر اصرار دعوت دیتا ہے۔

مخلصین اہل سنت سے التماس:

مخلصانہ درخواست ہے کہ براہ کرم اہل سنت والجماعت کے مخلص متمول حضرات ماہنامہ نظام خلافت راشدہ سلسلہ وار جس میں اس مضمون کی اقساط شائع ہو رہی ہیں اپنے علاقہ کے اہل علم حضرات تک حسب استطاعت ضرور ضرور پہنچائیں تعاونوا علی البر و التقوی (جاری ہے)

بقیہ صفحہ نمبر 14

سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا میرے جیسے ایک سو بھی پیدا ہو جائیں پھر بھی علامہ حیدری شہیدؒ جیسے نہیں بن سکتے۔

آخری ملاقات شہادت سے ایک جمعہ قبل ہوئی۔ سُستی کاہلی یا کسی مجبوری کی وجہ سے لگاتار کئی جمعہ سے غیر حاضری ہوتی رہی میں نے سوچا کہ کافی دنوں سے حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ سے نہ ملاقات ہوئی نہ دیدار ہوا۔ آج ضرور ملاقات کر کے جاؤں گا۔ آپ کچھ دیر حسب معمول نماز جمعہ کے بعد محراب میں بیٹھ کر ساتھیوں سے گفتگو کرتے رہے۔ میں دفتر کے سامنے اپنے ساتھیوں سے بات چیت کرتا رہا۔ پھر ایک دوست نے میرا ہاتھ پکڑا کہنے لگا آؤ شاہ جی باہر چائے پینے چلتے ہیں میں نے اسے کہا ٹھہر جاؤ بھائی بہت دن گذر گئے حضرت سے ملاقات نہیں ہوئی میرا دل بیقرار تھا تمنا اور آرزو تھی کہ آج ملے بغیر نہیں جاؤں گا۔ تاکہ سکون قلبی حاصل ہو جائے۔ پھر جیسے ہی آپ مسجد سے باہر آئے' میں سلام کے لیے آگے بڑھا تو مولانا عبدالغفور ندیمؒ نے گلے لگایا پھر کچھ دیر بیٹھ گئے ہم بات چیت کرتے رہے بتایا کہ "فیصل اور صہیب کی شادی کا پروگرام ہے شاید اسی مارچ میں ہو جائے۔ دعا کریں کہ اللہ پاک ہمیں یہ خوشی نصیب فرمائے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں" شاید رب کو ایسے ہی منظور تھا۔

دل کے سارے ارمان وہ حسرت' خوشی بھی پوری نہ ہو سکی، ہمیں کیا معلوم تھا آج زندگی کی آخری ملاقات ہو رہی ہے۔ آئندہ جمعہ ہم ہاتھ نہیں ملا پائیں گے۔ ایمانی جذبوں کو جلا بخشنے والا خطاب بھی نہیں سن سکیں گے۔ ایمانی حرارت روحانی وقلبی سکون جو ان کی زبان وقلب سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا اور وہ شجر سایہ دار ہمیں پھر میسر نہیں آئے گا۔ معاویہ ندیم کی شہادت کے بعد دوسرے دن ہفتہ کو ہم چند ساتھی مرکز سے ہسپتال گئے تو ساتھیوں نے کہا ملاقات نہیں ہو سکتی پھر ہم راشد اور صہیب ندیم کے پاس چلے گئے۔ میں سمجھ گیا کہ اب شاید زندگی میں ہماری ملاقات نہیں ہو سکے گی، دوسرے دن 14 مارچ بروز اتوار 2010ء کی صبح یہ دلخراش خبر ملی کہ وہ حسن وجمال کا پیکر زندہ دلوں کی پہچان گلشن جھنگویؒ کے خوشبو دار پھول ہر دلعزیز شخصیت مولانا عبدالغفور ندیم حیات جاوداں پا کر شہادت کے منصب پر فائز ہو گئے ہیں۔

سلام تم پر اے سرفروشو سر دھڑ کی بازی لگانے والو
تمہاری یادیں بسی ہیں دل میں افق کے اس پار جانے والو

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 17

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) وزارت داخلہ کے ترجمان نے واضح کیا ہے کہ وزارت داخلہ نے 4 جماعتوں اور گروپوں پر پابندی کا کوئی نوٹیفکشن جاری نہیں کیا۔ اہلسنت والجماعت شیعہ طلبا تنظیم، پیپلز امن کمیٹی اور ٹی این اے گلگت پر پابندی کا حکومت نے فیصلہ نہیں کیا اس حوالے سے خبریں قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ (روزنامہ جنگ، راولپنڈی)

تبصرہ کتب

▷ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہوسکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ "تبصرہ کتب" کے نام سے شروع کر رہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

▷ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کر سکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری
فیصل آباد پاکستان
0306-7810468

بقیہ صفحہ نمبر 32

بنیادی فرق یہ ہے کہ ملت محمدیہ کے کلمہ کو شیعہ ناقص اور نامکمل سمجھتے ہیں شیعہ کے نزدیک کلمہ کے یہ دونوں حصے اس وقت تک نامکمل بلکہ بے کار ہیں جب تک ان کے ساتھ سیدنا حضرت علیؓ کی امامت بلافصل اور حضرت علیؓ کی ولایت یعنی اللہ پاک کی طرف سے پوری دنیا پر حضرت علیؓ کی حکمرانی کا اقرار نہ کیا جائے جس طرح مسلمانوں کی طرف سے صرف لا الہ الا اللہ کہہ دینے سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمان محمد رسول اللہ نہ کہے اسی طرح فرقہ جعفریہ یعنی شیعیت کے نزدیک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا اس وقت بے کار اور بے فائدہ ہے جب تک کہ اس کے آگے علی ولی اللہ و وصی رسول اللہ وخلافتہ بلا فصل کا اقرار نہ کیا جائے اسی بہت اہم اور بنیادی فرق کی وجہ سے مسلمان اور شیعہ دو جدا جدا ملتیں ہیں یعنی ملت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ۔ یہ شیعہ لوگ اپنے نام نہاد و مصنوعی اس تیسرے چوتھے جزو کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں کہ ہر اذان میں بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کی گواہی کے ساتھ لازماً یقیناً اشھد ان علی ولی اللہ کی گواہی بھی لازمی قرار دیتے ہیں چونکہ شیعوں کا یہ کلمہ جدا ہے اور مسلمانوں کا کلمہ جدا ہے۔ بنا بریں ملت محمدیہ جدا ہے اور فرقہ جعفریہ جدا ہے اس سبب سے دونوں کا دین بھی جدا جدا ہے یہی وجہ ہے کہ فرقہ جعفریہ کے حاملین نے جداگانہ شیعہ دینیات کا پرزور مطالبہ پیش کیا ہے جسے حکومت نے بقول رحمٰن ملک وزیر داخلہ منظور کرلیا ہے المختصر شیعہ کلمہ جدا مسلمانوں کا کلمہ جدا شیعہ ملت جدا نصاب تعلیم جدا شیعہ دین جدا اب جب کہ دونوں (مسلمان اور شیعہ) کا کلمہ دونوں کی ملت دونوں کا دین ایک نہیں ہے دینیات تک الگ ہے تو پھر بندہ عفاء اللہ عنہ ان حضرات کو جو شیعیت کو چھوٹا دشمن سمجھتے ہیں مخلصانہ عاجزانہ غور وفکر کی پر اصرار دعوت دیتا ہے۔

مخلصین اہل سنت سے التماس:

مخلصانہ درخواست ہے کہ براہ کرم اہل سنت والجماعت کے مخلص متمول حضرات ماہنامہ نظام خلافت راشدہ سلسلہ وار جس میں اس مضمون کی اقساط شائع ہو رہی ہیں اپنے علاقہ کے اہل علم حضرات تک حسب استطاعت ضرور ضرور پہنچائیں تعاونوا علی البر و التقوی۔ (جاری ہے)

بقیہ صفحہ نمبر 14

سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا میرے جیسے ایک سو بھی پیدا ہو جائیں پھر بھی علامہ حیدری شہیدؒ جیسے نہیں بن سکتے۔

آخری ملاقات شہادت سے ایک جمعہ قبل ہوئی۔ سستی کاہلی یا کسی مجبوری کی وجہ سے لگاتار کئی جمعہ سے غیر حاضری ہوتی رہی میں نے سوچا کہ کافی دنوں سے حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ سے نہ ملاقات ہوئی نہ دیدار ہوا۔ آج ضرور ملاقات کر کے جاؤں گا۔ آپ کچھ دیر حسب معمول نماز جمعہ کے بعد محراب میں بیٹھ کر ساتھیوں سے گفتگو کرتے رہے۔ میں دفتر کے سامنے اپنے ساتھیوں سے بات چیت کرتا رہا۔ پھر ایک دوست نے میرا ہاتھ پکڑا کہنے لگا آؤ شاہ جی باہر چائے پینے چلتے ہیں میں نے اسے کہا ٹھہر جاؤ بھائی بہت دن گذر گئے حضرت سے ملاقات نہیں ہوئی میرا دل بیقرار تھا تمنا اور آرزو تھی کہ آج ملے بغیر نہیں جاؤں گا۔ تاکہ سکون قلبی حاصل ہوجائے۔ پھر جیسے ہی آپ مسجد سے باہر آئے میں سلام کے لیے آگے بڑھا تو مولانا عبدالغفور ندیمؒ نے گلے لگایا پھر کچھ دیر بیٹھ گئے ہم بات چیت کرتے رہے بتایا کہ "فیصل اور صہیب کی شادی کا پروگرام ہے شاید اسی مارچ میں ہوجائے۔ دعا کریں کہ اللہ پاک ہمیں یہ خوشی نصیب فرمائے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں" شاید رب کو ایسے ہی منظور تھا۔

دل کے سارے ارمان وہ حسرت، خوشی بھی پوری نہ ہو سکی، ہمیں کیا معلوم تھا آج زندگی کی آخری ملاقات ہو رہی ہے۔ آئندہ جمعہ ہم ہاتھ نہیں ملا پائیں گے۔ ایمانی جذبوں کو جلا بخشنے والا خطاب بھی نہیں سن سکیں گے۔ ایمانی حرارت روحانی وقلبی سکون جو ان کی زبان وقلب سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا اور وہ شجر سایہ دار ہمیں پھر میسر نہیں آئے گا۔ معاویہ ندیم کی شہادت کے بعد دوسرے دن ہفتہ کو ہم چند ساتھی مرکز سے ہسپتال گئے تو ساتھیوں نے کہا ملاقات نہیں ہوسکتی پھر ہم راشد اور صہیب ندیم کے پاس چلے گئے۔ میں سمجھ گیا کہ اب شاید زندگی میں ہماری ملاقات نہیں ہوسکے گی، دوسرے دن 14 مارچ بروز اتوار 2010ء کی صبح یہ دلخراش خبر ملی کہ وہ حسن وجمال کا پیکر زندہ دلوں کی پہچان گلشن جھنگویؒ کے خوشبو دار پھول ہر دلعزیز شخصیت مولانا عبدالغفور ندیم حیات جاوداں پاکر شہادت کے منصب پر فائز ہوگئے ہیں۔

سلام تم پر اے سرفروشو سر دھڑ کی بازی لگانے والو
تمہاری یادیں بسی ہیں دل میں افق کے اس پار جانے والو

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 17

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) وزارت داخلہ کے ترجمان نے واضح کیا ہے کہ وزارت داخلہ نے 4 جماعتوں اور گروپوں پر پابندی کا کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا۔ اہلسنت والجماعت شیعہ طلبا تنظیم، پیپلز امن کمیٹی اور ٹی این اے گلگت پر پابندی کا حکومت نے فیصلہ نہیں کیا اس حوالے سے خبریں قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ (روزنامہ جنگ، راولپنڈی)

تبصرہ کتب

- اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہوسکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ ''تبصرہ کتب'' کے نام سے شروع کر رہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔
- اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کر سکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری

فیصل آباد پاکستان

0306-7810468

ساتھ انتہائی سادگی سے میری شادی کر دی۔

شادی کو ابھی دس دن ہی گزرے تھے کہ رات کے آخری پہر پولیس کی کئی گاڑیوں نے ہمارے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اور مجھے گرفتار کر کے لے گئی۔ میری گرفتاری کا صدمہ میری والدہ برداشت نہ کر سکی اور تیسرے ہی دن ان کا انتقال ہو گیا۔ میرے بڑے بھائی ماسٹر جمال دین مجھ سے ملاقات کے لیے دن رات خاک چھانتے رہے۔ ایک روز چیچہ وطنی سے لاہور کے لیے بس پر سوار ہوئے گمبر چھاؤنی کے نزدیک ان کی بس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ مجھ سے ملاقات کی خواہش اپنے دل میں لیے دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔

گرفتاری کے بعد مجھے رانا مقبول ڈی آئی جی کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان کی نگرانی میں میری تفتیش ہوئی میں نے ان کو تمام لڑکوں کے نام بتا دیئے جن کے ساتھ ان ایرانی نوجوانوں کا تعلق تھا۔ پولیس نے ان لڑکوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ ایک دن وہی آدمی تفتیشی مرکز میں مجھ سے ملا اس نے مجھے بتایا کہ چند دن تک تجھے کوئٹہ بھیج دیا جائے گا۔ اس نے مجھے اپنا ایڈریس لکھ کر دیا اور کہا کہ واپسی پر مجھ سے ضرور ملنا۔ اس نے جو پتہ دیا تھا اس پر اس کا نام منیر کاظمی لکھا ہوا تھا۔

قریباً پانچویں روز ایک سپاہی نے آ کر کہا کہ تیار ہو جاؤ تمہیں رہا کر دیا جائے گا۔ میں بہت خوش ہوا۔ لیکن مجھے ان دونوں ایرانی لڑکوں کے ساتھ بذریعہ جہاز کوئٹہ بھیج دیا گیا۔ یہ جہاز کا میرا پہلا سفر تھا۔ کچھ دن کوئٹہ جیل میں رہے پھر ایک دن ہمیں مقامی ایس پی کی کوٹھی میں لایا گیا جہاں پر ایران سے آئے ہوئے پاسداران انقلاب کے نمائندے نے ہم سے ملاقات کی وہ لوگ اردو نہیں جانتے تھے۔ بلکہ ایک ترجمان کے ذریعے بات کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے ایک لاکھ ایرانی ریال کا چیک دیا۔ دونوں لڑکے ان ایرانی اہلکاروں کے ساتھ چلے گئے اور میں واپس چیچہ وطنی آ گیا۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ میرے گھر والوں کو پولیس بہت تنگ کرتی تھی اس لیے انہوں نے یہاں سے نقل مکانی کر لی ہے۔ کئی واسطوں سے ہوتا ہوا میں اپنی بیوی کے پاس پہنچا۔ وہ اس وقت سخت بیمار تھی۔ اللہ پاک نے اسے دو جڑواں بچے عطا کیے تھے۔ مجھے دیکھ کر تو جیسے اس کو نئی زندگی مل گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ بھائی جمال دین کی وفات سے تو جیسے ابا جان کا دل ٹوٹ گیا تھا۔ وہ چند دن زندہ رہے اور اللہ پاک کو پیارے ہو گئے ہم نے پولیس کی روزانہ کی پوچھ گچھ سے تنگ آ کر چیچہ وطنی چھوڑ کر ایک گاؤں میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ میں قریباً ایک ماہ تک گھر میں رہنے کے بعد لاہور آ گیا۔ اس دوران میں نے ایک لاکھ ریال کا چیک کیش کروا کر تمام رقم اپنی بیوی کا اکاؤنٹ کھلوا کر اس

مذہب شیعہ اسلام نہیں بلکہ خالص گمراہی اور اسلام دشمنی کا مذہب ہے۔ جن کو یقین نہیں انہیں اہل بیت کے نام پر استخارہ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے

میں جمع کرا دی۔ مجھے اس بات کا احساس نہیں تھا کہ یہ معاملہ اتنا سنگین ہو چکا ہے۔ لاہور میں منیر کاظمی کے دیئے ہوئے پتہ پر ٹھوکر نیاز بیگ کے مرکزی امام باڑے پہنچ گیا۔ منیر کاظمی نے وہاں کئی نوجوانوں سے میرا تعارف کروایا۔ اور مجھے کہہ دیا کہ آپ میرے مشورے کے بغیر اس علاقے سے باہر نہیں جائیں گے۔ ورنہ اپنے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ آج کے بعد تم نے اپنے گھر والوں سے کوئی رابطہ نہیں کرنا ہے۔

اس دوران منیر کاظمی نے ایک ریٹائرڈ میجر کی سرپرستی میں سپاہ محمد کے نام سے تنظیم قائم کی جس کا کام سنی علماء 'سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کو قتل کرنا تھا۔ اسلحہ گاڑیاں اور دولت کی ریل پیل تھی۔ اس تنظیم نے سینکڑوں علماء اور کارکنوں کی انفرادی قتل و غارت کے ساتھ ساتھ مساجد اور مدارس میں بم دھماکے بھی کیئے۔ کئی وارداتوں میں خود بھی شامل رہا ہوں۔

اب تو میں اللہ پاک سے ہر وقت معافی مانگتا رہتا ہوں۔ جس کمرہ میں رہائش پذیر تھا وہاں ضمیر شاہ کے نام کا نوجوان میرے ساتھ رہتا تھا۔ اس نے ملتان کے نزدیکی گاؤں مظفر آباد سے اپنا تعلق ظاہر کیا تھا۔ ہم دونوں گھنٹوں باتیں کرتے رہتے۔ میں اس کے اخلاق اور خلوص سے بہت متاثر تھا۔ ایک بار سمن آباد کی ایک مسجد میں کاروائی کے لیے میں بھی ساتھ چلا گیا تھا لیکن گاڑی میں ہی بیٹھا رہا مجھے اس وقت بہت خوف محسوس ہوا۔ میں اس زندگی سے تنگ آ چکا تھا۔ جب میں نے اس کا اظہار ضمیر شاہ سے کیا تو جیسے وہ اس انتظار میں تھا۔ اس نے شیعہ مذہب کے بارے میں بہت غلیظ باتیں کیں۔ تو میں نے غصے سے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔

میں ضمیر شاہ کے اخلاق اور خلوص سے بہت متاثر تھا لیکن جب اس نے شیعہ مذہب کے بارے میں حقیقت پر مبنی غلیظ باتیں کیں تو میں نے غصے میں اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا

وہ غصہ کرنے کی بجائے میری منت سماجت کرنے لگا۔ اس کے لہجے میں ایسی چاشنی اور حلاوت تھی۔ اس نے مجھے مولا علی اور اہل بیت رسول خصوصاً حضرت فاطمہؓ کا واسطہ دے کر کہا کہ شیعہ مذہب اسلام نہیں' بلکہ خالصتاً گمراہی اور اسلام دشمنی کا مذہب ہے۔ اگر میری بات پر یقین نہیں تو اہل بیت کے نام پر استخارہ کر کے دیکھ لو۔ اس کا بے باکانہ انداز جرأت و بہادری پر مبنی انداز دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ میں نے پوچھا" تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ یہ مذہب مولا علی کا مذہب نہیں ہے؟ اور خلفاء ثلاثہ مولا علی کے دشمن نہیں تھے؟ انہوں نے سیدہ کے گھر کو آگ نہیں لگائی؟ انہوں نے فدک غصب نہیں کیا؟ انہوں نے حضور پاک ﷺ کو مولا علی کی خلافت کے اعلان سے نہیں روکا؟" میں نے ایک جملے میں کئی سوال کر ڈالے۔

اس نے سب سوال سن کر صرف اتنا کہا کہ آپ خداوند کریم کو حاضر ناظر جان کر حق کے حصول کی دعا فرمائیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعات نفل ادا کر کے 313 مرتبہ اھدنا الصراط المستقیم پڑھیں اول آخر درود شریف پڑھ کر اللہ پاک سے مدد مانگیں ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ صبح تک جو چیز آپ کو محسوس ہو وہی حق ہو گی۔ میں اسی وقت اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا۔ اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق رات کو سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ" ایک بہت بڑا تخت ہے اس کے اوپر بہت نورانی شخصیت براجمان ہے۔ مجھے کسی نے کہا کہ یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ہیں۔ میں بہت خوش ہوا آگے بڑھ کر ان کو سلام کیا وہ سلام سن کر خاموش رہے۔ اسی دوران قریباً دس بارہ آدمی وہاں آ گئے ان کے صرف دھڑ موجود تھے انہوں نے آگے کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں پر ان سب لوگوں کے سر رکھے ہوئے تھے۔ ان کٹے ہوئے سروں سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے بیک زبان میری طرف اشارہ کر کے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ ہمارا قاتل ہے۔

مولا علیؓ نے اونچی آواز سے" الازن والازن" کہا تو اسی وقت جلاد آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس نے اپنی تلوار سے میری گردن پر وار کیا اس خوف سے میری

چیخ نکل گئی جس سے اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔

میں بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔ میرا جسم کانپنے لگا۔ میں نے ضمیر شاہ کو جگایا اور شیعہ مذہب سے تائب ہونے کا فیصلہ کر لیا اس فیصلہ کے بعد میرا خوف دور ہونا شروع ہو گیا۔ اب میں ذہنی طور پر شیعہ مذہب سے بیزار ہو چکا تھا۔ ضمیر شاہ نے مجھے بتایا کہ میں شیعہ نہیں ہوں بلکہ مخبری کے لیے میری ڈیوٹی یہاں لگائی گئی ہے۔ مجھے پتہ چل چکا تھا کہ ضمیر شاہ کے سپاہ صحابہ کے قائدین کے ساتھ رابطے ہیں۔

اسی دوران حکومت کی طرف سے ٹھوکر نیاز بیگ میں بہت بڑے آپریشن کا فیصلہ ہوا تو پورے علاقے میں لوگوں نے مورچے بنانے شروع کر دیئے۔ منیر کاظمی نے مجھے کہا کہ آپ یہاں سے نکل کر کسی محفوظ جگہ پر چلے جائیں۔ میں نے کراچی جانے کا فیصلہ کیا ضمیر شاہ نے کراچی میں حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کے پاس بھیج دیا۔ جب کراچی پہنچا تو وہ اس وقت جیل میں تھے۔ کراچی میں رہائش کے دوران مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تقریریں سنیں تو میرے سارے خدشات اور اشکالات دور ہو گئے اس کے ساتھ ساتھ علامہ علی شیر حیدری کی تقریروں نے میرے ایمان کو بہت مضبوط کر دیا۔ کراچی سے واپس آیا تو پتہ چلا کہ میری بیوی فوت ہو چکی ہے۔ رشتہ داروں کے ذریعے میرے دونوں جڑواں بیٹوں کے ساتھ رابطہ ہوا۔ وہ اللہ کے فضل و کرم سے بہت بڑی پوسٹوں پر فائز ہیں۔ کبھی چھوٹے بیٹے آصف کے ساتھ میانوالی میں رہتا ہوں۔ کبھی چیچہ وطنی آ جاتا ہوں۔ یہی میری زندگی کی کہانی ہے"۔

فاروق پبلی کیشنز

آپ ملک یا بیرون ملک جہاں بھی ہوں **آن لائن پرنٹنگ** کے ذریعے مطلوبہ چیز آپ کی دہلیز پر پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔

کتابیں
رسائل
ڈائریاں
کیلنڈر
فلیکس بورڈ
اشتہارات

ہر قسم کی سستی، معیاری اور اعلیٰ چھپائی کا بہترین مرکز

مارکیٹنگ مینجر **فاروق پبلی کیشنز**

زیرو پوائنٹ گوجرہ روڈ سمندری فیصل آباد پاکستان

041-3420396 - 0306-7810468

Email.farooqpc@hotmail.com

آپ کی مشکلات کا روحانی و طبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور پاک ﷺ کو طبیب بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کا علاج قرآن مجید کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے۔ غرض یہ کہ آقا ﷺ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی ذیل میں ہم طب نبی ﷺ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں

حافظہ تیز کرنے کا عمل

ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر سینے پر دم کریں۔ نیز سات دانے بادام کے رات کو پانی میں بھگو لیں صبح اٹھ کر نہار منہ ان سات دانوں پر سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الم نشرح سات سات مرتبہ اور اول آخر ایک ایک مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ان پر دم کریں۔ اور ایک دانہ منہ میں ڈال کر چبائیں حتیٰ کہ اس کا آخری ذرہ آپ کے منہ میں نہ رہے پھر دوسرا دانہ ڈالیں اس طرح سے انشاء اللہ حافظہ قوی ہوگا۔

امتحان میں کامیابی

جس دن پرچہ ہو صبح کی نماز کے بعد سورہ یاسین پڑھ کر سینے پر دم کریں اور دو رکعت نماز حاجت کی پڑھ کر گھر سے نکلیں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

پیپر حل کرنے سے پہلے ایک مرتبہ درود ابراہیمی اور سات مرتبہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھیں انشاء اللہ پیپر آسانی سے حل ہوگا۔

(سورہ توبہ آخری آیت)

نیند نہ آنے کا مجرب علاج

دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر سات مرتبہ آیت کا صرف اتنا حصہ پڑھیں۔ فَضَرَبۡنَا عَلَىٰٓ ءَاذَانِهِمۡ فِي ٱلۡكَهۡفِ سِنِينَ (سورہ کہف آیت نمبر 11) پھر ہاتھ پر دم کر کے سر پر پھیریں۔ انشاء اللہ خوب گہری نیند آئے گی۔

دودھ کی کمی کا علاج

ماں کے دودھ کی کمی اگر ہو تو آیت شریفہ "وَاَوۡحَيۡنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوۡسٰٓى اَنۡ اَرۡضِعِيۡهِ" روزانہ پانی پر دم کر کے اکیس دن تک پلائیں۔

جوڑوں کے درد کا علاج

تلوں یا زیتون کے تیل پر سورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی اور چاروں قل ستر ستر مرتبہ پڑھ کر مالش کریں۔ انشاء اللہ تمام دردوں کو آرام آجائے گا۔

قلبی سکون کے لیے

سب گھر والے باوضو بیٹھ کر لا الہ الا اللہ سو مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم سو مرتبہ استغفر اللہ رب من کل ذنب واتوب الیہ سو مرتبہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو مرتبہ کسی بھی وقت 10 دن تک پڑھیں انشاء اللہ قلبی سکون و اطمینان حاصل ہوگا نیز تمام حاجات پوری ہونگی۔

حلق کی خراش اور درد کا علاج

حلق کی خراش اور درد دور کرنے کے لیے گائے کے مکھن پر یہ آیت ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کریں اور حلق کے اندر لگائیں انشاء اللہ آرام آجائیگا۔

فَلَوۡلَآ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ۝ وَاَنۡتُمۡ حِيۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ۝

سُرمہ کی اہمیت اور فوائد

سرمہ انسانی زیب و زینت کا کام دیتا ہے۔ نیز آنکھوں کی بینائی اور صفائی کے لیے بھی مفید ہے۔ سب سے بڑھ کر اسے لگانے کا حکم طبیب کائنات ﷺ نے دیا ہے۔ اور یہ آپ ﷺ کا مبارک عمل بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ تین تین بار ہر آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ)

اس کا لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں پھر بائیں آنکھ میں دو سلائیاں ڈالیں پھر دائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں اور بائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں پھر دائیں آنکھ میں سلائی ڈال کر ختم کریں۔ دائیں آنکھ سے شروع اور اسی پر ختم ہو جائیگا۔

ایک طریقہ اور ہے وہ اس حدیث مبارکہ میں ہے۔

کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سرمہ لگاتے تو دائیں آنکھ میں تین مرتبہ لگاتے اسی سے شروع کرتے اور اسی پر ختم فرماتے تھے اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ لگاتے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ دائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں پھر بائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں پھر دائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں پھر بائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں پھر دائیں آنکھ میں ایک سلائی ڈالیں اس طرح دائیں سے ابتداء اور دائیں پر ختم ہوگی یہ احادیث مختلف اوقات کی وجہ سے مختلف ہیں۔ کبھی اس طرح سے ڈال لیا چھ سلائیوں کو ڈالا کبھی پانچ سلائیاں ڈال لیں علامہ ابن حجر اور علامہ علی قادریؒ نے تین تین سلائیوں والی روایت کو راجح قرار دیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ فرمایا فخر دو عالم ﷺ نے کہ اثمد کا سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو اس لیے کہ وہ آنکھوں کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں بھی زیادہ اگاتا ہے۔

اثمد ایک خاص سرمہ ہے جو سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے مشرق ممالک میں پیدا ہوتا ہے بعض حضرات اس سے اصفہانی سرمہ مراد لیتے ہیں۔ اس کو وہی حضرات لگا سکتے ہیں جن کی آنکھیں ٹھیک ہوں مریض چشم کے لیے نقصان دہ ہے

سرمہ ڈالنے کا وقت

سوتے وقت سرمہ ڈالنا زیادہ مفید ہے۔ آنکھ میں دیر تک باقی رہتا ہے اور مسامات میں سرایت کرتا ہے۔

فوائد

سرمہ آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے نور نظر کے لیے باعث تقویت ہے اور اس کے لیے جلاء ہے مادہ ردیہ کو کم کرتا ہے اور اس کو باہر نکالتا ہے آنکھوں کی زینت کا سامان ہے غرضیکہ اس کے بہت سارے فوائد ہیں سب سے بڑھ کر سرکار دو عالم ﷺ کی سنت ہے۔ خالق کائنات ہمیں آقا دو عالم ﷺ کی ہر ادا پر جان قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خط و کتابت کے لیے

نقشبندی روحانی علاج گاہ

محمد عمر فاروق نقشبندی

جامع مسجد محمدی بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد

0303-7740774

صبح 10 بجے سے 12 بجے تک...... وقت کا لحاظ رکھیں

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے علمی منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ان سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں اور معاونین ممبران کے نام

اہم پیغام

خوشخبری

علامہ فاروقی شہید کے تاریخ ساز منصوبے

عمر فاروق اسلامیہ یونیورسٹی

کی تعمیرات کے آغاز کے لئے کام شروع ہو چکا ہے

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت انعامات خداوندی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ آپ کا اپنا ادارہ ہے۔ اس کے ساتھ آپ کی والہانہ عقیدت اور محبت اور ہر موقع پر تعاون کا میں بے حد ممنون ہوں، رب تعالی آپ کو دنیا و آخرت کی دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔ آمین!

جامعہ کا تعارف اور خدمات، اور طلباء پر اٹھنے والے بھاری اخراجات یقیناً آپ کے علم میں ہوں گے۔ آپ جامعہ ہذا میں دینی و عصری علوم کی بقاء اور ترقی کے لئے ہر موقع پر اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اپنے احباب و متعلقین کے ہر قسم کے تعاون گندم ، زکوۃ ، عطیات، اور قربانی کی کھالیں یا ان کی قیمت اپنے محبوب جامعہ عمر فاروق اسلامیہ میں پہنچانے کی بھرپور کوشش فرماتے رہا کریں۔

جامعہ کی تمام رونقیں اور بہاریں اللہ تعالی کے خصوصی فضل وکرم اور جملہ معاونین کے تعاون سے قائم ہیں۔ علامہ فاروقی شہید کے احباب و متعلقین سے خصوصی درخواست ہے کہ علامہ شہید کے علمی ورثہ اور دیگر منصوبہ جات میں بڑھ چڑھ کر تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

شعبہ جات

- ☆ شعبہ ناظرہ (طلباء وطالبات) ☆ شعبہ حفظ (طلباء وطالبات)
- ☆ شعبہ گردان (طلباء وطالبات) ☆ شعبہ فہم دین کورس (طلباء وطالبات)
- ☆ شعبہ فاضلات طالبات ☆ شعبہ کتب طلباء / شعبہ کمپیوٹر طلباء
- ☆ شعبہ دار الافتاء / شعبہ دعوت و تبلیغ ☆ شعبہ تصنیف وتالیف شعبہ مڈل ومیٹرک طلباء

خدمات پر اجمالی نظر

- ☆ اساتذہ وعملہ کی تعداد 23 ☆ موجود کل طلباء وطالبات 450
- ☆ مقیم طالب علم کا ماہانہ خرچ 3000 ☆ جامعہ سے فارغ التحصیل طلباء وطالبات 350
- ☆ کمپیوٹر ڈپلومہ حاصل کرنے والے طلباء 253
- ☆ گندم کی سالانہ ضرورت 500 من (تعمیری وہنگامی اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔)

صاحبزادہ مولانا
ریحان محمود ضیاء مہتمم جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ سمندری

اکاؤنٹ نمبر 5-248 نیشنل بنک مین برانچ سمندری
041-3420896/0300-7693296

www.jmmpak.org

زندگی بھر جو رہے احمد مختار ﷺ کے ساتھ
موت کے بعد بھی آسودہ ہیں سرکار ﷺ کے ساتھ

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران، عدل و انصاف کے تاجدار، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

مناقب مُرادِ مُصطفٰی ﷺ

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر
حدید مرزا مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے

ہدیہ 150 روپے

ناشر
اشاعت المعارف فیصل آباد پاکستان
041-3420396
0300-7916396